صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 02 اگست 2021ء بمطابق 22 ذی الحج 1442 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر پندرہ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

اَلرَّحمٰنُ ۙ ○ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ ○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ ○ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ○ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ○ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ○ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۙ ○ اَلَّا تَطْغَوْا فِى الْمِيْزَانِ ○ وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ○ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۙ ○ فِيْهَا فَاكِهَةٌ ۙ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ۔

(ترجمہ): رحمٰن نے۔اس قرآن کی تعلیم دی ہے۔اُسی نے انسان کو پیدا کیا۔اور اسے بولنا سکھایا۔ سورج اور چاند ایک حساب کے پابند ہیں۔ اور تارے اور درخت سب سجدہ ریز ہیں۔ آسمان کو اُس نے بلند کیا اور میزان قائم کر دی۔اِس کا تقاضا یہ ہے کہ تم میزان میں خلل نہ ڈالو۔ انصاف کے ساتھ ٹھیک ٹھیک تولو اور ترازو میں ڈنڈی نہ مارو۔ زمین کو اس نے سب مخلوقات کے لیے بنایا۔ اس میں ہر طرح کے بکثرت لذیذ پھل ہیں کھجور کے درخت ہیں جن کے پھل غلافوں میں لپٹے ہوئے ہیں۔ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیم۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔ کوئسچنز۔۔۔۔۔

جناب بہادر خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر!

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور' کے بعد، After Questions hour کوئسچن جی۔

جناب بہادر خان: جناب سپیکر! ایک ضروری بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی بہادر خان صاحب!

رسمی کارروائی

جناب بہادر خان: ما ریکویسټ کولو سر، چې دا سې بارانونه شوی دی چې هغه ډیر تلغا کی بارانونه شوی دی او ډیر غټ نقصان شوے دے نو مونږ درخواست کوؤ چې تاسو رولنګ ورکړئ چې د هرې ضلعې ډسترکټ ډی سی د هغې د نقصاناتو پته اولګوی، دومره زیات نقصانونه شوی دی، سیلابونه راغلی دی او د خلقو ئې هر څه وړی دی، په هغې کښې مړی شوی دی، په هغې کښې دغه شوی دی دا مالونه مړه دی، کورونه رالوئیدلی دی۔ درخواست کوؤ چې هر ډی سی ته اووایئ هغه نقصانات چې په ایمرجنسی توګه باندې د هغې دغه نقصاناتو څه ازاله اوشی په ایمرجنسی توګه باندې هر ډی سی ته د هر ډسترکټ نه۔ تهینک یو سر۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر امجد صاحب! ڈاکٹر امجد صاحب!

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: اسی حوالے سے کرلیں آپ بھی بات۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب، ډیره مننه۔ سیلابوں کے بارے میں تو نہیں ہے لیکن معاملہ یہ ہے کہ 28 جولائی کے رات کو موضع موسیٰ زئی Which fall in PK-69, 79 sorry، اس میں Gas leakage ہو کر جب صبح وہاں لوگوں نے خاتون نے ماچس لگایا تو Burst ہو گیا جس کی وجہ سے ان کے کمرے بھی تباہ و برباد ہو گئے اور اس میں دو زنانہ جو Females تھیں، وہ بھی مر چکی ہیں اور ایک بیٹا اب بھی برن ہسپتال میں ہے۔ تو میں آپ کے توسط سے ہاؤس سے ریکویسٹ کرتا ہوں، حکومت سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ بہت بے چارے غریب لوگ

ہیں، ان کے لئے کچھ نہ کچھ مطلب ہے فنانشل امداد کے لئے اعلان کیا جائے تاکہ ان کی حوصلہ افزائی ہو جائے Otherwise بہت زیادہ نقصان ہوا ہے، یہ میری ریکویسٹ ہے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر امجد صاحب! سیلاب کی بات ہے، وہ آپ کا علاقہ ایک ہی وہاں پہ اس کا باقی کو نسچنز آورز کے بعد آئیں بہت بڑا ایجنڈا ہے، آج اس میں پوائنٹ آف آرڈر دے دوں گا But after the 'Questions hour'، ابھی میں صرف درانی صاحب کو ٹائم دے رہا ہوں۔۔۔۔۔

جناب فضل الہیٰ (پارلیمانی سیکرٹری برائے بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی): جناب سپیکر صاحب! ایک بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی!

پارلیمانی سیکرٹری برائے بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی: ابھی بات کرنی ہے اس کے بعد آپ درانی صاحب کو دے دیں ٹائم۔

جناب سپیکر: ہاں کرلیں آپ بھی بات کرلیں، آپ پہلے کرلیں بات۔ آپ بات کرلیں فضل الہیٰ صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی: تھینک یو جناب سپیکر صاحب پہلے تو اپنے بھائی خوشدل خان ایڈووکیٹ صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ دوسری بات یہ کہ یہ جو واقعہ ہوا ہے یہ میرے اپنے لوگ ہیں بالکل قریبی لوگ ہیں میرے اور کل بھی ایک بچی اس میں فوت ہوئی اور کل اس کا جنازہ ہوا ہے چار بجے اور وہاں جب واقعہ ہوا ہے تو میں نے اپنے بندے اور میں خود گیا ہوں وہاں پر میں نے ویڈیو بنائی اور میں نے وہ سی ایم صاحب کو بتا دیا ہے، سی ایم صاحب نے ڈی سی صاحب کو آرڈر کیا ہے کہ وہاں پر پٹواری اور ان کو بھیجیں اور جتنا بھی نقصان ہوا ہے ان کا تو وہ لا کے اور ان شاء اللہ اس کے لئے ہم ضرور اس کے گھر کے لئے بھی کریں گے اور جو اس میں بچے شہید ہوئے ہیں ان کے لئے بھی کریں گے۔ خوشدل خان صاحب کا Again شکریہ، تھینک یو۔

جناب سپیکر: تو بس آپ کی طرف سے جواب آگیا خوشدل خان صاحب کا اور ڈاکٹر امجد صاحب جو بہادر خان صاحب نے بات کی ہے۔

جناب امجد علی (وزیر ہاؤسنگ): بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ بہادر خان صاحب نے جو کو نسچن اٹھایا ہے یقیناً سوات میں اور پورے ملاکنڈ ڈویژن میں جو یہ پچھلی بارشیں ہوئی تھیں اور جو Spell آیا تھا تو اس میں بہت زیادہ نقصانات ہوئے ہیں۔ تو ان کی بات بالکل ٹھیک ہے

Already وہاں پہ DCs, TMAs اور جہاں بھی WASA ہے وہاں وہ تقریباً سب جگہوں پہ کلیئر کیا ہوا ہے اگر ان کے علاقے میں یا ان کے ڈسٹرکٹ میں اگر اس طرح کا کوئی مسئلہ ہے تو ان شاء اللہ ہم اس کو Forward کریں گے ڈی سیز صاحبان کو بھی، کمشنر صاحب کو بھی اور ان کو یقین دہانی دلاتے ہیں کہ ان شاء اللہ یہ مسئلہ ان کا حل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ اکرم خان درانی صاحب! آنریبل اپوزیشن لیڈر۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب، آپ کا بہت بہت شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، کچھ باتیں آپ کے حوالے سے میں گورنمنٹ کو بھی پہنچانا چاہتا ہوں اگر اجازت ہو اور کچھ کا آپ کے ساتھ بھی تھوڑا بہت تعلق بنتا ہے بلکہ زیادہ بنتا ہے میں آپ کے سامنے بھی رکھتا ہوں۔ جناب سپیکر صاحب، میں ہمیشہ کہتا ہوں کہ ہماری اسمبلی یہ ہماری سب کی عزت ہے اور ہم سب نے اس اسمبلی کے وقار کو بڑھانا ہے اور اس اسمبلی کا وقار تب ہی آگے بڑھتا ہے اور مضبوط ہوتا ہے جب اس کے فیصلے پہ عمل ہو اور جب اسمبلی کی یہاں پر فیصلے پر عمل نہ ہو تو پھر لوگ نکتہ اٹھاتے ہیں اور پھر لوگ دلبر داشتہ ہو جاتے ہیں جس طرح آپ دیکھیں گورنمنٹ نے اجلاس بلایا ہے لیکن میرے خیال میں اگر اپوزیشن ساتھ نہ ہوتی تو پھر مسئلہ کورم کا بھی بنتا شاید جو تعداد ہے یہ اس لئے ہے کہ یہاں پر لوگ جو آتے ہیں تو وہ ذہنی طور پر مطمئن نہیں ہوتے ہیں۔ پہلی بات یہ ہے جی کہ بجٹ اجلاس سے پہلے چیف منسٹر صاحب ہمارے وہاں پر آئے اور وہاں پر میرے سارے اپوزیشن کے ایم پی ایز بیٹھے تھے، ان کے ساتھ ایک Commitment کی کہ اس بار میں کوئی زیادتی نہیں کروں گا اور آپ لوگوں کو ان شاء اللہ میں اسی فارمولے پہ جو آپ کے ساتھ طے ہے، اسی کی بنیاد پہ فنڈز دوں گا اور جولائی کا مہینہ بتایا تھا، ابھی میرے خیال میں اگست آ رہا ہے لیکن اس پہ ابھی تک عمل نہیں ہوا ہے تو میں وہی بات آپ کے حوالے سے ان کو پہنچانا چاہتا ہوں کہ جو بات ہوئی تھی، میں نے پھر جو وزراء آئے تھے ان کو میں نے ذاتی طور پہ فون کیا، اکبر ایوب صاحب کو، شوکت یوسفزئی صاحب کو اور آپ کو بھی میں نے فون کیا کہ آپ بھی اس چیز کو چلائیں چونکہ پھر ایم پی ایز بے چارے مجبور ہو جاتے ہیں اور ان کے پاس کوئی راستہ نہیں ہے سوائے یہاں پر شور کا اور اپنی بات پہنچانے کا۔ تو ایک تو یہ ہے کہ اس Commitment پہ بات ہو جائے، اس پہ اکبر ایوب صاحب نے مجھے گپ شپ میں بات کی، میں بھی گپ شپ میں کہتا ہوں کہ وہ چیف منسٹر صاحب ناراض ہیں آپ سے میں نے کہا وہ کم ناراض ہیں، اس سے میں زیادہ ناراض ہوں، وہ ناراضگی میری اور اس کے درمیان ہے اور شاید وہ سیاست سے بھی آگے

چلی جائے گی لیکن جو Commitment ایم پی ایز کے ساتھ ہے اس کو وہ Honour کریں۔ دوسری یہاں پر بات ہوئی گورنمنٹ کی اور ہماری کہ جو Encroachment تجاوزات کے خلاف جو آپریشن تھا کہ اس پہ ہائی کورٹ کا ایک سینیئر جج ہوگا، آپ نے لیٹر بھی لکھا، دو مہینے ہو گئے جی اسی پہ ابھی تک عمل نہیں ہوا ہے۔ ایک اور بات میں نے یہاں پر کی کہ اگر ہائی کورٹ کے فیصلے، سپریم کورٹ کے فیصلے پہ عمل نہ ہو تو پھر میرے خیال میں اس کے بعد تو آدمی کیا سوچ سکتا ہے، وہ ہمارے انعام اللہ شاہ صاحب بورڈ کے جو کنٹرولر تھے اور اس پہ میں نے وہ ہائی کورٹ کا فیصلہ، سپریم کورٹ کا فیصلہ فضل شکور صاحب کو دیا، اس نے متعلقہ منسٹری کو دیا پھر میں نے شہرام خان کو ادھر بلایا اور Detailed report دے دی کہ اس میں یہ ہے اور اس میں یہ بھی تھا کہ اس نے اپنے بیٹے حبیب اللہ شاہ ولد انعام اللہ شاہ میٹرک میں 1054 نمبر As a controller دیئے اور رولز میں ہے کہ اس کا بیٹا اس بورڈ میں Exam نہیں دے سکتا اور پھر ملاکنڈ کا جو کنٹرولر تھا، اس کو میں نے دیکھا کہ پولیس کی حراست میں تھا۔ ابھی ملاکنڈ کا کنٹرولر پولیس کی حراست میں ہے اور ہمارا کنٹرولر ابھی تک اسی کرسی پر بھی بیٹھا ہے اور انکوائری بھی نہیں ہے ورنہ میں نے Detailed inquiry کی ایک درخواست بھی دی تھی اور باقی جی آپ نے اپنے سیکرٹری صاحب کو بھی کئی بار کہا کہ ایشورنس جس منسٹر نے دی ہے، ان سب کو نکالیں اور جہاں پر اس پہ کسی ایم پی اے کے حوالے سے خواہ کوئی عمل نہیں ہوا ہو تو اس کو عملی بنائیں۔ تو یہ دو چار باتیں میں نے آپ کے سامنے رکھی تھیں خصوصاً اس لئے کہ میں نے آپ کی ایک ویڈیو دیکھی قلندر لودھی صاحب بھی کھڑے تھے، آپ کے اپنے لوگ بھی تھے ایبٹ آباد والے اور وہاں پر بھی کوئی زیادتی ہوئی تھی اور آپ نے اسے کہا کہ ہمارے پاس صوبائی اسمبلی بھی ہے اور قومی اسمبلی بھی اور یقیناً ہمارے پاس ہے آپ کی بات درست تھی لیکن یہاں پر اگر فیصلے پہ عمل ہو تو آپ کو بتانے کی ضرورت نہیں ہوتی، وہ میرے سپیکر کو دیکھ کے خود بھاگ کے پھر آ جائیں گے۔ تو یہ دو چار باتیں صرف اس ایوان کی آپ کی چیئر کی، اپنے ممبران کی باتیں میں نے آپ کو پہنچائیں۔ باقی ہم نے تو بات پہنچانی ہے حکومت نے اس پہ عمل کرنا ہے یا نہیں کرنا ہے اس کے ساتھ ہماری کوئی زبردستی نہیں ہے لیکن جو یہاں پر رولز ہیں، جو ریگولیشنز ہیں اور اس اسمبلی کا جو وقار ہے وہ ہم چاہتے ہیں کہ ان کا بھی ہے ہمارا بھی ہے اور اس پہ عمل ہونا چاہیئے۔ آپ کا شکریہ جی۔

Mr. Speaker: Thank you Durrani Sahib. Akbar Ayub Sahib! Respond, please.

(Interruption)

جناب سپیکر: جی بس اس کے بعد کو ئیسچنز آو رہے۔ جی نلو ٹھا صاحب آپ کیا کہہ رہے ہیں؟
سردار اورنگزیب: جی میں نے بھی بات کرنی ہے۔
جناب سپیکر: دیکھیں یہ بہت سے ہاتھ اٹھ رہے ہیں بعد میں میں ٹائم دے دیتا ہوں سب کو، بعد میں ٹائم سب کو دوں گا، میں سب کو دے دوں گا ٹائم تھوڑا سا ایجنڈا ہم چلا لیں، میں سب کو جو بھی پوائنٹ آف آرڈر لینا چاہتے ہیں مجھے ایجنڈا تھوڑا سا آگے چلانے دیں میں آپ سب کو ٹائم دے دوں گا۔ جی!
جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی، پارلیمانی امور و انسانی حقوق): جی جناب سپیکر، سب سے پہلے تو ہمارے معزز اپوزیشن لیڈر صاحب نے جوڈیشل کمیشن کے بارے میں کیونکہ Friday کو اجلاس تھا تو خاص طور پہ یہ آئے نہیں اس دن لیکن میں نے اس سے ایک دن جا کے پتہ کیا جی فائل کدھر ہے تو پتہ چلا جی کہ فائل چیف سیکرٹری صاحب کے آفس میں ہے پراسیس ہو رہی ہے ایک دو دن میں چیف منسٹر کے پاس پہنچ جائے گی اور ان شاء اللہ جوڈیشل کمیشن جو ہے۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: اس کو تھوڑا Expedite کریں۔
وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: وہ جناب سپیکر، بن جائے گا اور باقی جناب سپیکر، وہ ایک Lighter tone میں میں نے فون پہ ان سے بات کی تھی پہلے بھی کوئی زیادتی نہیں ہوئی جناب سپیکر، اپوزیشن کے ساتھ آئندہ بھی ان شاء اللہ اپوزیشن کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں ہو گی، اتنی بڑی اپوزیشن ہے ہی نہیں ہماری، ہمارے بھائی ہیں سارے لیکن تعداد میں کم ہیں تو مطلب اگر ہم اس اپوزیشن کو بھی ساتھ لے کے نہیں چل سکتے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہماری نااہلی ہو گی۔ تو ان کے بھی حلقے ہیں، ان کے بھی مسائل ہیں، ان کی بھی مجبوریاں ہیں ان شاء اللہ جس طرح سی ایم صاحب نے ان کے ساتھ Commitment کی ہے اسی طریقے سے ذرا معاملات کو چلنے دیں، چلنے دیں، چیزیں Open up ہونے دیں تو ان شاء اللہ ہر چیز میں ان کو ساتھ چلایا جائے گا جناب سپیکر۔
جناب سپیکر: تھینک یو۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Speaker: ‘Questions hour’: Question No. 12595, Shagufta Malik Sahiba.

* 12595 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ایل سی بی میں گریڈ 17، 18 اور 19 کے افسران خدمات انجام دے رہے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ گریڈز کے افسران کی سنیارٹی لسٹ، موجودہ پوسٹنگ آرڈر، عہدہ، بھرتی آرڈر، سروس کے دوران پوسٹنگ / ٹرانسفرز اور ترقیوں کی مکمل تفصیل بمعہ بھرتیوں کے لئے دیئے گئے اخباری تراشے اور طریقہ سلیکشن بھی فراہم کیا جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی، پارلیمانی امور و انسانی حقوق): (الف) جی ہاں۔

(ب) لوکل کونسل بورڈ اور اس کے ذیلی شاخوں یعنی صوبے بھر کے تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشنز بی پی ایس 17 تا بی پی ایس 19 کے افسران کی تفصیلات لف ہیں۔ اس کے علاوہ لوکل کونسل بورڈ میں بی پی ایس 11 تک بھرتی بذریعہ ایٹا (ETEA) کی جاتی ہے، میں 227 پوسٹوں کے لئے اشتہار بھی دی گیا ہے اشتہار کی نقل لف ہے۔ اس طرح بی پی ایس 17 میں بھرتی بذریعہ خیبر پختونخوا پبلک سروس کمیشن کی جاتی ہے۔ حال ہی میں ایڈمنسٹریشن، انجینئرنگ اور اکاؤنٹس میں 51 امیدواروں کی بھرتی ہوئی ہے۔ اخبار کی اشتہار اور امیدواروں کی فہرست لف ہے۔ سکیل 18 اور اس سے اوپر کی پوسٹوں پر تعیناتی بذریعہ پروموشن کی جاتی ہے۔ پروموشن بذریعہ بورڈ جس میں محکمہ اسٹیبلشمنٹ، فنانس اور لوکل گورنمنٹ کے نمائندے شامل ہیں۔

محترمہ شگفتہ ملک: تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ سر جو سوال میں نے کیا ہے تو اس کا جو (ب) جزا گر آپ دیکھیں تو وہ تو مجھے جواب ہی نہیں ملا۔ جس میں میں نے ان سے سنیارٹی کی بات کی تھی تو نہ تو اس میں سنیارٹی لسٹ ہے نہ اس میں آپ دیکھیں صرف پوسٹنگ آرڈر عہدہ بھرتی جتنے بھی میں نے ان سے ڈیٹیل مانگی تھی تو وہ تو اس میں موجود ہی نہیں ہے، اب مجھے سمجھ نہیں آ رہی منسٹر صاحب بتا دیں کہ اگر آپ کا سوال ہو اور وہ کمپلیٹ نہ ہو، سوال میں Already میں نے جو کچھ مانگا ہے وہ آپ دیکھ لیں وہ اس میں موجود نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی اکبر ایوب صاحب!

جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی، پارلیمانی امور و انسانی حقوق): جی جناب سپیکر یہ سب چیزیں ساتھ لگی ہوئی ہیں سنیارٹی لسٹ بھی لگی ہوئی ہے آفیسرز کی اور List of officers

PUGF ساری چیزیں لگی ہوئی ہیں جناب سپیکر صاحب ساتھ ،ان کو شاید کسی نے مہیا نہیں کی، جو میرے پاس ہے اس کے اندر سب چیزیں لگی ہوئی ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> لسٹ ہمارے پاس بھی ہے آپ کے پاس لسٹ نہیں لگی ہوئی؟

<u>محترمہ شگفتہ ملک:</u> سر، یہ جس لسٹ کی بات کر رہے ہیں یہ 2018 اور 2019 کی ہیں۔ سر، آپ دیکھیں جو میں نے سنیارٹی کی بات کی ہے جو پروموشن کے حوالے سے جو اشتہارات اور سلیکشن کی بات کی تھی جو پیچھے ڈیٹیل ہے، وہ 2018 اور 2019 کی ہے۔ میں نے جو ڈیٹیل مانگی تھی وہ اس میں نہیں ہے سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> اکبر ایوب کا مائیک کھولیں!

<u>وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی، پارلیمانی امور و انسانی حقوق:</u> جی آپ کا سوال کیا ہے جی اس میں آپ بتائیں اگر کوئی آپ کو اس میں کوئی لازمی بات ہے کوئی Specific point پہ آپ پہنچنا چاہ رہی ہیں وہ کیا چیز ہے جی؟

<u>جناب سپیکر:</u> جی شگفتہ ملک صاحب!

<u>محترمہ شگفتہ ملک:</u> سر، سوال تو آپ اگر (ب) جز میں دیکھیں تو میں نے جو ڈیٹیل مانگی ہے، وہ آپ یہاں پہ دیکھیں تو Back side پہ صرف 19-2018 کی ایک لسٹ ہے لیکن اگر آپ اس لسٹ میں بھی دیکھیں، آپ بات کریں، 2000 جو، Sorry جو 19 کی لسٹ ہے، اس میں اگر آپ دیکھیں ایک بندہ ہے جو کہ سیریل نمبر 21 ہے، اس میں ایک بندہ جو ہے وہ سب سے Most Junior ہے اور اس کو ایل سی بی میں سیکرٹری تعینات کیا گیا تھا پچھلے تین چار سالوں سے، تو یہ تو سنیارٹی کی جو حالت ہے وہ آپ سب کو معلوم ہے لیکن اس کے علاوہ مجھے کوئی لسٹ سنیارٹی کی پروموشن کی اشتہارات کی سلیکشن کی کوئی ابھی اس میں سر موجود نہیں ہے۔ صرف 2018 اور 19 کی ہے، تو Kindly اگر اس کو کمیٹی میں ریفر کریں، میں ریکویسٹ کروں گی تو اس۔۔۔۔

<u>وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی، پارلیمانی امور و انسانی حقوق:</u> آپ کس چیز کی اشتہارات کی بات کر رہی ہیں؟

<u>Ms: Shagufta Malik</u>: Overall.

<u>وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی، پارلیمانی امور و انسانی حقوق:</u> پروموشن تو ڈیپارٹمنٹل پروموشنز ہوتی ہیں، بورڈ کرتی ہیں، پروموشن کا اشتہار تو نہیں دیتے ہیں ہم کہ آ کے پروموشن کے لئے اشتہار۔۔۔۔

محترمہ شگفتہ ملک: سر، تو پھر مجھے کیوں اس میں 2018 اور 19 کی دی گئی ہے، میں تو یہی پوچھ رہی ہوں کہ اگر آپ مجھے-----

وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: آپ کو 20-19 کی چاہیئے ہم آپ کو 19 and 20-----

محترمہ شگفتہ ملک: Overall جو سوال ہے جی، میں سوال کے جواب کے حوالے سے بات کر رہی ہوں، جو میں نے سوال کیا ہے، سوال کا جواب مجھے اس طریقے سے نہیں دیا گیا۔ اگر آپ Kindly-----

وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: اچھا جناب سپیکر، اگر کوئی چیز مسنگ ہے تو میں ڈیپارٹمنٹ کو ڈائریکٹ کرتا ہوں ہم ان کو وہ مہیا کر دیں گے۔

محترمہ شگفتہ ملک: تو آپ سر، اس کو کمیٹی میں ریفر کر دیں، اس پہ ڈسکشن کر لیں گے۔

وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: نہیں کمیٹی میں ریفر کس چیز کے لئے کریں، آپ مجھے Reason بتائیں نا کہ کس چیز کے لئے کریں۔

محترمہ شگفتہ ملک: کہ جو کمپلیٹ نہیں ہے سر، آپ دیکھیں کہ جو کمپلیٹ نہیں ہے، تو اسی وجہ سے میں کہہ رہی ہوں کہ اگر آپ اس کو-----

وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: نہیں آپ نے تو سال لکھے ہی نہیں ہوئے ہے، ادھر سوال کے اندر، آپ نے تو کوئی سال نہیں لکھے، آپ نے کہا ہے کہ مجھے بھرتیوں کے، سوال یہ ہے۔

جناب سپیکر: شگفتہ ملک صاحبہ! اس میں-----

وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: موجودہ پوسٹنگ آرڈرز، بھرتی آرڈرز، سروس کے دوران پوسٹنگ ٹرانسفرز اور ترقیوں کی مکمل دے دی جائیں، جو ان کے پاس چیزیں تھیں انہوں نے آپ کو دے دی ہیں، آپ نے یہ تو نہیں لکھا 19-18 کی دیں۔

محترمہ شگفتہ ملک: وہ صرف 2019 کی ہے۔

وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: یا 20-19 کی دیں یا 21-20 کی دیں۔

محترمہ شگفتہ ملک: سر، 2019 کی دی گئی ہیں باقی نہیں دیں، سوال کمپلیٹ نہیں ہے، اسی لئے میں چاہتی ہوں-----

وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: مطلب ہے آپ چاہتی ہے کہ سارے محکمے کا جتنا بھی ریکارڈ ہے اٹھا کے ہم اسمبلی میں لے آئیں۔ شگفتہ بی بی، دیکھیں۔۔۔۔۔

محترمہ شگفتہ ملک: دیکھیں، میں نے جو سوال کیا ہے۔

وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: یہ تو Unreasonable بات ہے جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں ایک سیکنڈ۔۔۔۔

وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: جی جی۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں یہ کافی پیجز لگے ہوئے ہیں، کوئی اشتہارات بھی لگے ہوئے ہیں، کوئی چیزیں بھی ہیں، آپ اور اکبر ایوب صاحب بیٹھ جائیں اور بیٹھ کے اس ایشو کو Resolve کر لیں۔ جو آپ کو ڈیٹیل چاہیئے، یہ Provide کریں اور جو آپ کے Objections ہیں، ان کو یہ Remove کریں، ٹھیک ہے، تھینک یو۔ مس نگہت اور کزئی صاحبہ، کوئسچن نمبر 12652۔

* 12652 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے ضلع کرم (سابقہ فاٹا) محکمہ مواصلات و تعمیرات کے شعبے کے لئے ترقیاتی فنڈ مختص کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ محکمے کے لئے کل کتنا فنڈ مختص کیا گیا ہے؛

(ii) مذکورہ محکمے کو کتنا فنڈ ریلیز کیا گیا ہے؛

(iii) مذکورہ محکمے نے کتنا فنڈ تاحال خرچ کیا ہے مکمل تفصیل فراہم کیا جائے؟

جناب ریاض خان (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے مواصلات و تعمیرات): (الف) ہاں یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے ضلع کرم (سابقہ فاٹا) محکمہ مواصلات و تعمیرات کے شعبے کے لئے ترقیاتی فنڈز مختص کئے ہیں۔

(ب) (i) مذکورہ محکمے کے لئے کل 1002.00 ملین فنڈ مختص کیا گیا ہے۔

(ii) مذکورہ محکمے کو کل 742.579 ملین فنڈ ریلیز کیا گیا ہے۔

(iii) مذکورہ محکمے نے 742.579 ملین فنڈ تاحال خرچ کیا ہوا ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، تھینک یو ویری مچ۔ میرا سوال جو ہے وہ وزیر مواصلات و تعمیرات سے ہے۔ میں نے پوچھا ہے کہ فنڈ کتنا کرم ایجنسی کے لئے سابقہ فاٹا جو ہے اس کے لئے رکھا گیا تھا۔ توانہوں نے مجھے جواب دیا کہ یہ کوئی، انہوں نے مجھے Millions میں جواب دیا ہوا ہے اور اس میں پھر میں نے پوچھا ہے کہ محکمے کو کتنا فنڈ ریلیز ہوا ہے، انہوں نے کہا کہ 742.579 ملین فنڈ ریلیز کیا گیا ہے اور پھر انہوں نے کہا کہ وہ سارا خرچ ہو گیا ہے، میں نے تفصیل بھی مانگی ہے لیکن چلیں تفصیل میں نہیں پڑنا چاہتی ہوں، میں اتنی بحث نہیں کرنا چاہتی ہوں، تو منسٹر صاحب اگر اس کے بارے میں مجھے پہلے بھی ایک تفصیل رہتی تھی، اگر یہ بھی تفصیل مجھے فراہم کردیں تو میں اس کو اتنا زیادہ Press نہیں کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری جی، منور خان صاحب! سپلیمنٹری۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میرا سپلیمنٹری کوئسچن ہے منسٹر صاحب سے کہ ایم اینڈ آر کا فنڈ میرے حلقے میں شروع ہو چکا ہے لیکن صرف ایک دو ٹرک وہاں پہ روڑا ڈال دیا ہے، سہولت تو نہیں دی بلکہ الٹا لوگوں کو تکلیف پہ ڈال دیا ہوا ہے اور ایک مہینے سے وہ ابھی تک اسی طرح پڑا ہوا ہے۔ میں منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ کم از کم وہاں پہ جو ایکسیئن ہے یا ایس ڈی او ہے، ان کو ڈائریکشن دیں کہ یار اس ایم اینڈ آر کے جو مچن خیل اڈا سے لکی، لکی سٹی ہے، اس کو جلد از جلد کم از کم بنا دیں کیونکہ اس پہ انتشار ہوتا ہے اور لوگ اب تکلیف میں ہیں، مجھ سے پوچھتے ہیں کہ یار یہ کب تک بنے گا، کب تک بنے گا؟ بلکہ یہاں تک انہوں نے کہا ہے کہ یہ روڈ بنا کون رہا ہے؟ یہ میری ریکویسٹ تھی جناب سپیکر، کہ منسٹر صاحب اس کو ڈائریکشن دیں اور جلد یہ روڈ کمپلیٹ کریں، تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: ریاض خان صاحب، منسٹر مواصلات۔

جناب ریاض خان (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے مواصلات و تعمیرات): جی شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی نثار خان! سپلیمنٹری۔

جناب نثار احمد: شکریہ سپیکر صاحب، میں آنریبل منسٹر صاحب کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ میرے ضلع میں دو روڈز تھے ایک پنڈیالئی ٹو سر لڑا امبار اور دوسرا غیبت تک گورسل، اس پہ ابھی ویسے جس طرح ہمارے بھائی نے بھی کمپلینٹ کی کہ روڑا ڈالا ہوا ہے اور اس پہ جو ہے نا سالوں سے ابھی تک وہاں

صرف گرد و غبار اڑ رہا ہے، لوگوں کو بیماریاں مل رہی ہیں، اس پہ ابھی تک کچھ کام نہیں ہوا ہے، پانی نہیں ڈال رہے ہیں۔ دوسرا پیر قلعہ ٹو غلنئی تک ایک روڈ تھا تو اس کو پیر قلعہ سے شروع، Sorry یکہ غونڈ سے شروع کر کے ادھر پہ ادھورا چھوڑا گیا ہے، پیر قلعہ سے یکہ غونڈ تک اس پہ کام نہیں کیا جارہا ہے، اس کی وضاحت کریں کہ کیوں اس طرح ہو رہا ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، جی ریاض خان صاحب، منسٹر فار کمیونیکیشن اینڈ ورکس۔

<u>معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے مواصلات و تعمیرات:</u> سپیکر صاحب، نگہت بی بی کا جو کوسچن آیا ہے اس کی تو پوری ڈیٹیل یہاں پر ہے جو فنڈز مختص کئے گئے ہیں، اس کی بھی ڈیٹیل ہے اور جو ایلوکیشن ہو چکی ہے، اس کی بھی ڈیٹیل ہے اور جتنی ہو چکی ہے یوٹیلائزیشن پوری کی پوری 100%، تو اس کی بھی ڈیٹیل لکھی گئی ہے اس میں۔ میں یہاں پر صرف ذرا تھوڑا سا پورے ہمارے ہاؤس کو اور جتنے بھی ہمارے اپوزیشن کے بھائی ہیں سب کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ایک تو یہ جب بھی کوسچن کریں، کمیونیکیشن اینڈ ورکس ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے تو یہ تھوڑا سا، اس میں سے ابھی ہم نے ری سٹرکچرنگ ڈیپارٹمنٹ کی کی ہوئی ہے تو بلڈنگ ڈویژن اور ہائی وے ڈویژن دونوں ہم نے الگ کئے، تو ایک اگر یہ اس میں یہ بھی Mention کریں کہ بلڈنگ ڈویژن میں کتنے ہائی وے ڈویژن میں کتنے تو ایک تو ان کو پوری تفصیل الگ الگ ہر ایک ڈویژن کی آئے گی، تو ایک تو ان کو سمجھنے میں اور اس میں آسانی ہو گی، ابھی میں اس میں اور کوئی اس طرح کی چیز تو ہے نہیں، جو اس حوالے سے جو کوسچن کیا ہے نگہت بی بی نے، Releases 100% اور یوٹیلائزیشن ساری ہو چکی ہے۔ دوسرا جو منور خان صاحب نے ایم اینڈ آر کے حوالے سے بات کی ہے، تو یہ صرف ذرا مجھے روڈ کا وہ دے دیں، ڈیپارٹمنٹ یہاں پر ہے بھی اور میں اس کو یہ ڈائریکٹ بھی کرتا ہوں کہ ان شاء اللہ جو، ایم اینڈ آر ہوتا ہی اسی لئے ہے کہ کسی جگہ پہ روڈ خراب ہے، اس کے لئے جنگی بنیادوں پہ وہاں پہ آسانی پیدا ہو، لوگوں کو مشکلات اور تکلیفیں ہوں، تو صرف وہ مجھے ذرا یہ پھر ڈیٹیل دے دیں روڈز کی کہ کونسا ہے اور نثار صاحب نے بھی جو کہا ہے سپلیمنٹری ذرا مجھے صرف ڈیٹیل دے دیں ان شاء اللہ Within a week وہاں پہ کام کی رفتار بھی دیکھیں گے اور وہاں پہ ویسے بھی ہم سارا کچھ کر رہے ہیں، ریلیف بھی کر رہے ہیں، ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے جتنے بھی ہمارے دوست ہیں، میں نے بار بار یہ کہا بھی ہے، یہ میرے ساتھ اچھا کر رہے ہیں کہ جہاں کسی بھی جگہ پہ کچھ اس طرح کی چیز ہو، ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے کیونکہ ہم نے اپنے صوبے کے لئے اور اپنے عوام کے لئے جو ڈیپارٹمنٹ کا کام ہے ان شاء اللہ اس میں کسی

بھی جگہ پہ کوئی کوتاہی برداشت نہیں کریں گے اور باقی اگر کوئی چیز ہو تو یہ بتاتے جائیں ان شاء اللہ میں جواب دوں گا۔

Mr. Speaker: Thank you. Nighat Bibi! You are satisfied?

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ تفصیل وہ مجھے فراہم کر دیں گے، پہلے بھی انہوں نے ایک تفصیل مجھے نہیں دی تھی تو میں اس کوئسچن پہ اتنا Press نہیں کرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو ویری مچ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: حالانکہ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ یقین کریں کہ جس طریقے سے انہوں نے خرچ کیا ہے اور جس طریقے سے انہوں نے ریلیز کو خرچ کیا، اگر بی آر ٹی کا ٹھیکہ بھی ان کو دے دیا جاتا نا، تو یقین کریں یہ وہ بھی پورا کر لیتے، اور انہی پیسوں میں پورا کر لیتے۔ میں Appreciate کرتی ہوں ان کو، تھینک یو۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 12817، نثار احمد صاحب۔

* 12817 _ جناب نثار احمد: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع مہمند سابقہ فاٹا مہمند ایجنسی کا قیام 1951 میں عمل لایا گیا تھا؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ سرکاری طور پر اس کی Jurisdiction کا لیٹر اور پراسیس کی مکمل تفصیل فراہم کیا جائے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو سابقہ فاٹا کی Jurisdiction کا لیٹر اور پراسیس کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی، پارلیمانی امور و انسانی حقوق): (الف) جی ہاں یہ بالکل درست ہے کہ ضلع مہمند سابقہ فاٹا مہمند ایجنسی کا قیام 1951 میں عمل میں لایا گیا تھا لیکن دفتر ہذا کے دستیاب ریکارڈ میں تلاش بسیار کے باوجود مطلوبہ نوٹیفکیشن دستیاب نہیں ہو سکا۔ یہاں آپ کے علم میں یہ بات ذکر کرنا ضروری ہے کہ دسمبر 2010 کو غلنئی ہیڈ کوارٹر میں خودکش دھماکے ہوئے جس میں قیمتی جانوں کے ساتھ ساتھ ریکارڈ روم کا زیادہ تر حصہ جل کر خاکستر ہو گیا تھا جس کی وجہ سے مطلوبہ ریکارڈ میسر نہیں ہو سکا۔

(ب) اب چونکہ مطلوبہ ریکارڈ دفتر ہذا میں میسر نہیں اور فاٹا سیکر ٹریٹ کا متعلقہ شاخ خیبر پختونخوا کے ہوم ڈیپارٹمنٹ میں ضم ہو چکا ہے لہذا عرض کی جاتی ہے کہ متعلقہ محکمہ سے مطلوبہ ریکارڈ طلب کیا جائے۔

(ج) ایضاً۔

جناب نثار احمد: شکریہ سپیکر صاحب، میرا جو کوئسچن تھا، تو اس کے جواب سے میں بالکل مطمئن نہیں ہوں۔ اس لئے کہ مجھے جو جواب دیا گیا ہے ایک تو میں نے یہ 8/10/2019 کو جمع کروایا تھا، دو سال کے بعد مجھے جواب آیا اور وہ بھی اس طرح آیا کہ میرے متعلقہ جو ڈیپارٹمنٹ، میرا انتظامیہ تھا اس نے لکھا ہے کہ ادھر یہ بم بلاسٹ ہوا تھا تو بم بلاسٹ اے پی اے کے آفس میں ہوا تھا، ریکارڈ تو دوسری طرف پڑے ہوتے ہیں لیکن پھر بھی میں ریکویسٹ کروں گا کہ اگر ان لوگوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ ہوم ڈیپارٹمنٹ میں شاید ہوگا، تو میں آنریبل منسٹر سے ریکویسٹ کروں گا کہ اس کو ہوم اینڈ ٹرائیبل آفیئرز کی کمیٹی میں بھیج دیں تاکہ یہ ہمارے جو نئے اضلاع ہیں، New comers ہیں ہم، ادھر جو کام ہو رہا ہے سست رفتاری سے، تو اگر یہ کوئسچن کمیٹی میں جائے تو میرے خیال میں ہمارا سمت قبلہ صحیح ہو جائے گا۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر فار لوکل گورنمنٹ اکبر ایوب صاحب۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی، پارلیمانی امور و انسانی حقوق): شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، یہ 1951 کا نوٹیفکیشن مانگ رہے ہیں، میرا خیال ہے دو سال محکمہ ڈھونڈتا رہا ہے ان کو ملا نہیں ہے نثار خان! لیکن جناب سپیکر، اس طرح ہے کہ پہلے فاٹا سیکرٹریٹ میں ایک یونٹ ہوتا تھا، وہ یہ سارا کچھ جو تھا یہ ایک الگ اے سی ایس ہوتا تھا، منسٹری آف سیفران کے نیچے آتا تھا، تو جب وہ فاٹا سیکرٹریٹ ختم کیا گیا جناب سپیکر، تو وہ جو یونٹ ہے وہ ضم کر دیا گیا ہوم اینڈ ٹرائبل آفیئرز کے نیچے، تو مجھے کوئی اعتراض نہیں اگر ہوم اینڈ ٹرائبل آفیئرز کیونکہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے پاس نہیں ہے، اگر کمیٹی کو بھجوا دیں تو اس کے اندر وہ ہوم اینڈ ٹرائیبل آفیئرز، اصل میں یہ سوال جانا ادھر چاہیئے تھا یہ ہمارے پاس آیا جناب سپیکر، تو اگر بھجوا دیں تو مجھے اعتراض کوئی نہیں ہے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Question No. 12817, moved by the honourable Member, may be referred to the conceroned Home and Tribal Affairs Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question No. 12817 referred to the concerned Committee. Miss Rehana Ismail Sahiba, Question No. 12762.

* 12762 _ محترمہ ریحانہ اسماعیل: کیاوزیر مواصلات وتعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) انڈس ہائی وے پشاور تاڈیرہ اسماعیل خان پر کتنا خرچہ آئے گااور یہ منصوبہ کب تک مکمل ہو گا۔نیز یہ سڑک کتنی رویہ / لائن پر مشتمل ہو گی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب ریاض خان (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے مواصلات و تعمیرات): (الف) انڈس ہائی وے پشاور تاڈیرہ اسماعیل خان وفاق کا منصوبہ ہے اور یہ شاہراہ این ایچ اے کے زیر نگرانی تعمیر ہو رہی ہے۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ جناب سپیکر۔جناب، یہ میرا کوسچن ہے کہ انڈس ہائی وے پشاور تاڈیرہ اسماعیل خان کب تک کمپلیٹ ہو گااور اس پر کتنا خرچہ آئے گا۔اس کا جواب دیا گیا ہے کہ این ایچ اے کے زیر نگرانی تعمیر ہو گا، ٹھیک ہے این ایچ اے کے زیر نگرانی تعمیر ہو گا لیکن ہمارے صوبے کے عوام جن مشکلات سے دوچار ہیں تو ہم کس پلیٹ فارم سے یہ پوچھیں کہ یہ کب تک تعمیر ہو گا۔

جناب سپیکر: ایم این ایز کے تھرو۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جناب، ہمارے-----

جناب سپیکر: ایم این ایز، دیکھیں یہ فیڈرل سے Related ہے۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جی جی، میں بات کر رہی ہوں اس پہ-----

جناب سپیکر: ایم این ایز ہیں ہمارے صوبے کے، اس علاقے کے-----

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جی میں اس پہ بات کر رہی ہوں، ہمارے ہاؤس کی انٹر پراونشل کوآرڈینیشن ایک کمیٹی بھی ہے، تو یہاں پر میں ریکویسٹ کرتی ہوں کہ اس Matter کو انٹر پراونشل کوآرڈینیشن کمیٹی میں بھیجیں کیونکہ آپ اگر اس روڈ پہ جائیں تو آپ کو تکلیف کا اندازہ ہو گا کہ عوام کس تکلیف سے دوچار ہیں، یہ بہت ضروری Matter ہے ہمارے علاقے کا اور اس کو کمیٹی میں ریفر ہونا چاہیئے کیونکہ ہم فیڈرل سے پوچھ سکیں۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر صاحب، ریاض خان۔

جناب ریاض خان (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے مواصلات و تعمیرات): جی جناب سپیکر صاحب، جس طرح جواب آیا ہے کہ یہ این ایچ اے کے زیر نگرانی ہو رہا ہے تعمیر، لیکن پھر بھی میں ڈیپارٹمنٹ

سے، اپنے سے این ایچ اے والوں سے ڈیٹیل لی ہوئی ہے، 70% تقریباً اس پہ کام ہو چکا ہے، یہ کوہاٹ ٹو کرک اور کرک ٹو گمبیلہ، یہ دو پیکجز ہیں ان کے، پوری بریفنگ میرے پاس پڑی ہیں، میں میڈم کو دے دوں گا خود یہ پورا اس میں سے دیکھ لیں جہاں جہاں کہیں پر کوئی چیز ہو پھر مجھے بتادیں، آگے سے جو ہے، این ایچ اے والوں سے پھر ہم Tackle کریں گے۔

جناب سپیکر: جی ریحانہ اسماعیل صاحبہ!

محترمہ ریحانہ اسماعیل: منسٹر صاحب نے کہا کہ 70% لیکن ہمیں نہیں لگتا کہ 70% کمپلیٹ ہوا ہے، ٹائم فریم یہ بتادیں کہ کب تک کمپلیٹ ہو گا؟

جناب سپیکر: کیا؟

محترمہ ریحانہ اسماعیل: ٹائم فریم بتادیں منسٹر صاحب کہ این ایچ اے نے ان کو بتایا کہ کب تک کمپلیٹ ہو گا؟

جناب سپیکر: جی کنڈی صاحب، احمد کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: شکریہ سپیکر صاحب۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں جناب سپیکر صاحب، کہ یہ Eighteenth amendment کے بعد All regulatory Bodies جتنے بھی ہیں Established under the Federal Law، یہ CCI کے نیچے آتے ہیں۔ میں بار بار آپ سے گزارش کرتا ہوں Being the custodian of the House آپ سے کہ ہم اپنے Scope کو کیوں کم کر رہے ہیں بار بار۔ ان کا سوال بڑا Relevant ہے، دیکھیں یہ وہ ڈیپارٹمنٹس ہیں جن میں پراونس کا حصہ ہے۔ Under Article 154 یہ سوال Basically IPC کا بنتا ہے Inter Provincial Coordination کا بلکہ میں تو یہ کہتا ہوں آپ اس کو تھوڑا سا Active کریں، جتنے بھی ریگولیٹری باڈیز ہیں چاہے وہ انجینئرنگ کونسل ہیں، چاہے وہ OGRA ہے، چاہے وہ SNGPL ہے، ہم جب بھی کوئی بات اٹھاتے ہیں یہاں سے منسٹر کہتے ہیں جی یہ تو فیڈرل ہے۔ بھائی میرا Constitution کہتا ہے All regulatory bodies established under the Federal Law یہ۔ comes under the provision of the CCI Federal Legislative List کے اندر آتا ہے سر، اور یہ Eighteenth amendment میں ہم نے کیا۔ تھا تو ہماری PART II

گزارش یہ ہے ہم اپنے اختیارات کو تھوڑا سا جو ہمارے ہیں Constitution کے مطابق، ہم کسی سے کوئی منت یا خواست نہیں کر رہے ہیں، Kindly اس کے اوپر عملدرآمد کریں، شکریہ۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب، ذرا گائیڈنس دیں، لاء منسٹر صاحب ذرا۔

جناب فضل شکور خان (وزیر قانون): سر، کنڈی صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں، اس کو ہم Tackle کر لیتے ہیں، این ایچ اے کے ساتھ کر لیتے ہیں کوئی اتنا بڑا ایشو نہیں ہے۔ منسٹر صاحب نے ان سے پتہ بھی کیا ہے اور میرے خیال میں ٹائم فریم میں ان کو شاید دیا ہو لیکن جو کنڈی صاحب کہہ رہے ہیں وہ ٹھیک کہہ رہے ہیں سر۔

جناب سپیکر: جی ریاض خان!

جناب ریاض خان (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے مواصلات و تعمیرات): سپیکر صاحب، جس طرح میں نے عرض کیا ابھی کہ اس کی پوری ڈیٹیل یہ پیکج ون اور پیکج ٹو کی پوری ڈیٹیل یہاں پر لگی ہوئی ہے پھر اس کی Revision بھی ہوئی ہے اور اس کی Completion جو یہ بتا رہے ہیں DFC ہے نومبر 2022، 22 میں جو ہے اس کی نومبر Completion date ہے تو جو کام ابھی اس پہ ہو رہا ہے جس طرح، اس میں سے Additional Carriageway ہے Two lane کی، Completion کا پوچھا ہے جناب سپیکر صاحب، تو 2022 ہے نومبر۔

جناب سپیکر: بیٹنی صاحب! آپ کیا کہنا چاہتے ہیں، یہ مسئلہ فیثا غورث ہے۔

جناب محمود احمد خان: تھینک یو جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، جس طرح کنڈی صاحب نے بات کی اور لاء منسٹر نے بھی اس کی تائید کی ہے تو یہ جو ہمارے منسٹر ہیں سی اینڈ ڈبلیو تو اس کو جو کمیٹی، میڈم کہہ رہی ہیں کمیٹی کے حوالے کر دیں کیونکہ جناب سپیکر، یہ 2022 کی بات کر رہے ہیں، آپ اس روڈ پہ چلیں ڈی آئی خان تک، روڈ تو چلو آپ کہہ رہے ہیں کہ این ایچ اے ہے یا صوبائی حکومت ہے۔ مسئلہ یہ ہے جناب سپیکر، یہ روڈ تو بالکل تباہی اور بربادی کا ایک نام ہے بالکل جو یہ ہمارا ڈی آئی خان اور جنوبی اضلاع کا روڈ ہے۔ ریکویسٹ یہی ہے کمیٹی کے حوالے کر دیں تاکہ یہ مسئلہ جتنے بھی جنوبی اضلاع کے ممبرز ہیں ادھر آ جائیں گے اور اس پہ ڈسکشن کر لیں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! میرے خیال میں اس کو ریفر کریں، کرتے ہیں اس کمیٹی کو جو Inter Provincial Coordination کی کمیٹی ہے تو اس میں پھر یہ ساری چیز ڈیٹیل سے ڈسکس ہو جائے گی۔

جناب ریاض خان (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے مواصلات و تعمیرات): میں جناب سپیکر صاحب، سپیکر صاحب، مجھے اس پہ کوئی اعتراض نہیں ہے اگر Legally کوئی قانونی یہاں پر کچھ اس طرح کی وہ ہے نہیں جس طرح لاء منسٹر صاحب نے بولا ہے، بتایا ہے، فرمایا ہے تو مجھے کوئی اس پہ اعتراض نہیں ہے آپ بھیج دیں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Question No. 12762 may be referred to the concerned Committee of Coordination, Provincial Coordination Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Question No. 12762 is referred to the concerned Committee.

اچھا ہے اس کمیٹی کو بھی کوئی کام پہلی دفعہ مل گیا ہے۔ ہاؤس کی طرف سے اگر کچھ، نہیں ہاؤس سے تو پہلا کام ریفر ہوا ہے۔ کوسچین نمبر 12770، حمیرا خاتون صاحبہ۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، مجھے آپ کی رولنگ اس سوال کے بارے میں یاد ہے لیکن میری آپ سے یہ ریکویسٹ ہے کیونکہ میری Concerned Minister صاحب سے صبح بھی بات ہوئی ہے اور وہ لوگ اس پہ ورکنگ کر رہے ہیں، یہ سوال کافی Lengthy تھا اس کا جواب، تو آپ سے یہ ریکویسٹ ہے کہ آپ دوسرے سیشن کے لئے اس کو ڈیفر کر دیں تاکہ مجھے یہ جواب دوسرے سیشن میں آ جائے۔

جناب سپیکر: اوکے جی۔ ریاض خان صاحب! یہ میڈم آپ لوگوں کو بچا گئی ہے یہ میں بتاؤں۔

جناب ریاض خان (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے مواصلات و تعمیرات): جی شکریہ جناب سپیکر صاحب، ایک تو میں میڈم کا، جی، نہیں میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اس میں کوئی دو رائے نہیں ہیں، جواب آیا ہے یہاں پہ لیکن سسٹم میں نہیں ہے آج ہی آیا ہے، Lengthy تھا بہت بڑا لیکن پھر بھی میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپ سے بھی یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اگلے سیشن میں یہ ایجنڈے پہ ڈال دیں۔

جناب سپیکر: Okay, Question No. 12770 is deferred اور Next اس پہ لے آئے اس کو۔ Question No. 12772, Salahuddin Sahib. He is not around صلاح الدین صاحب آئے ہوئے ہیں؟

جناب صلاح الدین: جی جی۔ جی سر۔

جناب سپیکر: جی صلاح الدین صاحب۔

* 12772 _ Mr. Salahuddin: Will the Minsiter for Transport be pleased to state:

(a) If the Government is happy with the current deplorable state of Peshawar Transport System;

(b) Does the Governmnent intend to put things right;

(c) If yes then what will be the intention of Provincial Government improving?

Mr. Shah Muhammad Khan (Minsiter Transport & Mass Transit) (Replied by Special Assistant to Chief Minister on Higher Education): (a) No. the Provincial Government of Khyber Pakhtunkhwa is not happy with current situation Peshawar Transport System. The Provincial Government is trying hard to make thing on right way and to improve the transportation services. The Provincial Government of Khyber Pakhtunkhwa has initiated BRT Project with sole purpose of improving the Pecshawar City Transport Services. Moverover, the Provincial Govenmnet of Khyber Pakhtunkhwa has also directed the authorities to devise a Traffic Manangement Plan (TMP) for the whole City of Peshawar. Under this directive City of Peshawar has been devided into six Zones (A-F), for which the intial surveys are already conducted. TMP has provided short and long term solutions to the traffic problems of Peshawar City and this same has been shared with concerned authorities.

(a) Yes, Khyber Pakhtunkhwa Provincial Government intends to put this right.

(b) Khyber Pakhtunkhwa Government has started BRT and Transport Manangement Plan (TMP) with sole intention of improving road traffic condition in the City of Peshawar. The Peshawr BRT System is now fully functional with 158 Buses and all BRT Stations are funtional as well. The total number of BRT

feeder routes are seven (7) out of which five (5) feeder routes are completely operational and remaining three (2) are non-operational at the moment. The full system is not yet open and also various Covid-19 restrictions/SOPs are in place so actual ridership could not be ascertained. The average ridership/beneficianries per day in BRT System during Covid-19 restrictions is 175,000 per day and in the normal conditions and operation of remaining feeder routes will bring incredible increase.

Mr. Salahuddin: Thank you Mr. Speaker Sir, my Question was, whether the Government is happy with the Transport System and the Government itself it says No.۔ پشاور کی ٹرانسپورٹ سسٹم سے کیا گورنمنٹ خوش ہے؟ اور یہ کہتے ہیں کہ نہیں یہ ناخوش ہے، یہ خود بھی ناخوش ہے اس سے پھر ان کے لئے انہوں نے کیا Remedy یہ کہتے ہیں کہ They are working very hard، اب پتہ نہیں یہ Working hard ان کا کیا ہے؟ اس کے لئے انہوں نے Suggest کیا ہوا ہے کہ انہوں نے بی آر ٹی کو Introduce کرایا ہے۔ ٹھیک ہے بی آر ٹی اچھا ہے برا ہے وہ ایک الگ بات ہے لیکن یہ بی آر ٹی میرے علاقے، ہمارے سائیڈ پہ Right from Dara Adamkhel, from Matani onward to Kohat Bus stand وہاں پہ ان کی کتنی بسیں چلتی ہیں اور اگر ایک بھی بس نہیں چلتی تو کس کے لئے چھوڑا ہے انہوں نے، کب یہ وہ اس پہ کوئی عملدرآمد کریں گے، اس کے لئے ان کے پاس کوئی Plan ہے کوئی Plan انہوں نے نہیں دیا۔ اسی طرح پشتخرہ سائیڈ پہ ان کے پاس کوئی پلاننگ نہیں ہے۔ اور یہ میں نے پشاور Peshawar mean Peshawar District میں نے پورے پشاور ڈسٹرکٹ کے بارے میں بات کی ہے اور ان کا جواب یہ آیا ہے کہ یہ They are working very hard کہ وہ بڑی محنت کر رہے ہیں اب کس طرح محنت کر رہے ہیں ہمیں بھی ذرا پتہ چلے۔

Mr. Speaker: Kamran Bangash Sahib to respond, please.

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم واطلاعات): تھینک یو مسٹر سپیکر۔ صلاح الدین صاحب نے جو کوسچن پوچھا ہے بہت زیادہ Important ہے کیونکہ پشاور میٹروپولیٹن ہے پورے صوبے کا اور یہ بھی انہوں نے بالکل ٹھیک کہا ہے کہ جو بی آر ٹی ہے وہ صرف مین کوریڈور کو جو جی ٹی روڈ ہے اس کو یا خیبر روڈ ہے اس کو Cater کر رہا ہے اور ساتھ میں پانچ چھ فیڈر روٹس بھی ہیں تو سر، ان کی انفارمیشن کے لئے چونکہ جواب میں لکھا ہوا ہے اور ہم چونکہ گورنمنٹ ہیں اور ہم یہ سمجھتے ہیں تو As a

Peshawri ہم پہلے یہ بات کرتے ہیں کہ ٹرانسپورٹ سسٹم میں یا جو ٹریفک انجینئر نگ ہے اس میں Improvement کی گنجائش ہے ابھی، تو انہوں نے جو بات کی ہے ایک تو رینگ روڈ کی اگر آپ بات کر لیں تو رینگ روڈ کی Rehabilitation، رینگ روڈ کی جو Extension کے بارے میں ہمارے Plans ہیں وہ ساری چیزیں Already بالکل Advance stages میں ہیں جو Missing links ہیں یا جو سدرن بائی پاس، نار درن بائی پاس ہے، حیات آباد ڈی ٹور روڈ ہے، انہوں نے جو رینگ روڈ کی بات کی پشتخرہ سے وہ ساری چیزیں پھر Important جو اس Answer میں بھی یہاں پہ Mentioned ہے کہ Zone A to F وہ ہم نے ابھی کمپلیٹ کر دیا ہے جو پشاور کے اندرونی راستے ہیں، ان کو ہم نے Improve کر دیا وہاں پہ Encroachments ختم کر دی ہیں۔ یہ ٹریفک مینجمنٹ پلان کا پورا حصہ ہے۔ Beside these things ہم As a Peshawar کے ایم پی اے ہم ان کے Suggestions کو بھی سننا چاہتے ہیں اگر ان کے کچھ ہیں۔ وہ اگر مزید Improvement کی بھی بات کریں کیونکہ ہم بطور ایک پشاور کے سیٹزن ہم سمجھتے ہیں کہ بی آر ٹی کا پورا ایک Ecosystem ہے، ہم صرف 158 Buses نہیں ہیں بلکہ سات فیڈر روٹس سے Approved ہو چکے ہیں، ساتھ میں رینگ روڈ میں یہ جن ایریاز کی بات کر رہے ہیں فیوچر میں ہم وہاں پہ Extend کریں گے بلکہ ہمیں جب بی آر ٹی کو Inaugurate کیا ہم نے تو ہمیں نوشہرہ سے، چارسدہ سے، مردان سے بھی ریکویسٹ آنا شروع ہوئی کہ ہمیں بھی Directly feeder route کے ساتھ Connect کر دیا جائے اور، یعنی ہمیں بھی فیڈر روٹس ڈکلیئر کر دیا جائے۔ تو یہ پورا ایک Ecosystem ہے، اس میں ہم مزید ان کے ایریاز کے بارے میں بھی کام کر سکتے ہیں۔ کوہاٹ روڈ کا Already جو کوہاٹ روڈ کا ایریا ہے، وہاں پہ فیڈر روٹس بن چکا ہے، چارسدہ روڈ کا فیڈر روٹ بن چکا ہے، حیات آباد کا فیڈر روٹ فنکشنل ہے، اس میں ہم پورے پشاور کو Cater کر رہے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ زون اے سے زون ایف تک ٹریفک مینجمنٹ پلان بھی ہے But still ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس میں مزید Improvement کی گنجائش ہے As a Peshawar MPA ہم ان کو ویلکم کرتے ہیں، اگر ان کے Suggestions ہیں تو ہم ان کو ضرور Incorporate کریں گے۔ تھینک یو جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو جی صلاح الدین صاحب، صلاح الدین صاحب۔

<u>جناب صلاح الدین:</u> تھینک یو سر، کہ ہم عمل بھی دیکھنا چاہیں گے یہ انہوں نے زون ایف کی بات کی ہے اور Suggestion کی بات کی ہے، ان کی نیت پہ بھی ہمیں کوئی شک نہیں ہے لیکن یہ ہے کہ ابھی تک

عملی کام ہمارے علاقوں میں نہیں ہوااور ہم ان سے ریکویسٹ کریں گے گورنمنٹ سے کہ یہ بی آر ٹی سسٹم اب میں اس کی اچھائی یا برائی پہ نہیں لیکن اگر یہ ہے تو یہ میرے علاقے تہکال تک Extend کر دیا جائے اور اس پہ مجھے کوئی ٹائم فریم بھی دیا جائے کہ کب تک یہ تہکال تک اس کو Extend کریں گے۔

جناب سپیکر: جی کامران بنگش صاحب۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم واطلاعات: سر، دیکھیں ہم اس بات کو سمجھتے ہیں صلاح الدین بھائی ہیں ہمارے انہوں نے خوامخواہ جو ہے وہ اپوزیشن کا Role بھی Play کرنا ہے Of course اور ہم اس چیز کو Deny نہیں کرتے But یہ کہنا کہ عملدرآمد نہیں ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ موجودہ صوبائی حکومت یا اس سے پہلے جو صوبائی حکومت ہے اب ہر صورت میں یہ نہیں چاہتا کہ ماحول کسی صورت وہ ہو جائے لیکن Reality یہی ہے کہ پشاور میں اگر کام ہوا ہے تو یہ پچھلے سات آٹھ سالوں میں ہوا ہے وہ اگر آپ ٹریفک مینجمنٹ کی بات کریں، اگر آپ پارکس کی Rehabilitation کی بات کریں، اگر باغات کی Rehabilitation کی بات کریں، اگر روڈ انفراسٹرکچر کی بات کریں، اگر گراس روٹ ڈیویلپمنٹ کی بات کریں اور جو اگلے دو سال کا ہمارا پلان ہے کہ پشاور میں ہم ان شاء اللہ مجھے اکبر ایوب صاحب نے کہا ہے ہم ان شاء اللہ سو (100) ارب روپے پشاور میں لگائیں گے Hundred billion rupees آپ پی ڈی اے کو دیکھ لیں، ریگی ماڈل ٹاؤن کو دیکھ لیں اور پچھلا آپ، آپ کے ساتھ ہم شیئر کرتے ہیں، پچھلا ہم نے جو کام کیا آپ عمل کی بات کر رہے ہیں تو عمل ہم آپ کو دکھا دیں گے ان شاء اللہ اور جو آپ بات کر رہے ہیں کوہاٹ بس سٹینڈ جو ہے، کوہاٹ بس اڈہ وہاں تک Regularly feeder route جو ہے وہ فنکشنل ہے۔ اگر یہ جانا چاہتے ہیں تو جا بھی سکتے ہیں ہمارے بھائی ہم اس کی مزید Extension کریں گے Based on feasibility وہاں کی ہم ٹریفک Flow کو دیکھیں گے، وہاں سے جو لوگ آتے ہیں جن کی سٹی میں جو ضروریات ہیں، یہ ساری چیزیں ہم نے دیکھنی ہوتی ہیں۔ تو ہم صرف تہکال کو ایک Benchmark بنا کر یہ نہیں کہہ سکتے کہ پشاور میں کام نہیں ہوا یا پشاور میں کوئی عمل نہیں ہوا، پشاور میں یقیناً عمل ہوا ہے پشاوریوں کو نظر آ رہا ہے، آپ کی جو Concerns ہیں ہم ان کو بھی ایڈریس کریں گے۔ میں نے کہا ہے کہ پشاور کے ساتھ ساتھ نوشہرہ، چارسدہ، مردان، صوابی وہاں سے بھی Requests آ رہی ہیں تو ہم ان کو ان شاء اللہ Consider کریں گے۔ تہکال کے ساتھ میں یہ سمجھتا ہوں کہ گلبہار کا فیڈر روٹ بھی کیونکہ میرا حلقہ ہے، فقیر آباد کا فیڈر روٹ بھی ہونا ضروری ہے لیکن یہ ساری چیزیں With the passage of

ہوں گی یقیناً میں بھی یہ نہیں کہہ سکتا اکبر بھائی کو کہ جی یہ یا ٹرانسپورٹ منسٹر کو کہ یہ آپ مجھے ٹائم time لائن دیں یہ یقیناً ساری Requirements کو Inflow کو Outflow کو دیکھنا ہوتا ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> مطلب یہ ہے کہ یہ آپ کے پلان میں شامل ہیں یہ سارے ایریاز، تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 12821، خوشدل خان صاحب۔

* 12821 _ <u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2015 میں بلدیاتی انتخابات کے نتیجے میں پی کے 70 پشاور V اور پی کے 71 پشاور VI میں ویلج کونسلز / نیبر ہوڈ کونسلر کو ہر مالی سال میں ترقیاتی فنڈز دیئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2015 سے 2019 تک سالانہ کی بنیاد پر جاری شدہ ترقیاتی فنڈز کی تفصیل ویلج کونسل وائز اور نیبر ہوڈ کونسل وائز بمعہ تحریری دستاویزات فراہم کی جائے؟

<u>جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی، پارلیمانی امور و انسانی حقوق):</u> (الف) جی ہاں۔

(ب) سال 2015 سے لے کر 2019 تک سالانہ کی بنیاد پر جاری شدہ ترقیاتی فنڈز کی تفصیل ویلج کونسل وائز اور نیبر ہوڈ کونسل وائز بمعہ تحریری دستاویزات لف ہیں۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> سپیکر صاحب، شکریہ۔ سپیکر صاحب انہوں نے جو ہمیں جواب دیا ہے جو کچھ میں نے مانگا ہے اس کے مطابق جواب نہیں ہے انہوں نے جان چھڑانے کی کوشش کی ہے۔ اب میرا جو (ب) کا ہے "اگر (الف) کا جواب اس بات میں ہو تو سال 2015 سے 2019 تک سالانہ کی بنیاد پر جاری شدہ ترقیاتی فنڈز کی تفصیل ویلیج کونسل وائز اور نیبر ہوڈ کونسل وائز بمعہ تحریری دستاویزات فراہم کی جائے"۔ انہوں نے دو Pages دیئے ہیں اور صرف یہ Show کیا ہے کہ فلاناں ویلیج کونسل کو اتنا رقم فلاناں سال ملا ہے اتنا اب، ان کی ڈیٹیل تو نہیں دی گئی ہے کہ اب ان کا، آپ نے مطلب ہے کہاں استعمال کیا ہے، یوٹیلائزیشن کس طرح ان کی ہوئی ہے اور ان کی دستاویزات کیا ہیں؟ یہ تو انہوں نے مجھے فگرز بھیجے ہیں کہ اتنے مطلب ہے وی سی کو ملا ہے، اتنا وی سی کو ملا ہے تو یہ کوئی جواب ہے۔ پہلے میں سر، آپ سے ریکویسٹ کروں گا کہ یہ تو آپ کی سیکرٹریٹ کی بھی ڈیوٹی ہوتی ہے کہ اگر ایک Question incomplete ہو یا ان کے ساتھ Proper documentary نہ ہو، Documented نہ ہو تو چاہیئے یہ تھا کہ واپس کر دیں اور ڈیپارٹمنٹ سے اس کی تفصیل مانگے یہ تو نہیں کہ وہ ٹیبل کر دیں اسمبلی کے

سامنے لائیں اور پھر ہم مطلب ہے یہاں تو میری اس میں یہ گزارش ہو گی اور منسٹر صاحب سے بھی یا تو اس کو کمیٹی کو بھیج دیں تاکہ ہم اس کو Thrashout کر لیں تاکہ سارا ریکارڈ لائے کہ آپ نے یہ کس طرح استعمال کی ہوئی ہے، نہیں ہوئی ہے، کتنی اس میں Saving ہوئی ہیں کن لوگوں کو دیا گیا ہے۔ دوسری بات یہ کہ کیا مطلب ہے Documents کیا ہیں، اس کی فراہم کی جائے اور یا مطلب ہے اسی ڈیپارٹمنٹ کو بلا کر مطلب ہے اس کو ہم ڈسکس کر لیں کہ یہ یہ کیا چیز ہے۔ میرا تو پوچھنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ رقم کتنی ہے، میرا تو یہ ہے کہ آپ نے یوٹیلائزیشن کس طرح کیا ہے؟ کتنا ملا ہے، کس کو دیا ہے، کس طرح دیا ہے، Saving کتنی ہوئی ہے؟ تو یہ مطلب ہے جواب یہ تو سر، نہیں ہے کہ میں ایک پوچھتا ہوں تو آپ مجھے وہی جواب مطلب دے دیں اور آپ جان چھڑائیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی اکبر ایوب صاحب۔

<u>جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی، پارلیمانی امور و انسانی حقوق)</u>: جی شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: اسی مسئلے میں، میر کلام صاحب، میر کلام صاحب۔

<u>جناب میر کلام خان</u>: تھینک یو جناب سپیکر۔ میں اکبر ایوب صاحب کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ بلدیات کے ہمارے Merged Districts کا یہ جو نیا Setup آیا ہے وہاں پہ ٹی ایم ایز کا، اس میں نارتھ وزیرستان میرے حلقے کا میران شاہ کے ٹی ایم اے 1964 میں بنا ہے 1964 میں اس کے مقابلے میں جو نئے بنے ہیں، اس کو دو تین لاکھ روپوں کی وہ تنخواہ ان چیزوں کی ضرورت ہوتی ہیں اور اس کے لئے 28/29 لاکھ کی ضرورت ہوتی ہے لیکن یہاں ڈیپارٹمنٹ سے ان کے برابر پیسے جاتے ہیں تو ان کی تنخواہ بھی باقی ہے اور ان کو Reconsider کر لیں کہ اس کے لئے کچھ نہ کچھ کر لیں۔ تھینک یو جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی اکبر ایوب صاحب، صلاح الدین صاحب سپلیمنٹری۔

<u>Mr. Salahuddin</u>: Thank you Mr. Speaker Sir, as this relate to PK-70 and 71 and 71 I am representing, may I asked the honourable Minister کہ یہ جو فنڈ تھا اس میں Leftover fund تھا کہ نہیں تھا اور پھر باقی صوبے میں اور PK-71 اور 70 میں وہاں پہ یہ Leftover fund کس طرح استعمال ہوا تھا، کس کے Through استعمال ہوا تھا؟

<u>جناب سپیکر</u>: جی اکبر ایوب صاحب۔

وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: جی شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، خوشدل خان نے سوال میں کہا ہے کہ ترقیاتی فنڈ کی تفصیل ویلج وائز اور نیبر ہوڈ کونسل وائز جمع کرا دیں تو جو جو پیسے دیئے گئے ہیں وہ جمع کرا دیئے گئے ہیں۔ جناب سپیکر، یہ تو ویلج کے فنڈز ہیں اس میں تو ایک ایک لاکھ اور پچاس پچاس ہزار روپے کی سکیمیں ہوتی ہیں وہ تو پھر ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ ہی ہم بٹھا سکتے ہیں تاکہ ان کو، ہم اسسٹنٹ ڈائریکٹر پشاور کو ڈائریکٹ کر دیں گے کہ ان کے ساتھ میٹنگ کر لیں اور ہر، چونکہ یہ تو کونسلرز نے جناب سپیکر، فنڈز استعمال کئے ہوئے ہیں تو ہر چیز کی تفصیل ان کو دے دیں اور صلاح الدین خان نے جہاں تک بات کی ہے یہ Savings کی بات کر رہے ہیں جی بالکل جناب سپیکر، ہر جگہ Saving تھی تو ہم نے تو ہر جگہ پہ یہی کہا ہے جی کہ اپنے جو جو جہاں Savings ہیں آپ متعلقہ جو Representatives ہیں ان سے آپ مشاورت کر کے اور جو چھوٹے چھوٹے کام ہیں جو تھوڑی تھوڑی Saving تھی ہر ویلج میں، کہیں لاکھ روپے کہیں دو لاکھ روپے کہیں تین لاکھ روپے اس کو استعمال کر لیں۔ اگر ان کی نہیں ہوئی تو میں ڈیپارٹمنٹ کو ڈائریکٹ کرتا ہوں کہ ان سے اگر کوئی Saving ہے تو سکیمز لے لیں اور ان کو بے شک ٹینڈر کر دیں اور استعمال کریں آپ اور جہاں تک میرے بھائی کی بات ہے وہ بالکل Genuine بات ہے میر انشاء کیونکہ پرانائی ایم اے ہے تو لازمی بات ہے اس کے اخراجات زیادہ ہوں گے تو یہ چیز میں نے نوٹ کر لی ہے تو ہم Make sure کریں گے کہ آپ کو آپ کے جو تنخواہیں ہیں اور جو اخراجات ہیں اس کے مطابق جناب سپیکر، یہ نئی ٹی ایم ایز ہیں Merge districts کی لازمی بات ہے، ان کا ابھی تک اس طرح کوئی Income نہیں ہے کچھ نہیں ہے تو صوبائی حکومت ان کو سپورٹ کر رہی ہے In the shape of funding to weak TMAs تو ان کو ہم ان شاء اللہ سپورٹ کریں گے جو بھی ان کی ضرورت ہوئی تو خوشدل خان میں اے ڈی کے ساتھ آفس کے ساتھ آپ کی میٹنگ کرا دوں گا آپ تمام تفصیل آپ کو مہیا کر دیں گے جی تھینک یو جی۔ نہیں اس میں کوئی مسئلے کی بات نہیں ہے وہ فنڈز ہم نے تو نہیں لگائے یہ وہ کونسلرز نے ہی لگائے ہیں وہ آپ کو تفصیل دے دیں گے۔ اچھی بات ہے آپ بھی چیک کریں اگر کہیں کام صحیح نہیں ہوا کچھ نہیں ہوا تو وہ آپ کے نظر میں تو چیز آئے گی نا جی۔ تو اس میں یہ آپ کا رائٹ بنتا ہے۔

جناب سپیکر: جی خوشدل خان صاحب۔ تھینک یو۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: I agree with him لیکن سر، آپ اس پر رولنگ دے دیں کہ ان کو ڈائریکشن دی جائے اے ڈی کو وہ بمعہ ریکارڈ کے میرے ساتھ بیٹھ جائیں ایسا نہیں کہ پھر آپ کو پتہ ہے کہ یہاں پر تو سب کچھ ہوتا ہے پر عمل میں تو کچھ نہیں ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں منسٹر صاحب نے خود ایشورنس دے دی ہے اور Minister Sahib make it sure جو بات آپ نے کی ہے۔

وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: Within a week ان کے ساتھ بیٹھیں گے ان شاءاللہ .With in the week

جناب سپیکر: ٹھیک ہے تھینک یو۔ مسٹر سراج الدین صاحب، کوئسچن نمبر 12980، سراج الدین صاحب۔

* 12980 _ جناب سراج الدین: کیا وزیر ہاؤسنگ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ وزیر اعظم پاکستان نے سرکاری ملازمین اور بے گھر افراد کے لئے مکانات کی تعمیر کا اعلان کیا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ سکیم کے تحت خیبر پختونخوا میں کن مقامات پر کتنے مکانات کی تعمیر حکومت کے زیر غور ہے؛

(ii) وزیر اعظم پاکستان کے اعلان کردہ ہاؤسنگ سکیم کے تحت تعمیر ہونے والے مکان کا رقبہ اور تعمیر پر کتنی لاگت آئے گی اور یہ منصوبہ کب تک مکمل کیا جائے گا۔ نیز سرکاری مکانات ملازمین اور عام شہریوں کو کس طریقہ کار کے تحت الاٹ کئے جائیں گے مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امجد علی (وزیر ہاؤسنگ): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) محکمہ ہاؤسنگ پی ایچ اے کے تحت خیبر پختونخوا میں جلوزئی ہاؤسنگ سکیم نوشہرہ میں 150 کنال اراضی پر نیا پاکستان ہاؤسنگ اینڈ ڈیویلپمنٹ اتھارٹی اسلام آباد کے ساتھ مشترکہ فلیٹس تعمیر کرنے کا منصوبہ زیر غور ہے۔ MOU کے مطابق 1230 فلیٹس تعمیر کیے جائیں گے۔ ہر فلیٹ کا رقبہ 780 مربع فٹ ہو گا اور ہر فلیٹ کی لاگت 25 لاکھ روپے ہو گی۔ یہ فلیٹس خیبر پختونخوا کے باشندوں اور سرکاری ملازمین کو جن کی ماہانہ آمدنی 40 ہزار سے کم ہو الاٹ کئے جائیں گے اور مختلف بینک وزیر اعظم کی ہدایت

کے مطابق انتہائی خدمات کے معاوضے پر قرضہ کی فراہمی کریں گے جس کی کٹوتی متعلقہ الاٹی سے اگلے 20 سال کے عرصہ میں آسان ماہانہ اقساط کی صورت میں کی جائے گی۔

(ii) پشاور سوڑیزئی کے مقام پر پی ایچ اے (خیبر پختونخوا) اور پی ایچ اے (فاؤنڈیشن) اسلام آباد کے اشتراک سے پی ایچ اے ریذیڈینشاء پشاور کے نام سے سرکاری ملازمین (وفاقی اور صوبائی خیبر پختونخوا) کے عوام کے لئے 8500 کنال اراضی پر گرے سٹرکچر گھروں کی تعمیر کا منصوبہ شروع کیا گیا ہے۔ اس منصوبے کے تحت مختلف سائز کے 8000 مکانات قرعہ اندازی کے ذریعے کامیاب افراد کو الاٹمنٹ لیٹر جاری کئے جا چکے ہیں فی مکان کا رقبہ اور قیمتیں درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	تفصیلات	کوٹہ
1	صوبائی سرکاری ملازمین (خیبر پختونخوا)	30%
2	وفاقی سرکاری ملازمین	20%
3	جنرل پبلک	35%
4	خیبر پختونخوا کے ضم شدہ اضلاع (فاٹا)	5%
5	خصوصی افراد	1%
6	وزارت ہاؤسنگ اینڈ ورکس/پی ایچ اے ایف/خیبر پختونخوا ایچ اے/ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ خیبر پختونخوا	2%
7	سمندر پار پاکستانی	5%
8	میڈیا	2%

کیٹیگری	رقبہ	قیمت	گھروں کی تعداد
Cat-1	50x90	11450527	900
Cat-11	40x80	9056276	1800
Cat-111	30x60	5887394	2800
Cat-iv	25x50	3314886	2500
ٹوٹل			8000

جناب سراج الدین: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، سرکاری ملازمین اور صوبہ کے بے گھر افراد کو رہائشی سہولت کی فراہمی کے سلسلے میں وزیر اعظم پاکستان کی اعلان کردہ ہاؤسنگ سکیم کے حوالے سے میرے پوچھے گئے سوال کے جز (ب) میں جو تفصیل فراہم کی گئی ہے اس کے مطابق اس سکیم کے تحت فلیٹس اور مکانات کی تقسیم کے لئے کوٹہ مقرر کیا گیا ہے جس میں Merged اضلاع کا کوٹہ صرف پانچ فیصد ہے جبکہ سمندر پار پاکستانیوں کا کوٹہ بھی پانچ پرسنٹ ہے اور اس کے مقابلے میں وفاقی ملازمین کا کوٹہ بیس فیصد ہے۔ اس حوالے سے میرا ضمنی سوال منسٹر صاحب سے یہ ہے کہ آیا وزیر اعظم پاکستان کے اعلان کردہ ہاؤسنگ سکیم کے تحت Merged اضلاع کا کوٹہ پانچ فیصد سے بڑھانے کی کوئی تجویز زیر غور ہے چونکہ قبائلی اضلاع گزشتہ 74 برسوں سے مسلسل پسماندگی میں اور ہمارے سارے لوگ ابھی تک بے گھر ہیں تو ہماری یہ ریکویسٹ ہے کہ ہمارا یہ جو پانچ پرسنٹ ہے اس کو مطلب ہے کہ بڑھا کے بیس پرسنٹ کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی نثار خان صاحب، سپلیمنٹری۔ نثار مہمند صاحب۔

جناب نثار احمد: شکریہ صاحب۔ میری گزارش ہے کہ یہ جو ہمارے لئے کوٹہ مختص کیا گیا ہے یہ انتہائی کم ہے کیونکہ ہماری آبادی جو ٹوٹل بنتی ہے 55 لاکھ آبادی ہے ہماری اور اس میں ہمیں صرف پانچ فیصد کوٹہ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ہم نے جو دہشتگردی کی لہر جنگ میں ہم نے جو آئی ڈی پیز ہوئے ہیں ہم بے گھر ہوئے ہیں ابھی بھی ہمارے علاقوں میں سروے نہیں ہوئے ہیں ہمارے گھر ویسے پڑے ہوئے ہیں۔ تو اگر اس طریقے سے دیکھا جائے کہ جو کوٹہ ہمیں مختص کیا گیا ہے تو میرے خیال میں یہ انتہائی کم ہے اور Merged اضلاع کے زخموں پر مرہم پٹی لگانے کے لئے اس کوٹہ کو Improve کیا جائے۔ تھینک یو سر۔

Mr. Speaker: Ji Dr. Amjad Khan Sahib! Respond please.

جناب امجد علی (وزیر ہاؤسنگ): شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ چونکہ سراج الدین ایم پی اے صاحب نے جو کوسچن کیا ہوا تھا اس کا تفصیلاً جواب ان کو ملا ہے لیکن جو نثار صاحب کا ضمنی کوسچن ہے اور سراج الدین صاحب کا ہے کہ یہ جو پانچ پرسنٹ ضم اضلاع کے لئے کوٹہ دیا ہے تو یہ بہت کم ہے۔ تو یہ میں آپ کے اطلاع کے لئے بتا دوں کہ جو پانچ پرسنٹ کوٹہ ہے یہ چونکہ آپ کو پتہ ہے کہ 2018 سے یہ سکیمیں جاری تھیں پھر جب ضم اضلاع کی بات آئی تو ہم نے ان کو اس پہ Agree کیا کہ ان سکیموں میں ضم اضلاع کے لئے پانچ پرسنٹ کوٹہ رکھا جائے گا۔ اس کے علاوہ ابھی اس اے ڈی پی میں 22-2021 میں ہم نے ضم اضلاع کے لئے الگ سکیمیں رکھی ہوئی ہیں، سی ایم صاحب نے اس کی Approval دی ہے اور

باقاعدہ طور پر اے ڈی پی میں ہیں۔ تو ضم اضلاع کے لئے ہم خیبر میں بھی، مہمند میں بھی، باجوڑ میں بھی، وہاں پہ Already ہم نے وہاں کے DCs کو ایک سال، ڈیڑھ سال پہلے لکھا ہوا تھا کہ ہمیں ایسی جگہ Identify کریں تاکہ ہم وہاں پہ ضم اضلاع کے لئے سکیمیں کریں تو تقریباً کوئی چار اضلاع سے ہمیں Identification ہوئی ہے، وہاں پہ ہمارے ڈی جی صاحب ہمارا ٹیکنیکل سٹاف وہاں پہ گیا ہے، ڈی سی صاحب تو ان شاء اللہ بہت جلد وہاں کے لئے ہم Full fledged سکیمیں بنائیں گے ان شاء اللہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی سراج الدین صاحب۔

<u>جناب سراج الدین</u>: ٹھیک ہے جناب سپیکر صاحب، اگر ان لوگوں کے ایسے منصوبے ہیں اور جو ہمارے Merged اضلاع میں ان کے ترقیاتی سکیمیں شامل ہیں تو اچھی بات ہے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you very much. Mr. Inayat Ullah Khan Sahib, Question No. 13095.

* 13095 _ <u>جناب عنایت اللہ</u>: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) بی آر ٹی کے لئے کتنا قرضہ لیا گیا؛

(ب) جس وقت قرضہ لیا جا رہا تھا اس وقت ڈالر کی قیمت پاکستانی روپوں میں کیا تھی اور اب ڈالر کی قیمت کیا ہے۔ نیز اس حساب سے اگر ڈالر کو روپے میں Convert کیا جائے تو روپے کی Devaluation کی وجہ سے قرضہ میں کتنا اضافہ ہوا ہے، تفصیل فراہم کیا جائے؟

<u>جناب شاہ محمد خان (وزیر ٹرانسپورٹ وماس ٹرانزٹ)</u>: (الف) بی آر ٹی کے لئے ٹوٹل 53,320 ملین پاکستانی روپے لیا گیا ہے۔

(ب) اوریجنل پی سی ون کے مطابق اے ڈی بی سے 400 ملین امریکی ڈالر 104.7 پاکستانی روپے کے حساب سے قرض لیا گیا ہے جبکہ ترمیم شدہ پی سی ون کے مطابق اے ڈی بی سے مزید 8.384 ملین امریکی ڈالر بمطابق 112 پاکستانی روپے جبکہ اے ایف ڈی سے 75 ملین یورو بمطابق 140 پاکستانی روپے قرضہ لیا گیا۔ اس وقت روپے کی قدر کا اندازہ لگانا قبل از وقت ہوگا کیونکہ قرضے کی ادائیگی سن 2023 سے شروع ہو کے سن 2042 میں ختم ہو گی۔ قرضے میں اضافہ یا کمی کا دارومدار روپے کے مقابلے میں امریکی ڈالر /یورو کی بلندی یا مندی پر منحصر ہے۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ بی آر ٹی کے قرضے کے حوالے سے سوال ہے اور میرا خیال ہے کہ میرے سوال کا جواب انہوں نے نہیں دیا ہے۔ جو میں نے

سوال کیا ہے کہ آپ نے جو قرضہ لیا تھا اس وقت ڈالر کی قیمت کیا تھی، پاکستانی روپے کے حساب سے ڈالر کی قیمت کیا تھی اور اس وقت موجودہ وقت میں ڈالر کی قیمت کیا ہے اور اس وقت اگر آپ جو قرضہ لیا گیا ہے اس کو Convert کریں گے تو موجودہ وقت میں یہ قرضہ کتنا آتا ہے۔ انہوں نے یہ Portion تو بتادیا ہے کہ اس وقت 104 روپے Per Dollar تھا، یعنی جو 400 ملین امریکی ڈالر قرضہ لیا گیا تھا اس وقت 104 روپے پہ ڈالر تھا۔ بعد میں 8.3 ملین ڈالر امریکی قرضہ لیا گیا تو اس وقت 140 روپے ڈالر کی قیمت تھی لیکن انہوں نے کہا ہے کہ 2042 تک ڈالر میں Fluctuation آئے گی اور اس لئے Predict نہیں کیا جاسکتا ہے کہ 2042 کے اندر یہ قرضہ کتنا ہو گا جبکہ میرا سوال اس وقت جو Current situation ہے اس کے حوالے سے تھا، یہ تو Simple سوال تھا یعنی آپ 400 ملین ڈالر آپ نے قرضہ لیا ہے 8.3 ملین ڈالر آپ نے دوبارہ لیا ہے۔ آپ ان کو 162 پر ضرب دے دیتے اور Simply بتادیں کہ اس وقت یہ قرضہ اتنا ہے تو اس Simple سوال کو آپ نے، اس کا جواب آپ نے نہیں دیا ہے، یعنی اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ نے اس لئے نہیں دیا ہے کہ اس کا Volume پھر بڑھ جاتا ہے، یعنی میں نے اس کی Calculation کردی ہے یہ کوئی 82 بلین روپے بنتے ہیں جو Loan portion ہے اور اس کے ساتھ اگر آپ پاکستان کا، ہمارے اپنی KP کا Contribution ہے اس کو بھی Add کریں گے تو یہ Hundred billion کو Touch کرتا ہے یعنی تھوڑا کم Hundred billion سے آتا ہے۔ تو اس لئے اس چیز کو Avoid کرنے کے لئے انہوں نے یہ Calculation نہیں کی ہے۔ میں منسٹر صاحب کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ جو میری Contention ہے اس کے بارے میں مجھے Respond کریں کہ بھئی اس وقت میں جو Calculate کر رہا ہوں کیا یہ درست ہے کہ اس وقت یہ قرضہ آپ نے جواب نہیں دیا ہے لیکن میں نے آپ کے لئے Calculate کرکے آپ کو بتادیا کہ 82 بلین پاکستانی Rupees میں اس وقت بنتا ہے 162 کے حساب سے اور اگر آپ جو پاکستانی آپ کی Contribution ہے اس صوبے کی Contribution ہے اس کو Add کریں گے تو It will be touching hundred billion۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: سر!

<u>جناب سپیکر</u>: احمد کنڈی صاحب سپلیمنٹری۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: سر! بڑا اہم سوال کیا ہے عنایت اللہ صاحب نے، ہمیشہ بڑی اس صوبے کے حوالے سے بڑے اہم سوالات لاتے ہیں۔ میں تھوڑا سا اس کو Simple کر دیتا ہوں اور یہ جواب دیا گیا مجھے اس پہ بھی

اعتراض ہے۔ ہم بار بار ان کے نوٹس میں لاتے ہیں، آپ کے نوٹس میں لاتے ہیں کہ یہ لوگ کام نہیں کرتے ان میں اہلیت ہے لیکن یہ لوگ کام نہیں کرتے ہیں کیونکہ ان کی سنجیدگی نہیں ہے۔ ہمیں انہوں نے وائٹ پیپر دیا ہے 2020-21 کا جس میں یہ تمام جتنے بھی Debt ہے اس کی پوری Project wise details تھیں، اس سال انہوں نے Debt کی ڈیٹیلز دی ہیں لیکن Project wise نہیں دی۔ 2020-21 کا جو وائٹ پیپر ہے وہ Debt کی جو Dates ہیں اور یہ جو Dates ہیں یہ مختلف ہیں۔ یہ لوگ چیک کر لیں اور میں کنفرم ہوں، میں Sure ہوں کہ بھئی انہوں نے غلط دیا ہے یہ جواب، یہ فگرز بھی غلط ہیں یہ واپسی کی ادائیگی کی جو Dates ہیں یہ بھی غلط ہیں میں اس کو چیلنج کرتا ہوں اور جہاں تک سوال کا جواب ہے تو 165 پہ ڈالر جارہا ہے بڑا اچھا سوال تھا لیکن انہوں نے سوال کو Kill کرنے کی کوشش کی ہے لیکن یہ بڑی Constructive بات ہے اگر صرف ساٹھ روپے کا بھی فرق آئے کیونکہ 104 روپے یہ خود مان رہے ہیں کہ اس وقت ڈالر تھا آج کے دن 165 پہ ڈالر جارہا ہے۔ اگر ساٹھ روپے کا فرق بھی آپ ڈالیں، اس کو 500 ملین ڈالر سے اگر آپ Multiply کریں تو یہ 30 ارب روپے بنتے ہیں کتنے سر، 30 ارب روپے آج کا فرق ہے۔ 2042 میں ہم نے اس کو واپس کرنا ہے چالیس قسطوں میں واپس کرنا ہے۔ ان کے فگرز بھی غلط ہیں سوال کو بھی یہ لوگ Kill کرتے ہیں۔ تو ہم کہاں سے سر، اپوزیشن ان کو چیک کرے گی کہاں سے ہم ان کی اکائی کا احتساب کریں گے۔ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی منسٹر صاحب، کامران بنگش صاحب۔

<u>جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم واطلاعات):</u> سر، شکریہ آپ کا۔ عنایت اللہ صاحب نے اور احمد کریم کنڈی صاحب نے جو باتیں Add کی ہیں دیکھیں سپیکر صاحب، یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے اس کو یہ رنگ دینا کہ گورنمنٹ حقائق کو چھپا رہی ہے ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میں اگر آپ کو بتاؤں تو یہ جو Agreements ہیں اس وقت عنایت اللہ صاحب ہمارے سینئیر ہیں میرے تو He is my predecessor وہ لوکل گورنمنٹ میں رہ چکے ہیں اور ان سے ہم بہت کچھ سیکھتے ہیں He was Minister Local Government and Senior Minister at that time۔ تو مسٹر سپیکر، اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ ہم چھپائیں ان کے سامنے ڈیپارٹمنٹ کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ Devaluation کو وہ کریں، وہ ڈالر کے ریٹس کو دیکھیں، یہ انہوں نے جو Calculation کی ہے یہ Satisfied ہیں کہ انہوں نے ٹھیک کیا تو ٹھیک کی ہو گی انہوں نے تو ایسی کوئی

بات نہیں ہے۔ جو احمد کریم کنڈی نے بات کی ہے وہ بڑی Important ہے اگر کسی جگہ پہ ان کو Facts and figures سے ایشو ہے تو ہم ڈیپارٹمنٹ سے اس کے اوپر جواب مانگ لیتے ہیں۔ کسی جگہ پہ انہوں نے جو Debt profiling کی بات ہے وہ سب سے پہلے خیبر پختونخواحکومت نے ساری چیزیں پبلک کے سامنے اور اپوزیشن کے سامنے میڈیا کے سامنے ہم نے رکھ لی ہیں Receipts اور Expenditure اور جو جو ڈاکیومنٹس ہم نے پہلی دفعہ شیئر کی ہیں پبلک کے ساتھ کسی اور صوبے نے نہیں کی ہے تو مسٹر سپیکر، یہ کریڈٹ آپ دیں کہ جو یہ فگرز دے رہے ہیں وہ بھی خیبر پختونخواحکومت نے دیئے ہیں باقی جو قرضوں کا اور پورا سسٹم ہوتا ہے وہ مسٹر سپیکر، صرف صوبے کی حد تک نہیں ہوتی بات۔ اس وقت ہم اپوزیشن میں تھے فیڈرل گورنمنٹ میں وہ ساری چیزیں Through proper channel اور فورم سے ہو کر گزرتی ہیں، ان ساری چیزوں کی Analysis ہو جاتی ہیں۔ 2023 کے بعد ڈیپارٹمنٹ نے یہ کہا ہے کہ قرضے کی واپسی شروع ہو جائی گی وہ ساری ڈیٹیلز کنڈی صاحب کے پاس ہے پھر بھی اگر ان کو کسی جگہ پہ کوئی Doubts ہیں تو وہ بتائیں ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ہم یہ ایشورنس دیتے ہیں کہ کوئی چیز چھپے گی نہیں۔ کوئی کوئسچن ہم Kill نہیں کر رہے ہیں جو انفارمیشن چاہیئے تھی اس وقت کی ڈیٹیلز انہوں نے دی ہیں کہ 104 روپے 7 پیسے، 112 روپے اور جو فرنچ ایک ادارہ ہے ان سے جو لی ہوئی ہے 75 ملین یورو، ان کی بھی ڈیٹیلز بتائی ہوئی ہیں تو اس میں کوئی وہ نہیں ہے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ یہ سوال جس وقت انہوں نے Place کیا ہو اس وقت 150 روپے ریٹ ہو ڈالر کی یا 152 روپے، اب ڈالر کی روزانہ کی بنیاد پر جو Fluctuation ہوتی ہیں تو اگر وہ فگرز ڈیپارٹمنٹ دے دیتی تو پھر پرابلم ہوتی ہم بھی ان سے پوچھتے تو انہوں نے اپنے تئیں جس وقت Loan لیا تھا اس وقت کی ڈیٹیلز دی ہیں باقی تو یہ Simple calculation ہے Calculator اٹھا کر بھی بندہ کر سکتا ہے اور جیسے انہوں نے کہا کہ انہوں نے کی ہو گی Calculation ان کا Experience ہے، یہ تھے بھی اسی وقت کیبنٹ میں، ان کی Approval سے ساری چیزیں ہوئی ہیں، اسمبلی میں بھی یہ موجود تھے بجٹ کی بھی Approval انہوں نے دی تھی۔ تو میرے خیال سے یہ کوئی چیز ہم چھپا نہیں رہے جہاں پہ احمد کنڈی بھائی کی جو ڈیٹیلز انہوں نے مانگی ہے اگر کسی جگہ پہ Flaw ہے تو ہم ڈیپارٹمنٹ سے یہ ایشورنس دیتے ہیں کہ آپ کو ہم صحیح Facts and figures دیں گے۔ تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: جی عنایت خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: دیکھیں جناب سپیکر صاحب، یہ تو میں پہلے بھی اس فلور پہ کہہ چکا ہوں کہ I was part of that Government اور میں اس میں اپنی پوزیشن Explain کر چکا ہوں اور چونکہ انہوں نکتہ اٹھایا تو Let me explain again my position. This project was not local government project, this was transport department project۔ اس کی سمری میرے Through نہیں گئی ہے اور کیبنٹ میں اس پہ ڈسکشن نہیں ہوئی ہے۔ یہ میرا، کیبنٹ میں جب یہ لانچ ہوا تھا تو اس کے بعد کیبنٹ کے اندر اس پہ Presentation دی گئی تھی پانچ چھ مہینے بعد، تو یہ میری پوزیشن ہے، Stated position ہے، پہلے بھی ہے اب بھی ہے اور ظاہر ہے میری اس وقت اس پراجیکٹ کے حوالے سے Reservations تھے لیکن وہ بات اب گزر چکی ہے، اب وہ وقت گزر چکا ہے۔ ایک پراجیکٹ جو ہے لانچ ہو چکا ہے اب ہماری دعا ہے کہ یہ پراجیکٹ ہمارے اس صوبے کے Exchequer کا پیسہ اس پہ لگا ہے یہ کامیاب ہو، ظاہر ہے اس ڈسکش سے ابھی ہمیں نکلنا ہے۔ جو میں بات کہہ رہا ہوں نا، یہ سوال ہم اس لئے کرتے ہیں کہ Facts and figures سامنے آجائیں تو پھر فیوچر کے اندر Planners اور Policy makers کسی پراجیکٹ کی Viability کو ڈسکس کریں گے۔ یہ پراجیکٹ اگر آپ مجھے صحیح فگرز بتا دیتے ہیں کہ اس پہ اس وقت خرچہ کتنا آیا ہے تو پھر لوگ Compare کریں گے کہ اس خرچے کی بنیاد پہ اس کا جو فائدہ ہو رہا ہے کیا اس کے Proportion پہ برابر ہے۔ اس لئے جناب سپیکر صاحب، اب جواب جو بھی ہو آپ دے دیں۔ اگر اس وقت 150 روپے ڈالر کی قیمت تھی تو آپ Calculate کرتے مجھے بتاتے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس سے اگلا سوال پھر ہمارا یہ ہوتا اگر یہ جواب درست دیتے تو ہم یہ Payback کا جو Procedure ہے، طریقہ کار ہے کہ آپ اس قرضے کو دوبارہ ادا کیسے کریں گے، 2023 سے Onward payback کیا ہوگا؟ کیونکہ ہم سنتے آرہے ہیں کہ آپ اسی پراجیکٹ سے پیسے Generate کر کے واپس دیں گے۔ جناب سپیکر صاحب، جواب تو ٹھیک نہیں ہے، جواب ٹھیک نہیں ہے۔

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور' کا ٹائم ختم ہو رہا ہے۔ جواب دیں جی۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم و اطلاعات: سر، عنایت اللہ صاحب کی بات کو تو میں یقیناً مانتا ہوں، ایک پولیٹیکل ورکر کے طور پر میں مانتا ہوں لیکن شاید پبلک اس بات کو نہ مانے۔ آپ اسمبلی میں بیٹھے ہوئے تھے، بجٹ آپ کی Approval سے، کیبنٹ میں آپ سینیئر منسٹر ہیں، چیف منسٹر کے بعد

Important portfolioآپ کے پاس ہے اور پھر PDAاس کو Executeکر رہا ہے جس میں آپ ہیں۔ تو میں مان لیتا ہوں عنایت اللہ صاحب کی بات کو لیکن شاید پبلک نہ مانے، میڈیا اس بات کو نہ مانے۔ اس حد تک تو میں یہ کہہ دیتا ہوں سر، کہ جو انہوں نے Calculationsکی بات کی ہے وہ یہ اگر دوبارہ کہہ دیں تو۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: منسٹر صاحب! اس کا Simpleجواب یہ ہے کہ قرضہ تو لے لیا گیا اس وقت جو ریٹ تھا، اب جو قسطیں جس Dateپہ Paybackہوں گی تو وہ ڈالرز میں ہی Paybackہوں گی کہ پانچ ملین ڈالرز دینے ہیں یا اتنے ملین ڈالرز دینے ہیں تو جس دن دیں گے اس دن کا ڈالر کا ریٹ ہو گا۔ تو یہ میرے خیال میں اس کو Confuseکرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ تو ایک، ساری حکومتیں قرضے لیتی ہیں اور جب Paybackکرتی ہیں تو اس دن کے ریٹ کے مطابق وہ ہوتا ہے۔ روپے کا ریٹ Differentہو گا Because of Dollarلیکن جتنے ڈالرز دینے ہیں، سو ڈالرز دینے ہیں تو سو ہی دینا پڑیں گے یا سو یورو دینا ہے تو سو ہی دینا پڑیں گے Soآگے چلتے ہیں۔ کوسچن نمبر 13186، صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب، ذرا جلدی۔ صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب۔

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میرے خیال میں منسٹر صاحب نہیں ہیں PHEکے۔

<u>جناب سپیکر</u>: ڈیفر کر دوں؟

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ</u>: ہاں ڈیفر کر دیں تو مہربانی ہو گی سر۔

<u>Mr. Speaker</u>: Question No. 13186 is hereby deferred.

اراکین کی رخصت

<u>جناب سپیکر</u>: 'Leave applications': جناب شکیل خان صاحب آج کے لئے؛ محترمہ سمیرا شمس صاحبہ آج کے لئے؛ عبدالکریم صاحب آج کے لئے؛ میاں نثار گل صاحب آج کے لئے؛ ملک شاہ محمد وزیر صاحب آج کے لئے؛ محترمہ نادیہ شیر صاحبہ آج کے لئے؛ عارف احمد زئی صاحب آج کے لئے؛ انور زیب خان صاحب آج کے لئے؛ سید اقبال میاں آج کے لئے؛ مفتی عبید الرحمان صاحب آج کے لئے؛ حاجی قلندر خان لودھی صاحب آج کے لئے؛ لائق محمد خان صاحب آج کے لئے؛ محترمہ سمیہ بی بی آج کے لئے؛ محمد ریاض خان ایم پی اے آج کے لئے: Is it the desire of the house that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave granted.

تحریک التواء

Mr. Speaker 'Adjournment Motions': Miss Nighat Orakzai MPA, to please move her adjournment motion No. 328 in the House.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، ایوان کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کرنے کی اجازت دے دی جائے، وہ یہ کہ پشاور کے حساس یونین کونسلز جن میں لڑمہ اور مسلم ٹاؤن یونین کونسلز کے ساتھ ساتھ پشاور کے گیارہ کے لگ بھگ یونین کونسلز پولیو وائرس کے حوالے سے انتہائی حساس قرار دیئے گئے ہیں جن میں لڑمہ اور شاہین مسلم ٹاؤن یونین کونسلز کے نکاسی آب میں مسلسل پولیو وائرس دریافت کیا جارہا ہے۔ لہذا پولیو وائرس کے تدارک کے لئے صوبائی حکومت ہنگامی بنیادوں پر اقدامات کرے ایسا نہ ہو کہ حکومت نے جتنے بھی حفاظتی اقدامات کئے ہیں وہ ضائع نہ ہو جائیں اور یہ وائرس پشاور کے ساتھ ساتھ پورے صوبے میں پھیل نہ جائے۔

Mr. Speaker: The question, Minister Sahib, Kamran Bangash Sahib!

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم و اطلاعات): جی سر، Admit کرتے ہیں جی۔

Mr. Speaker: The question before the House is that the adjournment motion, moved by the honourable Member, may be admitted for detailed discussion? Those who are in favour of it may say 'Yes" and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The adjournment motion is admitted for detailed discussion.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker 'Call Attention Notices': Khushdil Khan Sahib, to please move his call attention notice No. 1978 in the House, Khushdil Khan Sahib.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ میں وزیر برائے محکمہ مواصلات و تعمیرات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ پشاور ناردرن بائی پاس منصوبے کے لئے 180 کنال سے زائد اراضی کے حصول کے لئے فنڈز کی منظوری میں تاخیر سے منصوبے پر آٹھ ماہ سے کام تعطل کا

شکار ہے۔ محکمہ پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ کے ذرائع کے مطابق قومی اقتصادی رابطہ کمیٹی نے ابھی تک منصوبے کی نظر ثانی شدہ پی سی ون کی منظوری نہیں دی ہے۔ ذرائع کے مطابق منصوبے کے لئے موضع چولی میں 182 کنال سات مرلے اراضی کا ایوارڈ کیا گیا تھا جس کے لئے مالکان اراضی کو 73 کروڑ 86 لاکھ 56 ہزار روپے کا معاوضہ دینا تھا۔ ایوارڈ کے اعلان کے بعد فنڈز جاری کرنے کے لئے کارروائی شروع کی گئی۔ اس دوران اراضی کے مالکان نے اس شرط پر اراضی کا قبضہ ٹھیکیدار کے حوالے کیا کہ وہ تین ماہ کے اندر اندر انہیں معاوضے کی ادائیگی کریں گے تاہم 9002.75 ملین روپے ختم ہونے کے بعد فنڈز دستیاب نہیں تھے اس لئے سی ڈی ڈبلیو پی نے 30 مارچ 2020 کو 21338.05 ملین روپے کا دوسرا نظر ثانی شدہ پی سی ون تیار کرکے منظوری کے لئے ECNEC کو ارسال کیا مگر ابھی تک ECNEC نے اس کی منظوری نہیں دی ہے جس کی وجہ سے منصوبے پر تعمیراتی کام ادھورا رہ گیا ہے جس کی وجہ سے نہ صرف عام لوگوں کو مشکلات کا سامنا ہے بلکہ مالکان اراضی معاوضہ نہ ملنے کی وجہ سے بھی پریشانی سے دوچار ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی منسٹر صاحب۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: سر! اس میں میری یہ گزارش ہے Minister concerned سے کہ ایک تو ابھی تک Landowner کو Payment نہیں ہوئی۔ کیوں نہیں ہوئی ہے، کیا وجہ ہے؟ ان سے قبضہ لے چکے ہیں، وہ بے چارے پریشان ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ آخر گورنمنٹ نے اس منصوبے کو کمپلیٹ کرنے کے لئے اور ابھی تک ECNEC کے لئے انہوں نے کیا اقدامات کئے ہیں؟ فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ انہوں نے کیا مطلب ہے Correspondence کی ہے اور یہ کب تک مطلب ہے یہ معاملہ چلتا رہے گا یہ مجھے بتادیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی اکبر ایوب صاحب، یہ تو ریاض خان سے Related ہے، ریاض خان صاحب!

<u>جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات، انتخابات دیہی ترقی، پارلیمانی امور وانسانی حقوق)</u>: جی سر، ریاض خان سے میں نے تو۔ وہ آگئے ہیں سر، آگئے ہیں آپ کو جواب دیں گے۔

<u>جناب سپیکر</u>: آگئے ہیں، وہ آگئے دوڑتے دوڑتے آرہے ہیں۔

<u>جناب ریاض خان (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے مواصلات وتعمیرات)</u>: جی جناب سپیکر، صاحب ذرا اگر۔

<u>جناب سپیکر</u>: کال اٹنشن جو ہے خوشدل خان صاحب کی آپ نے پڑھی ہوگی۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے مواصلات و تعمیرات: سپیکر صاحب، صرف مجھے ایک منٹ دے دیں میں ذرا چیک کر لوں جناب سپیکر۔ سر، یہ کال اٹنشن یہاں پر ہے لیکن ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے مجھے اس کے بارے میں تفصیل نہیں دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: اب ڈیپارٹمنٹ کا کیا کریں؟

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے مواصلات و تعمیرات: جی؟

جناب سپیکر: اب ڈیپارٹمنٹ کا کیا کریں؟

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے مواصلات و تعمیرات: نہیں میں یہی تو کہہ رہا ہوں یہاں پر ہے ایجنڈے پہ شاید ڈیپارٹمنٹ نہ آیا ہو، آگیا ہوتا تو ضرور مجھے اس کی تفصیل دی جاتی لیکن یہاں پر۔

جناب سپیکر: لیکن جب یہ آگیا ہے اس کے اوپر اور ڈیپارٹمنٹ کو پتہ، ڈیپارٹمنٹ کو پتہ ہوتا ہے کہ بھئی آج ہمارا بزنس ہے۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے مواصلات و تعمیرات: نہیں اس کو اگر آپ اس طرح کر دیں کہ اگر میں ریکویسٹ کروں گا کہ اگر ڈیفر کر دیں اگلے سیشن میں جو ہے وہ لے کے آئیں تو پوری تفصیل جو ہے میں لے کے آؤں گا۔

جناب سپیکر: ڈیفر کر دیں خوشدل خان صاحب؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: میں ریکویسٹ کروں گا ایک تو اس کو کمیٹی کو ریفر کر لیں کیونکہ یہ بہت اہم مسئلہ بھی ہے اور صوبے کے ساتھ Related ہے۔ دوسری بات یہ ہے سر، کہ یہ ہمارے منسٹروں کی سنجیدگی پہلے ڈیپارٹمنٹ کی سنجیدگی منسٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ ڈیپارٹمنٹ نے مجھے بریفنگ نہیں دی ہے، ڈیپارٹمنٹ نے میرے ساتھ اس کے بارے میں بات نہیں کی ہے۔ تو آخر یہ ڈیپارٹمنٹ والے کیا کرتے ہیں اور منسٹر صاحب کی مطلب ہے سنجیدگی کو دیکھیں کہ ان کو اپنے اس کا مطلب ہے کوئی معلومات بھی نہیں ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ اتنا یہ انٹرسٹ نہیں لیتے ہیں گورنمنٹ کے بزنس میں، ہمارے بزنس میں تو یہاں ہمارا بیٹھنے کا کیا مقصد ہے کہ ہم بیٹھے ہیں اور ہمارے منسٹرز صاحبان ہمیں مطلب ہے جو اب دے کے مطلب ہے They are not in a position to reply me properly۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب!

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے مواصلات و تعمیرات: سپیکر صاحب، اس طرح ہے میں ایک Commitment ان کے ساتھ یہاں پہ کرتا ہوں اس فلور پہ اگر ڈیپارٹمنٹ کو یہ موصول ہوا اور ڈیپارٹمنٹ نے اس پہ Reply نہ دیا تو۔ ہاں یہ ابھی آگیا یہاں پر کہ یہ سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ کا نہیں ہے یہ پی ڈی اے سے اس کا تعلق ہے، تو یہ جس کی ہے بزنس Kindly اس کو بھجوایا کریں تو ادھر سے جواب آئے گا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! بات یہ ہے۔۔۔۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے مواصلات و تعمیرات: اگر میں یہ Commit، میں سپیکر صاحب! یہی میں بتا رہا ہوں کہ اگر میرے ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے اس طرح کی ہو اور مجھے اس کی یہاں پر تفصیل ٹائم پہ نہ دی گئی ہو۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کے ڈیپارٹمنٹ کی یہ غلطی ہے کہ جب ان کا یہ کوئسچن نہیں تھا تو وہ سیکرٹریٹ کو بتا دیتے۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے مواصلات و تعمیرات: آیا ہی نہیں ہے جناب سپیکر صاحب، اگر آیا ہوتا تو ضرور مجھے بتاتے۔

جناب سپیکر: سیکرٹریٹ کو بتایا گیا ہے جی اس کوئسچن کے بارے میں سیکرٹری صاحب، نہیں Reply یہی دینا چاہیئے تھا کہ یہ پی اینڈ ڈی سے Related ہے۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے مواصلات و تعمیرات: تو یہ سی اینڈ ڈبلیو کو موصول ہی نہیں ہوا ہو گا، تو اس کو کس طرح پھر پتہ چلے گا ڈیپارٹمنٹ کو، کوئی تو چیز آئے ڈیپارٹمنٹ کو تب جا کے Reply دیں گے۔

جناب سپیکر: سیکرٹری صاحب! سیکرٹری صاحب! کیوں جی سی اینڈ ڈبلیو کو۔ ریکارڈ چیک کر کے مجھے بتائیں کہ سی اینڈ ڈبلیو کو گیا ہے۔ اس سے Related نہیں تھا لیکن خوشدل خان صاحب نے اس پہ وزیر مواصلات لکھ دیا تب گیا ہے پھر اس ڈیپارٹمنٹ کو چاہیئے کہ ہمیں واپس بھیجے کہ جی یہ ہم سے تعلق نہیں رکھتا لیکن ہم چیک کر کے ابھی آپ کو بتاتے ہیں کہ آپ کے ڈیپارٹمنٹ کو گیا ہے یا نہیں گیا۔ یہ آگیا، گیا ہوا ہے جی۔ "To Secretary, the Government of Khyber Pakhtunkhwa, Communication & Works. Call Attention Notice No.1978. I am directed to say that Mr. Khushdil Khan Advocate, Member Provincial Assembly, Khyber Pakhtunkhwa has given the following Call Attention Notice No. 1978 for the current session in

the Aassembly. The said notice is sent herewith for necessary action please."۔ یہ گیا ہے جی کونسی Date کو؟ 29-07-2021 یہ کال اٹنشن منسٹر صاحب! 29-07 کو گیا ہے، اس کے بعد یہ تھا کہ۔۔۔۔۔

<u>معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے مواصلات و تعمیرات</u>: میں بتاتا ہوں۔ جناب، اس طرح ہے کہ۔۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker</u>: It's not related to this department.

<u>معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے مواصلات و تعمیرات</u>: سپیکر صاحب، اس طرح ہے میں یہ بھی آپ سے، یہ بھی Commit یہاں پہ کر رہا ہوں۔ اگر ڈیپارٹمنٹ کو گیا ہے اور وہاں سے کوئی Reply نہیں ہے تو یہ Commitment ہے کہ میں اس ڈیپارٹمنٹ کے خلاف ایکشن لوں گا جو بھی ذمہ دار ہے۔ قانون کے مطابق۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی خوشدل خان صاحب۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: میں تو سمجھا نہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ کہتے ہیں کہ یہ یہاں سے تو گیا ہوا ہے 29-07 کو اور یہ کہتے ہیں کہ میں چیک کرتا ہوں ڈیپارٹمنٹ میں یہ گیا ہوا ہے تو میں جو بھی ذمہ داران ہیں ان کے خلاف ایکشن لے کے یہاں رپورٹ پیش کروں گا ٹھیک ہے؟ At the moment we defer it and we will send it to the P&D.

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: تھینک یو ٹھیک ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: ٹھیک ہے منسٹر صاحب؟ Question No. 1978 is deferred and may be referred to the P&D، اس کو ذرا آپ ٹھیک بھی کر لیں Minister for یہ آپ کریں گے اس کو وزیر اعلیٰ کے نام پہ۔ یہی کال اٹنشن جو ہے یا چلیں بس ٹھیک ہے محکمہ وہ لیکن مواصلات کو کاٹ کے آپ ٹھیک کر لیں کہ یہ محکمے کا نام چینج کر دیں اس کے اندر سے۔ Inayat Ullah Khan Sahib MPA, to please move his call attention notice No. 2017 in the House.

<u>جناب عنایت اللہ</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں وزیر برائے محکمہ خزانہ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ حکومت نے گزشتہ بجٹ میں تنخواہوں اور الاؤنسز میں اضافہ کیا ہے جو کہ یونیفارم نہیں ہے۔ کچھ مخصوص کیڈرز کو خصوصی مراعات دی

گئی ہیں جبکہ Attached Department کو نظر انداز کیا گیا جس کی وجہ سے وہ 13 جولائی 2021 سے مسلسل احتجاج پر ہیں حکومت ان کا مؤقف سنے اور اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے اقدامات اٹھائیں۔

جناب سپیکر صاحب، یہ مسئلہ پوائنٹ آف آرڈر پہ جمعہ کے دن جناب خوشدل خان صاحب نے بھی اٹھایا تھا، میں ان سے بھی ریکویسٹ کروں گا کہ وہ اس پہ بات کریں کیونکہ ہماری ان لوگوں سے ملاقاتیں ہوئی ہیں۔ اب بھی میرے علم کے مطابق یہ اسمبلی کے باہر بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ Attached Departments جو ہیں یہ حکومتی مشینری کا Backbone ہے اور حکومت نے جو اضافہ کیا ہے، جو سپیشل الاؤنسز دیئے ہیں PMS افسران کو دیئے ہیں، PAS کو دیئے ہیں، سیکرٹریٹ کے لوگوں کو دیئے ہیں، آئی ٹی والوں کو دیئے ہیں۔ اس طرح پروفیشنل الاؤنسز مل رہے ہیں لوگوں کو، انجینئرز کو مل رہے ہیں۔ یہ ایک Segment ایسا ہے Attached Departments کا کہ ان کو یہ Benefit نہیں ملا ہے اور اگر آپ ان کے Payroll کو دیکھیں، ان کی تنخواہوں کو دیکھیں تو اس میں جب یہ سپیشل الاؤنس کا کالم آپ دیکھتے ہیں تو ایک بہت بڑی Disparity create ہوتی ہے۔ میں حکومت سے یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ یہ لوگ بھی سیکرٹریٹ کے اندر بھی ہوتے ہیں اور باہر بھی ہوتے ہیں، ڈائریکٹوریٹس کے اندر ہوتے ہیں، سیکرٹریٹ کے اندر بھی Attached Departments کے لوگ ہوتے ہیں۔ اس لئے حکومت کو ان کو Engage کرنا چاہیئے۔ حکومت نے ان کے اوپر لاٹھی چارج کیا تھا، ان کو یہاں احتجاج اور Protest کے دوران یہاں سے ہٹایا تھا، یہاں سے ان کے Protest کو لاٹھی چارج کے ذریعے سے Disperse کیا گیا تھا۔ تو میں حکومت سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ حکومت ان لوگوں کو Engage کریں، ان سے بات کریں، ان کے مسئلے کو حل کرے ورنہ یہ سلسلہ آگے بھی چلتا رہے گا اس طرح Continue رہے گا اور اس سے جو حکومتی نظام ہے، حکومت کی مشینری ہے، اس کی جو ڈیلیوری ہے وہ کمزور ہوگی، گورننس کمزور ہوگی نتیجتاً نقصان عوام کو پہنچے گا۔ یہ میں فنانس منسٹر سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ Respond کریں اور میں یہ بھی چاہوں گا سر، کہ اگر فنانس منسٹر نہیں ہے تو یہ مسئلہ بڑا Important ہے، اس کو پھر آپ سٹینڈنگ کمیٹی میں ریفر کریں، اس میں ان کے نمائندوں کو بھی بلائیں، فنانس ڈیپارٹمنٹ کو اور ہم پھر بیٹھ کے اس پہ ڈیبیٹ کریں، ان سارے چیزوں کو دیکھیں کہ کیا ان کا جو ڈیمانڈ ہے وہ معقول ہے کہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: Who will respond، منسٹر فنانس تو نہیں ہیں۔ جی اکبر ایوب صاحب، منسٹر صاحب کیوں نہیں ہیں جی فنانس منسٹر صاحب؟

جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات، انتخابات دیہی ترقی، پارلیمانی امور و انسانی حقوق): جناب سپیکر، ان کی کوئی کمیٹی کی کوئی میٹنگ تھی تو اس میں ہے تو انہوں نے مجھے ریکویسٹ کی کہ آپ جواب دے دیں۔ ان سے پھر بھی ڈیٹیل میں جواب لے لیں گے لیکن جناب سپیکر، میں نے اپنے آفس میں کامران بنگش صاحب بھی تھے اور منسٹر فنانس بھی تھے، یہ ان کے کچھ نمائندے آئے ہوئے تھے، میں نے میٹنگ بھی کرائی تھی۔ جناب سپیکر، Increase 37% دیا گیا ہے They want Janab Speaker, one and a half pay، تو جناب سپیکر! اگر ان کی جس دن ہم نے یہ Pay increase کی Announcement کی تھی۔ ساتھ ہی ہم نے فنانس ڈیپارٹمنٹ میں ایک Anomaly committee بنا دی کہ اگر کسی کو کوئی شکایت ہے، کسی کو کوئی اعتراض ہے، آپ اپنی اپیل اس Anomaly committee میں جمع کرا دیں اور پھر وہ آپ کو ٹائم دے گی، آپ ان کے سامنے پیش ہو کے اپنا کیس وہاں پہ Plead کریں اور اگر ان کا حق بنتا ہوا تو ان کو ضرور دیں گے۔ ابھی جناب سپیکر، یہ One and a half جو Pay مانگ رہے ہیں As a special allowance اس کا مطلب ہے پھر ڈھائی لاکھ ٹیچروں کو بھی وہ دیں۔ جناب سپیکر، اس صوبے کی تو اتنی Personally مجھے، میں تو اس میٹنگ میں تھا جو تیمور نے ان کے ساتھ ڈسکشن کی، اس سارے مسئلے میں تو وہ حالات جناب سپیکر، فی الحال نظر نہیں آتے لیکن یہ فورم ان کے پاس ہے Anomaly committee میں جائیں اپنا کیس پیش کریں، تو جو بھی جناب سپیکر! اگر ان کا Right بنتا ہو گا۔ آپ کو پتہ ہے پاکستان تحریک انصاف کی گورنمنٹ نے پچھلے دور میں بھی جتنی اپ گریڈیشن، Pay rises مطلب ہر جو چیز جس سرکاری ملازم کا جو Right بنتا تھا، جو Anomalies تھیں ان کو ہم نے دور کرنے کی کوشش کی ہے۔ اگر ان کا یہ چار ہزار لوگ ہیں جناب سپیکر، ان چار ہزار کو دیں پھر باقی بھی تین چار لاکھ کو دیں، تو وہ تو آپ کو جناب سپیکر! مجھ سے بہتر آپ کو حالات کا پتہ ہے صوبے کے جو فنانشل حالات ہیں ہمارا چھوٹا صوبہ ہے بڑے Constraints ہیں صوبے کو چلانا ہے۔ تو Best یہ ہے میں ان کو یہی Suggestion دوں گا کہ وہ سب کو کہیں آپ کے بھائی جو باہر بیٹھے ہیں کہ Anomaly committee میں جائیں اپنا کیس پیش کریں اور ایک جو طریقہ کار اسی لئے وہ کمیٹی بنائی گئی ہے، ایسے ہی لوگوں کے لئے جن کو اعتراض ہے لیکن جناب سپیکر، یہ

Blackmailing والا کام اس طریقے سے یہ کام نہیں چلے گا۔ اب وہ ڈائریکٹوریٹس بند پڑے ہوئے ہیں، یہ روڈوں پہ نکلے ہوئے ہیں اس طریقے سے نہیں۔ جو ایک طریقہ کار ہے گورنمنٹ کا ایک ہم نے ان کو فورم دیا ہوا ہے ادھر جائیں اور اپنا کیس پیش کریں۔

جناب سپیکر: یہ اس کمیٹی میں کیوں نہیں جا رہے ہیں؟

وزیر بلدیات، انتخابات دیہی ترقی، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: معلوم نہیں ہے جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی عنایت صاحب!

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر، یہ تو بہر حال حکومت کا کام ہے کہ آپ کے ایمپلائز ہیں اور بڑے سینیئر گریڈ کے ایمپلائز اس میں شامل ہیں، وہ احتجاج پہ ہیں تو آپ ان کو Engage کریں، یہ کہنا کہ وہ Blackmailing کر رہے ہیں میرے خیال میں یہ بڑا Simplistic statement ہے۔ میرے پاس، میرے پاس Statment باقاعدہ Comparative chart۔۔۔۔۔

(شور)

Mr. Speaker: Order in the House please.

جناب عنایت اللہ: میرے پاس باقاعدہ Comparative chart موجود ہے کہ اس میں بہت بڑی Disparity ہے Despite آپ کا، جو 37% Increase آپ Claim کر رہے ہیں، وہ بھی Debatable ہے وہ اس طرح Flat اور Across the board increase نہیں ہے اس میں بھی Ifs and Buts ہیں۔ آپ اگر وائٹ پیپر پڑھیں گے آپ اگر پورا وہ ڈیٹیل پڑھیں گے تو اس میں بہت سے Ifs and buts ہیں کہ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پورا ایک پیپر انہوں نے بنایا ہوا ہے، اس میں Comparative chart دیا ہوا ہے اور ان کی جو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عنایت خان! ٹائم بہت زیادہ گزر گیا ہے۔

جناب عنایت اللہ: وہ Disparity بہت بڑی ہے، حکومت ان کو Engage کرے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے دوبارہ Engage کرنے کی کوشش کریں۔

جناب عنایت اللہ: میں یہ کہنا چاہتا ہوں اور میں تو دوبارہ یہی ریکویسٹ کروں گا آپ کسی Anomaly Committee میں بھی یہ بھیج دیں یعنی ان کو اس میں بھیج دیں لیکن اس کا مسئلہ تو حل کریں نا اس طرح تو نہ چھوڑیں۔

Mr. Speaker: Item No. 08. Introduction of Bill. The Minister of Labour, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Factories (Amendment) Bill, 2021 in the House.

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وثقافت): شکریہ جناب سپیکر۔ I intend to introduce the Khyber Pakhtunkhwa-----

(Interruption)

جناب سپیکر: جی Introduction ہو رہا ہے اس کا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! میں نے قانونی نکتہ پہ بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: کیا کہنا چاہتی ہیں نگہت بی بی آپ؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! قانونی نکتہ ہے، اس سے منسلک ہی بات ہے۔

جناب سپیکر: جی۔

نکتہ اعتراض

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! جب یہ ترمیمی بل پیش کرتے ہیں تو اس کا Original Bill بھی جو ہے تو اس کے ساتھ ہونا چاہیئے کیونکہ ہم نے ترامیم کرنی ہوتی ہے تو ہم نے Original Bill جو ہے Abstract of Bill جو ہے وہ اس کے ساتھ منسلک ہونا چاہیئے تاکہ ہم اس کو دیکھ کے اس میں ترامیم کر سکیں۔

جناب سپیکر: آپ کی بات بالکل درست ہے آئندہ کے لئے جو بھی بل آئے، جو امنڈمنٹ ہو ساتھ Original Bill کی وہ کاپی ضرور ہونی چاہیئے۔ جی عنایت خان صاحب!

جناب عنایت اللہ: سپیکر صاحب! اس پر باقاعدہ رولنگ سپیکر صاحب کی موجود ہے آپ اس کو چیک کر لیں لیکن یہ ڈیپارٹمنٹس اس پہ عمل نہیں کر رہے ہیں اور سچی بات ہے کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ As a legislature ہم، Lawmakers ہم اس میں Contribute کریں تو یہ جو طریقہ ہے اس میں ہم Contribute نہیں کر سکتے ہیں اور ہمیں بڑی محنت کرنی پڑتی ہے۔ یعنی جو لوگ-----

جناب سپیکر: عنایت خان! آپ کی بات Accepted ہے میں اپنے سیکرٹریٹ کو یہ ہدایت کرتا ہوں کہ کسی ڈیپارٹمنٹ سے وہ Bill accept ہی نہ کریں-----

جناب عنایت اللہ: ہاں بالکل یہ صحیح طریقہ ہے۔

جناب سپیکر: جب تک اس کے ساتھ اس کی Original copy نہ ہو جی۔ میڈم! یہ Introduction کر لیں نا۔ جی نعیمہ کشور صاحبہ!

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر! ابھی آپ کے سٹاف سے یہی میں ابھی پوچھنے گئی تھی کہ ہمیں Abstract ملنی چاہیئے مجھے جواب ملا کہ ابھی یہ Consideration stage میں نہیں ہے جب Consideration stage میں آئے گا پھر تو ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہم نے اس میں امنڈمنٹ دینی ہے، ہمیں ابھی چاہیئے کیونکہ ہمیں ابھی اس کی تو ہمیں اردو اور انگلش دونوں Copies بھی چاہئیں اور ہمیں جب ٹیبل ہو تب یہ چاہیئے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اپنے ڈیپارٹمنٹ کو ہدایت کریں کہ ابھی ابھی-----

(مداخلت)

جناب سپیکر: ہو گئی بات، اپنے ڈیپارٹمنٹ کو ہدایت کریں کہ اس کو ہم ٹھیک ہے کرتے ہیں لیکن کاپی لائیں اس کی Original اور-----

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وثقافت): ٹھیک ہے سر-----

جناب سپیکر: سب کو Distribute کر دیں-----

وزیر محنت وثقافت): اوکے اوکے۔

جناب سپیکر: تاکہ جو امنڈمنٹ لانا چاہتا ہے پھر اس کو آسانی ہو، جی۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا فیکٹریز مجریہ 2021 کا متعارف کرایا جانا

Minister for Labour & Culture: Mr. Speaker, I intend to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Factories (Amendment) Bill, 2021, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced,

منسٹر صاحب! آٹھ اور نو، دونوں آئٹمز کے ساتھ دونوں کے ساتھ وہ Original نہیں ہے، دونوں کاپیاں منگوائیں فوراً دوسری کی بھی ہدایت جاری کریں تاکہ ان کو دے دیں۔ دونوں کے ساتھ Original copies نہیں ہیں نا تو دونوں کے لئے منگوائیں۔

وزیر محنت وثقافت: اوکے ٹھیک ہے سر۔

جناب سپیکر: یہ جو دونوں آج آپ Introduction کے لئے پیش کر رہے ہیں ابھی انہیں کہیں دس پندرہ منٹ میں لے آئیں اور ان کو سب کو دے دیتے ہیں۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا شاپس و قیام مجریہ 2021 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: The Minister for Labour, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Shops and Establishments (Amendment) Bill, 2021 in the House.

Minister for Labour & Culture: Mr. Speaker, I intend to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Shops and Establishments (Amendment) Bill, 2021 in the House.

جناب سپیکر: The Bill stands introduced ۔ یہ ذرا Quick کر لیں آپ دونوں چلے جائیں یا آپ کا ڈیپارٹمنٹ تو ہو گا یہاں وہ سن رہے ہیں کہ جلدی لے آئیں جن دونوں بلوں کی Original copies نہیں ہیں۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا پروبیشن و پے رول مجریہ 2021 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 10, Minister for Parliamentary Affairs, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Probation and Parole, Bill 2021, may be taken into consideration at once. Minister for Parliamentary affairs, Akbar Ayub Sahib, Item No. 10.

Mr. Akbar Ayub Khan (Minister for Local Government, Parliamnetary Affairs & Human Rights): Janab Speaker, I on behalf of the honourable Chief Minister beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Probation and Parole, Bill 2021, may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Probation and Parole, Bill 2021, may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 of the Bill, since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clause 1 of the Bill, therefore the question before the House is that original Clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 stands part of the Bill. Amendment in Clause 2 of the Bill, Nighat Yasmeen Orakzai Sahiba, to please move her amendment in Clause 2 of the Bill.

Ms: Nighat Yasmeen Orakzai: Thank you Mr. Speaker, I Nighat Yasmeen Orakzai MPA, to move that in Clause 2, in paragraph (q), after the words "an officer", the words "of a high professional reputation" may be inserted.

جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات، انتخابات دیہی ترقی، پارلیمانی امور و انسانی حقوق): جناب سپیکر!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! اس میں کہنے کا مقصد یہ ہے کہ وہ آفیسر ہونا چاہیئے کیونکہ یہ Parole پہ یہ لوگ لوگوں کو چھوڑیں گے تو اس میں وہ آفیسر ہو جس کے بارے میں کوئی شکایات نہ ہو اور جو Professional طریقے سے اپنی Job کو کرتا ہوں اور جو ایک ایماندار اور جو صحیح طریقے سے ایک آفیسر ہو جس کے بارے میں کوئی شکایات نہ ہوں تو میں اس میں یہ high جو میں نے یہ Insert کرانا چاہتی ہوں تو یہ ہے، یہ ہے "of a high professional reputation"۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، اکبر ایوب صاحب!

وزیر بلدیات، انتخابات دیہی ترقی، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: جناب سپیکر، اس کو It is understood کہ یہ It will be a man of جو بھی ہوگا Integrity تو اس کو لکھنے کی کیا ضرورت ہے، It is understood لازمی بات ہے کسی Criminal کو تو لا کے اس سے نہیں کرانا جناب سپیکر، تو I don't agree with this۔ جناب سپیکر، وہ It's understood بات ہے کہ لازمی بات ہے ایک سسٹم ہے اس کے اندر فنکشنل ہے۔

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، یہاں پہ پہلے بھی میں ایک امنڈمنٹ لے کر آئی تھی جس میں کہ تمام وہ پرانے لوگوں کو میں سمجھتی ہوں کہ تحریک انصاف کی گورنمنٹ ہے اور تحریک انصاف جو ہے تو انصاف کے تقاضے پورے کرے گی لیکن اس میں بھی جو جس آفیسر کو لاہور سے لے کر آیا گیا تھا، اس کا ایڈمنسٹریشن کا تجربہ تھا اور اس میں انہوں نے کہا تھا کہ کوئی اس کی Qualification کے بارے میں بات نہیں کرے گا، کوئی وہ نہیں کرے گا، وہ امنڈمنٹ بھی انہوں نے میرے ساتھ منظور نہیں کی تھی حالانکہ وہ ٹیکنیکل طور پہ وہ یعنی وہ ٹیکنیکل جاب تھی۔

جناب سپیکر: نگہت بی بی! ابھی کی بات کریں نا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، مجھے اپنی ہر امنڈمنٹ یاد ہوتی ہے اس لئے میں آپ کو یہ بتاتی ہوں کہ یہ کسی بات پہ بھی Agree نہیں کرتے مطلب "high" اگر "professional" میں نے یہاں

پہ لکھا ہے تو اگر یہ Insert ہو جائے تو اس میں کیا چلا جائے گا ان کا مجھے اس چیز کی سمجھ نہیں آتی کہ یہ اپوزیشن کی امنڈ منٹس کو کیوں نہیں مطلب مانتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: دیکھیں انہوں نے آپ کو جواب دے دیا ہے ٹھیک ہے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: ٹھیک ہے تھینک یو۔

<u>Mr. Speaker</u>: Now the question before the House is that the original Clause 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The ‘Ayes’ have it. Original Clause 2 stands part of the Bill. Clauses 3 to 13, since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 3 to 13 of the Bill, therefore the question before the House is that the Clauses 3 to 13 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The ‘Ayes’ have it. Original Clauses 3 to 13 stand part of the Bill. First amendment in Clause 14, Miss Nighat Yasmin Orakzai MPA, to please move her amendment in Clause 14 of the Bill.

<u>Ms: Nighat Yasmin Orakzai</u>: Thank you Janab Speaker, I Nighat Yasmin Orakzai MPA, move that in Clause 14, in sub-clause (1), after the words “ Inspector General of the Prisons”, the words “two Members of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, one male and one female nominated by Speaker of the Assembly” may be inserted.

<u>جناب سپیکر</u>: جی منسٹر صاحب!

<u>جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات، انتخابات دیہی ترقی، پارلیمانی امور و انسانی حقوق)</u>: Janab Speaker, this is purely an administrative matter۔ Parole جب دیا جاتا ہے تو کوئی ایمرجنسی میں دیا جاتا ہے تو اس وقت جو ممبر صاحب اگر حاضر نہیں ہوں گے تو ان کو کہاں پہ ڈھونڈیں گے ہم۔ Janab Speaker, his is purely an administrative matter، اس میں پراونشل اسمبلی کے ممبر کا I don’t think کوئی کام ہے جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی نگہت بی بی!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو جناب سپیکر، کہ آپ نے مجھے موقع دیا جناب سپیکر، اس کا مطلب ہے کہ ہمارے لوکل جو منسٹر ہیں، ہمارے بلدیات کے منسٹر ہیں اکبر ایوب صاحب، وہ اپنی اسمبلی کے ممبران پہ اعتماد نہیں کرتے No problem میں اس کو Withdraw کرلیتی ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Second amendment in Clause 14, Miss Naeema Kishwar Sahiba, to please move.

Ms: Naeema Kishwar Khan: I beg to move that in Clause 14, in sub-clause (1), after the words "the Director", the words ",one Member from Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa nominated by the Speaker of the Assembly," may be inserted.

جناب سپیکر صاحب، منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ ممبرز کے پاس ٹائم نہیں ہوتا اگر آپ دو ممبرز سول سوسائٹی سے لے سکتے ہیں تو پراونشل اسمبلی سے کیوں نہیں۔ میرے خیال میں یہ ایک ایسی وہ ہے کہ آپ ایک بندے کو اگر پروبیشن پہ رہائی دیتے ہو تو اگر ہمارے Elected Member اس میں ہو گا تو یہ ایک بہت اہم وہ اس میں کردار ادا کرے گا تو کیوں نہیں اس میں ہونا چاہیئے۔ میرے خیال میں یہ ہمارے Elected ممبران کا حق ہونا چاہیئے کہ اس کمیٹی میں ہونا چاہیئے اس کا ممبر اور سپیکر اس کو وہ کرے تو یہ ہمارے Elected ممبران کو، آپ ان کو اتنا وہ نہ کریں Underestimate کہ آپ کہتے ہیں کہ اس کی ضرورت نہیں ہے، میرے خیال میں یہ اس ہاؤس کا حق ہونا چاہیئے۔

جناب سپیکر: جواب تو وہ اس کا دے ہی چکے ہیں پہلے بھی جی۔

وزیر بلدیات، انتخابات دیہی ترقی، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: پھر سے دے دیتا ہوں۔ جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: اور اگر، اس حال میں Withdraw نہیں کروں گی اگر یہ امنڈمنٹ کو وہ کریں مجھے ذرا کمپلیٹ کرنے دیں پھر آپ۔۔۔۔

وزیر بلدیات، انتخابات دیہی ترقی، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: جناب سپیکر، میڈم! سمجھ گیا میں نے آپ کی امنڈمنٹ پڑھی، میں نے امنڈمنٹ دیکھ لی میڈم۔ جناب سپیکر، Parole ہمارے صوبے میں کوئی عیاشیاں کرنے کے لئے Parole نہیں دیتے یا دبئی یا لندن جانے کے لئے Parole ہمارے صوبے میں خاص طور پر کوئی نہیں دیتا۔ جناب سپیکر، Parole دیا جاتا ہے خدا نخواستہ کسی قیدی کی والدہ فوت ہو گئی،

والد فوت ہو گیا It's an emergency matter۔ جناب سپیکر، وہ منٹوں میں فیصلہ کرنا پڑتا ہے یہ ایک۔۔۔۔

(شور)

وزیر بلدیات، انتخابات دیہی ترقی، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: یہ یہ۔۔۔۔

(شور)

وزیر بلدیات، انتخابات دیہی ترقی، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: یہ جناب سپیکر، یہ ہم اوپر صوبائی اسمبلی کے ممبر کا کیا کام ہے۔ جناب سپیکر، اس کی پہلے ہسٹری پڑھیں اور۔۔۔۔

(شور)

وزیر بلدیات، انتخابات دیہی ترقی، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: اسمبلی، جناب Assembly in session نہیں ہو گی تو میں جا کے ادھر براول میں ڈھونڈوں گا عنایت بھائی کو کہ بھائی آپ آئیں اور جی وہ Parole دینا ہے کسی قیدی کو اور ادھر آ جائیں، نہیں جناب سپیکر Government doesn't agree with this.

جناب سپیکر: منسٹر صاحب Agree نہیں ہے۔ جی عنایت صاحب!

جناب عنایت اللہ: میں Explain، بات کرتا ہوں وہ Short parole ہے مجھے تو تھوڑا موقع دیں میں Explain کرتا ہوں نا جو اکبر ایوب صاحب کہہ رہے ہیں وہ Short parole ہے، وہ الگ لاء ہے یہ جو جس کی Death جس کے ہاں Death ہوتی ہے یا کوئی مسئلہ ہو جاتا ہے اور اس کو ریلیز کیا جاتا ہے تو یہ بات درست وہ کہتے ہیں اکبر ایوب صاحب یہ بات بالکل درست کہتے ہیں لیکن یہ Parole اور وہ Parole الگ ہے۔ یہ جو Parole ہے یہ Basically ایک انٹرنیشنل لاء ہے انٹرنیشنل باقی ممالک کے اندر بھی موجود ہے یہ بعض قیدی جو ہیں ان کی عمر زیادہ ہو جاتی ہے بعض ایسے ہوتے ہیں کہ حکومت سمجھتی ہے کہ ان کی اصلاح ہو جائے اور ان کو Guaranties پہ، Conditions پہ ان کی اصلاح کے لئے باہر نکالا جاتا ہے تو یہ Parole different وہ Parole different ہے تو اس لئے اس Parole اور اس Parole کے اندر فرق ہے۔

(شور)

جناب سپیکر: جی جی نعیمہ بی بی۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: سپیکر صاحب، یہ جو بہت ایمرجنسی میں وہ رہائی دیتے ہیں چند گھنٹوں کے لئے اس کا ہمیں پتہ ہے ہم اس کمیٹی میں ممبران کو نہیں چاہتے اور نہ ہمارے ممبران اتنے وہ ہے کہ عیاشیوں کے لئے وہ ان چیزوں میں جو انہوں نے الفاظ Use کئے میرے خیال میں ان کو Expunge کیا جائے۔ یہ ہے جو ملزم ہوتے ہیں یا جن کو سزائیں ہو جاتی ہیں یہ ان کو رہائی دی جاتی ہے اس Probation period ایک سال کے لئے چھ ماہ سے ایک سال تک جن کی سزا ہوتی ہے ان لوگوں کو رہائی دی جاتی ہے اس شرط پہ کہ یہ آئندہ اس جرم کا مرتکب نہیں ہوگا یا وہ جو نشہ کرتے ہیں ان کو رہائی دی جاتی ہے اس شرط پہ ان کا علاج کیا جائے اس کے لئے دی جاتی ہے۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ ان میں ان ذمہ دار لوگوں کو شامل کیا جائے یہ Parole نہیں ہے یہ Probation ہے تو میرے خیال میں پہلے منسٹر صاحب اس کو-----

Mr. Speaker: Now I have the only solution-----

محترمہ نعیمہ کشور خان: اس بل کی صحت کو پڑھا جائے تو اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ اس میں اس ہاؤس کے ممبر کو ترجیح دی جائے اس لئے میں اپنی امنڈمنٹ کو واپس نہیں لوں گی تو بے شک اپنا ممبران اپنا حق نہ لیں اس کو وہ بھی کریں، اس کو Defeat کریں تو اپنے ممبران خود اپنا حق اگر واپس لیں تو یہ ان کی مرضی ہے ہم تو چاہتے ہیں کہ ممبران اس میں شامل ہوں۔

Mr. Speaker: I will put it for the voting, I will put it for the voting. The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’.

Voices: Yes.

Mr. Speaker: Those against it may say ‘No’.

Voices: No.

جناب سپیکر: کاؤنٹ کروں یا Agree ہیں؟ Those against, those against پلیز اپنی سیٹوں پہ کھڑے ہو جائیں، Count them، نہیں Adopt۔ Yes والے چلو No والے پہلے No والے ہو جائیں، چلو نہیں پہلے No والے، Yes والے کھڑے کرتے ہیں آپ تشریف رکھیں میں نے سمجھا آپ Yes والے ہیں (مسکراہٹ) آپ، جی جو اس کے حق میں ہیں امنڈمنٹ کے اپنی سیٹوں پہ کھڑے ہو جائیں۔

(قطع کلامیاں / شور)

(اس مرحلہ پر جو اراکین تحریک کے حق میں تھے وہ اپنی نشستوں کی سامنے کھڑے ہو گئے)

جناب سپیکر: تشریف رکھیں، تشریف رکھیں۔ (مسکراہٹ) تشریف رکھیں جی، تشریف رکھیں تشریف رکھیں۔ میرے خیال میں اب Noوالوں کو کھڑا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔اب میرے خیال میں Noوالوں کو کھڑا کرنے کی ضرورت نہیں ہے ٹھیک ہے۔

(تحریک مسترد کی گئی)

Mr. Speaker: The amendment is dropped. Nighat Orakzai Sahiba MPA, to please move her second amendment in Clause 14 of the Bill.

Ms: Nighat Yasmeen Orakzai: Janab Speaker, I Nighat Yasmeen Orakzai, MPA beg to move that in Clause 14, in sub-clause (2) for the word "once", the word "twice" may be substituted.

سر، چونکہ یہ Parole کی کمیٹی جو ہے یہ مطلب ظاہر ہے کہ بہت ذمہ دارانہ ایک کمیٹی ہو گی جو کہ یہ دیکھے گی کہ کس قیدی کو کیسے رہا کیا جاتا ہے، اس کے تمام پروفائل دیکھے گی، اس کو سارا کچھ کرے گی تو جناب سپیکر صاحب، انہوں نے Once in a month لکھا ہوا ہے اور میں اس کو چاہتی ہوں کہ یہ Twice in a month ہو تاکہ دو دفعہ اگر یہ کمیٹی ملے گی تو اس سے یہ ہو گا کہ بہت سی چیزیں آسان ہوں گی، ان کو قیدیوں کے بارے میں پتہ ہو گا، ان کو ان کے Behavior کے بارے میں پتہ ہو گا ان کو پتہ ہو گا کہ ہم ان کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی اکبر ایوب صاحب!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تو میں ریکویسٹ کرتی ہوں اگر اس کو مان لیا جائے تو بہترین ہو گا۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات، انتخابات دیہی ترقی، پارلیمانی امور و انسانی حقوق): جناب سپیکر، نگہت بی بی کو خوش کرنے کے لئے یہ ہم مان لیتے ہیں خیر ہے دو مہینے میں دو ہو جائیں گی ہم دو دفعہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں جی مان لیا۔ (مسکراہٹ)

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted. Fourth amendment in Clause 14, Inayat Ullah Khan Sahib.

Mr. Inayatullah: Sir, I beg to move that in Clause 14, after sub-clause (2), the following new sub-clause (3) may be added namely,-

"(3) The parole committee shall also have the power to take cases for parole upon their knowlwdge".

سر، یہ جو Parole committee ہے Main committee اس کو Parole sub-committee جو ہے وہ بزنس ریفر کرتی ہے جس کے بارے میں بی بی نے کہا کہ اس کی Meeting twice monthly ہو اور اس پہ پھر جو Main parole committee ہے وہ Decide کرتی ہے، اس لئے اگر Parole sub-committee کام نہیں کرے گی، وہ بزنس ریفر نہیں کرے گی تو جو Main parole committee ہے وہ ایسے ہی Idle بیٹھے گی تو اس لئے میں کہتا ہوں کہ ان کو ایک لحاظ سے Suo moto اختیار بھی دیا جائے Upon their knowledge اگر وہ کسی جگہ Intervene کرنا چاہتے ہیں تو ان کو یہ اختیار دیا جائے، تو ایک New clause میں نے Add کیا ہوا ہے، میرا خیال ہے Positive ہے حکومت اس کی مخالفت بھی نہیں کرے گی اور کرنی بھی نہیں چاہیئے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی منسٹر صاحب۔

<u>جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات، انتخابات دیہی ترقی، پارلیمانی امور وانسانی حقوق):</u> جی جناب سپیکر، I thank its good amendment and I agree with Inayatullah Sahib we should adopt it، اگر ان کے نالج میں کوئی چیز آتی ہے تو ان کے پاس پاور ہونی چاہیئے کہ وہ اس کو کر سکیں۔

<u>Mr. Speaker:</u> The question before the House is that the amendment, moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The amendment is adopted. Now question before the House is that the amended Clause 14 may stand part of the Bill? Those who are in favour it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr.Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The amended Clause 14 stands parrt of the Bill. Clause 15, Naeema Kishwar Sahiba MPA, to please move her amendment in Clause 15 of the Bill.

<u>Ms: Naeema Kishwar Khan</u>: Thank you janab Speaker. I beg to move that in Clause 15, after paragraph (a), the following new paragraph (aa) may be added namely;-

"(aa) one member of the Provincial Assembly of Khyber Pakhunkhwa from the District concerned and the concerned District Nazim;"

جناب سپیکر صاحب، اس میں میری ایک اور امنڈمنٹ ہے، تھی وہ اس میں نہیں ہے جو، اچھا وہ شاید ہاں آگے آ رہی ہے ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر بلدیات، انتخابات دیہی ترقی، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: پھر اس کے اوپر Already voting ہو چکی ہے۔ ڈسٹرکٹ ناظم تو Exist ہی نہیں کرتا اور جب Assemblies فرض کریں جب ختم ہو جائیں گی تو بیچ میں اس Tenure میں جی جناب سپیکر، ایسے ضد بہ ضد ہو رہی ہے، اس کی ضرورت نہیں ہے جنا ب سپیکر، یہ Administrative matter ہے یہ Routine میں چلتے ہیں معاملات۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: بس ٹھیک ہے تھینک یو۔

Mr. Speaker: Amendment is dropped. Now the question before the House is that the original Clause 16 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The Ayes' have it. Original Clause 15 stands part of the Bill. First amendment in Clause 16, Inayatullah Khan Sahib, to please move his amendment.

Mr. Inayatullah Khan: Sir, I beg to move that in Clause 16, in sub-clause (1), after the words "it appears to the parole sub-committee", the words "according to the reasons for parole prescribed by rules," may be inserted.

Mr. Speaker: Inayatullah Khan Sahib, MPA to please move his second amendment.

جناب عنایت اللہ: سر! میں اس کو تھوڑا Explain کرتا ہوں یہ ویسے جو لاء ہے سچی بات یہ ہے کہ ایک جو International Standard Based Practices اسی پہ Based ہے اور میں سمجھتا ہوں، اس میں بہت Effort ہوئی ہے جن لوگوں نے اس لاء کو ڈرافٹ کیا ہے اور اس کی Spirit بھی بہتر، وہ بھی Noble spirit ہے یعنی مطلب یہ کہ آپ کسی بندے کو سزا دیتے ہیں تو وہ سزا انتقام کے لئے نہیں دیتے

ہیں وہ اصلاح کے لئے دیتے ہیں تاکہ معاشرے کے اندر جرم کو رکوایا جا سکے اور اس بندے کی اصلاح ہو۔ اس لئے ہم مسلسل یہ بات کہتے رہے ہیں کہ جیلوں کے اندر بھی ایسا ماحول Create کریں کہ جو قیدی ہیں ان کی اصلاح ہو جائے اور اگر کوئی قیدی اس کو یہ جولاء ہے اس کے تحت باہر نکلنے کا اور اصلاح کا موقع دیا جائے تو وہ بھی میرا خیال ہے کہ بہتر ہے لیکن اس میں Discretion ہے۔ اس کمیٹی کے ساتھ Discretion زیادہ ہے۔ تو میں اس Discretion کو By rules جو ہے Regulate کرنا چاہتا ہوں کیونکہ ہمارے ملک کے اندر Discretion جو ہے وہ ہمیشہ کے لئے غلط طریقے سے استعمال ہوتا ہے۔ تو اس لئے میں نے کہا ہے کہ "According to the reasons for parole prescribed by rules: اس کو رولز کے اندر پھر پورا Explain کریں کہ کس طرح مطلب Parole دیا جائے گا کن لوگوں کو۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی اکبر ایوب صاحب۔

<u>وزیر بلدیات، انتخابات دیہی ترقی، پارلیمانی امور وانسانی حقوق</u>: جی سر، جو رولز بنیں گے تو لازمی بات ہے اس کے اوپر آگے رولز بنیں گے، تو اس کے اندر Prescribe کیا جائے گا یہ ساری چیزیں اور اس کے مطابق یہ کی جائے گی اور جناب سپیکر، آپ کو پتہ ہے ہمارے ملک میں Parole لینا کوئی آسان چیز نہیں ہے بہت Rigorous قسم کا ایک پراسیس ہے اور یہ پروفیشنل لوگوں نے جس طرح عنایت صاحب نے کہا ہے بڑی محنت کرکے Bill بنایا ہے I think عنایت صاحب اس کو Let stay like this۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی عنایت صاحب۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: سپیکر صاحب، میں نے تو اس پہ محنت کی ہے اور جہاں مجھے سقم نظر آیا ہے، جہاں مجھے Lacuna نظر آیا ہے، جہاں میں نے محسوس کیا ہے کہ اس کو By law regulate کرنا چاہیئے اور Discretion پہ نہیں اور ایک ایک چیز کو In depth اس میں یہ نہیں ہے، نہیں اس Particular Clause کے اندر Sub-clause کے اندر میں اس کے بارے میں کہنا چاہتا ہوں کہ اس کو By rules regulate کریں، حکومت نہیں مانتی ہے، مطلب وہ حکومت کی بات ہے لیکن اس پہ غور کریں ظاہر ہے میں تو اصلاح کے لئے چیز لا رہا ہوں میں اس پہ زور زیادہ نہیں دوں گا۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is,

تو آپ Drop ہو گئے پھر۔

<u>Mr. Inayatullah</u>: Drawn.

Mr. Speaker: Inayatullah Khan Sahib MPA, to please move his second amendment.
Mr. Inayatullah: Sir, I beg to move that in Clause 16, in sub-clause (2), after the word "imprisonment", the words "as prescribed in the penal statutes" may be inserted.

یہ میرے خیال میں اس میں ضروری ہے۔ منسٹر صاحب اس پہ غور کریں، دونوں لاء منسٹر اور دونوں بیٹھے ہیں ناوہ اس پہ غور کریں، یہ ضروری ہے ظاہر ہے حکومت مجھے یہ کہے گی تو میں اس کو بھی Withdraw کروں گا لیکن میرا خیال ہے یہ ضروری ہے۔

جناب سپیکر: یہ کیا ہے۔

جناب عنایت اللہ: یہ میرے خیال میں اس میں ضروری ہے یہ۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر بلدیات، انتخابات دیہی ترقی، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: جو Penal statutes کی بات کر رہے ہیں تو Imprisonment تو ہوتی ان Penal statutes کے مطابق ہے، ان کے بغیر تو Imprisonment ہو ہی نہیں سکتی، I don't know کیوں عنایت صاحب اس پہ Insist کر رہے ہیں وہ تو ایک پراسیس کا حصہ ہے تو یہ تو ساری چیزیں Automatically consider ہوں گی جب اس کو Parole دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی عنایت صاحب۔

جناب عنایت اللہ: لاء کے اندر یہ کلیئر نہیں ہے آپ کے لاء کے اندر یہ کلیئر نہیں ہے اس لئے میں یہ الفاظ لے آیا ہوں، میں نے بھی بڑی اس پہ Working کی ہے، میں نے بڑی اس پہ Consultation کی ہے یعنی اس طرح میں ہوا میں فائر نگ نہیں کر رہا ہوں، میں نے بڑی اس پہ Consultation کی ہے ٹھیک ہے اگر آپ نہیں کرنا چاہتے تو میں نے تو کہا ہے کہ میں تو لاء کو Refine کرنا چاہتا ہوں، میں اس کو بھی Withdraw کرتا ہوں لیکن حکومت اس پہ سوچ لیں۔

Mr. Speaker: Amendment withdrawn. Third amendment in Clause 16 of the Bill. Ji Inayatullah Khan Sahib.
Mr. Inayatullah: Sir, I beg to move that in Clause 16, after sub-clause (4), the following new sub-clause (5) may be added namely.-

"(5) the parole sub-committee shall meet periodically at least twice a month".

یہ میرے خیال میں اس سے پہلے نگہت اورکزئی صاحبہ کی امنڈمنٹ بھی اسی کی تھی، Parole sub-committee جو ہے میں نے کہا کہ یہ مہینے میں دو مرتبہ ملیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی منسٹر صاحب۔

<u>وزیر بلدیات، انتخابات دیہی ترقی، پارلیمانی امور وانسانی حقوق</u>: جی جناب سپیکر، جب کمیٹی مہینے میں دو دفعہ مل رہی ہے تو پھر کمیٹی یہ Decide کرے گی کہ Sub-committee کتنی دفعہ، جب اس کو ضرورت پڑے گی تو Sub-committee کو بزنس دے گی تو دیکھ لیں عنایت صاحب لیکن ہم نے کمیٹی کا تو Already کر دیا ہے۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: اس میں دو چیزیں ہیں ایک Parole committee، Sub-committee ہے۔ یہ Parole sub-committee کے بارے میں وہ جو پہلے والی میری امنڈمنٹ تھی وہ Main parole committee کے حوالے سے تھا کہ Main parole committee کو آپ یہ Role دے دیں کہ وہ Proactively suo moto چیزوں پہ نظر رکھ سکیں اور Proactively اپنا کام بھی کر سکیں۔ Sumoto بھی لے سکیں یہ Parole sub-committee کے حوالے سے میں کہہ رہا ہوں کہ بزنس کو Properly dispose off کرنے کے لئے Efficiency کے لئے آپ Twice a month وہ Meet کریں۔

<u>وزیر بلدیات، انتخابات دیہی ترقی، پارلیمانی امور وانسانی حقوق</u>: جناب سپیکر! یہ Decision ہمیں Main parole committee پہ چھوڑنا چاہیئے کہ وہ اپنی Sub-committee کو کب میٹنگ بلانا چاہتی ہے ابھی ہم ان کے اوپر Enforce کریں کہ آپ زبردستی دو دفعہ مہینے میں Sub-committee, this is the prerogative of the main parole committee کیونکہ جو Sub-committee ہو گی وہ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: وہ کریں گے۔

<u>Minister Local Government, Parliamentary Affairs & Human Rights</u>: Janab Speaker, that will work under the main parole committee.

<u>جناب عنایت اللہ</u>: میں پورا Explain، اصل میں مسئلہ یہ ہے اکبر ایوب صاحب کا جو فیلڈ ہے وہ لاء نہیں ہے سچی بات ہے، وہ بڑے Competent منسٹر ہیں، وہ Competent منسٹر ہیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے اپنی بغل میں لاء منسٹر کو بٹھایا ہوا ہے۔

جناب عنایت اللہ: اور ہم اس کا احترام بھی کرتے ہیں اور میرا خیال ہے اس نے اس بل کے لئے تیاری بھی نہیں کی ہے۔ میرا پکا یقین ہے کہ یہ اس کے پلے ایسے ہی پڑی ہے انہوں نے اس کے لئے تیاری بھی نہیں کی ہے۔ میں کہتا ہوں ایک آپ کی Parole sub-committee جو ہے بنیادی طور پہ اسی کے پاس Applications آتی ہیں، وہ Scrutinize کرتی ہیں، وہ چیزیں کرتی ہیں پھر Main committee کے پاس چیزیں آتی ہیں۔ ایک امنڈمنٹ کے اندر ہم نے Main committee کو یہ اختیار دے دیا کہ کہ وہ Suo moto business کر سکیں، ٹھیک ہے۔ میں اس کے اندر یہ کہتا ہوں کہ آپ کی Parole sub-committee کی میٹنگ بھی Frequently ہونی چاہیئے کہ ان کے ساتھ جو بزنس آئے وہ Frequently dispose off ہو۔

جناب سپیکر: انہوں نے تو جواب دے دیا۔

جناب عنایت اللہ: جی؟

جناب سپیکر: انہوں نے تو جواب دے دیا بس۔

جناب عنایت اللہ: ٹھیک ہے Withdraw۔

جناب سپیکر: Withdraw کر لیا۔ The question before the House is that the original Clause 16 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Original Clause 16 stands part of the Bill. Clauses 17 to 19, since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 17 to 19 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 17 to 19 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

کوئی تو Yes کر دو نا۔

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 17 to 19 stand part of the Bill. Amendment in Clause 20 of the Bill, Nighat Yaseen Orakzai Sahiba, MPA to please move her amendment to Clause 20 of the Bill.

Ms: Nighat Yasmeen Orakzai: Thank you Mr. Speaker. I, Nighat Yasmeen Orakzai, MPA to move that in Caluse 20 in sub-clause (1), for the words "the probation and parole officer", the words "the probation officer shall report the same with proofs to the parole committee which" may be substituted.

جناب سپیکر صاحب، اس میں میں نے یہ کیا ہے کہ Parole committee جب Decide کرے گی تو پھر ایک آفیسر کو اختیار نہیں ہونا چاہیئے، تو وہ Parole committee ہی اس کا Decision لیں تو یہ ایک اچھی امنڈمنٹ ہے باقی آپ کا کیا ہے کیونکہ یہ فرد واحد کا وہ نہیں ہو گا یہ Parole committee جس میں کہ تمام لوگ موجود ہوں گے جو بھی آپ چاہ رہے ہیں تو یہ ان تمام لوگوں کا فیصلہ ہو گا کہ ایسا ہونا چاہیئے یا نہیں ہونا چاہیئے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

Minister for Local Government and Parliamentary Affairs: Sir, we don't agree with this.

Mr. Speaker: Drop, withdrawn?

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ہم ان کو اچھا راستہ دکھاتے ہیں اور یہ پتہ نہیں کونسے راستے پہ چلے ہوئے ہیں لیکن بہر حال ہمارا فرض ہے، عوام دیکھ رہی ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے اپنا فرض پورا کر دیا ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہم اپنا فرض پورا کرتے ہیں باقی یہ اپنا فرض پورا کرتے رہیں ان لوگوں کو اچھا نہیں لگتا کہ امنڈمنٹ مطلب Adopt کرنا یہ شاید ان کی اناء کو دھچکا لگتا ہے تو نہ کریں۔

جناب سپیکر: نہیں، ابھی تھوڑی دیر پہلے آپ کہیں کہ میں نے۔۔۔۔

وزیر بلدیات، انتخابات دیہی ترقی، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: ہم نے آپ کا بھی جناب سپیکر کیا ہے۔

جناب سپیکر، وہ جو Parole officer ہوتا ہے He is dealing with that convict the parole committee is not dealing with that convict تو وہ Simple لکھا ہوا ہے وہ جو Parole officer ہے اس کی ذمہ داری ہے ورنہ کوئی بھی۔۔۔۔

Mr. Speaker: Amendment is withdrawn.

وزیر بلدیات، انتخابات دیہی ترقی، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: ہاں جی۔

Mr. Speaker: The question before the House is that the original Clause 20 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Original Clause 20 stands part of the Bill. Clauses 21 to 23 of the Bill, since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 21 to 23 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 21 to 23 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

Yes والے اپنی سیٹوں پہ کھڑے ہو جائیں تاکہ آئندہ آپ اونچا Yes کریں۔ ڈپٹی صاحب دیکھ لیا۔ ہیں زیادہ لیکن Yes نہیں کرتے۔ تشریف رکھیں۔

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 21 to 23 stand part of the Bill. Amendment in Clause 24, Naeema Kishwar Sahiba, MPA to please move her amendment in Clause 24.

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

Ms: Naeema Kishwar Khan: I beg to move that in Clause 24, after sub-clause (3), the following new sub-clause (4) may be added namely.-

“(4) There shall be appointed at least one female probation officer at each district.”

جناب سپیکر صاحب، اس کے بارے میں تھوڑی سی میں آپ کو ڈیٹیل بتا دوں۔ یہ آپ Clause 6 میں اس کی Date دیکھ لیں کہ آزمائشی رہائی پانے والا فرد اب ایک Probationers آفیسر کے زیر نگرانی کام کرے گا۔ پھر اس کے آگے ذرا اگر آپ جائیں یہ Twenty میں آپ جائیں کہ اس کی جب ضمانت کے لئے شرط ہو گی تو کوئی بھی ضمانت کی شرط کی اگر مطلب خلاف ورزی ہو گی تو Probation officer جو ہو گا یا Parole officer جو ہو گا تو اس کی وہ ضمانت اس کی منسوخ کی جائے گی۔ اچھا جو اس کا پیریڈ ہو گا وہ چھ ماہ سے تقریباً تین سال ہو گا تو کہنا یہ ہے کہ اگر آپ کے ساتھ Probation officer جو ہے وہ Woman نہیں ہو گی تو آپ ایک خاتون کو پھر کس کے اس میں دیں گے؟ پھر اس میں سے بہت سارے مسائل آگے آئیں گے۔ اگر آپ چھ ماہ سے تین سال ایک مطلب ایک اگر ملزم خاتون ہو گی وہ Already ایک بے کس اور لاچار خاتون ہو گی۔ اگر آپ اس کو ایک Male probation officer کے رحم و کرم پہ چھوڑیں گے تو بہت سارے مسائل پھر اس کے آگے آئیں گے، وہ کسی بھی طرح اس کا وہ استعمال آ سکتا ہے اور اس کی میں آپ کو مثال دے دوں، 2002 میں جب ہم اسمبلی میں تھے، نگہت صاحبہ بھی تھیں، اس وقت بھی یہ مسئلہ اس وقت کوئی بھی Probation officer

ہمارے صوبے میں بھی نہیں تھی اور اس وقت درانی صاحب کے پاس ہماری تمام خواتین گئی تھیں اور اس وقت ہم نے اس مسئلے کو پوائنٹ آؤٹ کیا تھا کہ ہمارے صوبے میں کوئی Probation officer نہیں ہے تو اس کی تعیناتی کریں کیونکہ Probation پہ خواتین کی رہائی بھی ہونی چاہیئے تو جب یہ بل اب آپ لوگ لے آئے ہو ظاہر ہے ایک اچھی لاء ہے تو اس میں خواتین کو بھی آپ ریلیز کروگے۔ تو پھر اس کو اب کس کے کسٹڈی میں دوگے؟ کیا میل اس کو کریں گے تو اس لئے میں اس کلاز کو لائی ہوں کہ کم از کم Probation officer اس وقت مجھے نہیں پتہ، ہمارے صوبے میں کتنی خواتین Probation officers ہیں؟ تو اس لئے میں چاہتی ہوں کہ ڈسٹرکٹ میں کم از کم ایک Probation officer ہونی چاہیئے کہ جب آپ خواتین کو ریلیز کروگے Probation پہ تو وہ اس آفیسر کی اس پہ ہونی چاہیئے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر بلدیات، انتخابات دیہی ترقی، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: جناب سپیکر، نمبر تو مجھے نہیں پتہ لیکن خواتین Probation officers ہیں لیکن ہر چیز میں Gender کو میرے خیال میں لانے کی ضرورت نہیں ہے جناب سپیکر۔ خواتین Prisoners بھی بڑے سب ڈسٹرکٹ میں Probation officers ہیں۔ تو جو چھوٹے ڈسٹرکٹس ہیں جناب سپیکر، Most of them میں تو خواتین Prisoners بھی نہیں ہیں وہ Prisoners سے زیادہ Probation officer ہو جائے گی۔ I think جس طرح ہے جناب سپیکر، I differ with the amendment جناب سپیکر، کیونکہ جس طرح ہے اسی طرح ہونا چاہیئے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی، نعیمہ کشور صاحبہ۔ Amendment withdrawn؟

محترمہ نعیمہ کشور خان: اس کو تو میں، اب میں کچھ بھی نہیں کہہ سکتی۔ پھر مجھ سے منسٹر صاحب وعدہ کریں اس کو رولز میں پھر Define کریں گے کہ کیا کریں گے؟ جب آپ خواتین کو Probation پہ رہائی دوگے تو پھر اس کے لئے کیا کروگے یا تو اس کو خواتین آفیسر۔۔۔۔۔

وزیر بلدیات، انتخابات دیہی ترقی، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: جناب سپیکر، ان کی امنڈمنٹ کی Financial implications بھی ہیں۔ ہم رولز کے اندر دیکھ لیں گے جس طرح وہ کہہ رہی ہیں، جس طرح فنانس سے اور اس کے اندر Financial implications کی چیز ہے۔ ڈسکس کر کے اس کے بعد کوئی اس کے اندر جو بھی ہو وہ پہنچا سکیں۔

Mr. Speaker: Okay, withdrawn. The question before the House is that the original Clause 24 may stand part of the Bill? Those in favour of it may say 'Yes' and against it may say 'No'.

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Original Clause 24 stands part of the Bill. 25 to 27 Clauses, since no amendment has been proposed by any Member in Clause 25 to 27 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 25 to 27 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 25 to 27 stand part of the Bill. Clause 28 of the Bill.

جی نگہت اورکزئی صاحبہ، آج تو چھائی ہوئی ہیں آپ۔

Ms: Nighat Yasmeen Orakzai: Thank you Mr. Speaker. I. Nighat Yasmeen Orakzai, MPA to move that in Clause 28, after the words "purposes of this Act", the words "within three months of its enactment" may be added.

سر، اس میں میں نے یہ کہا ہے کہ جیسا کہ ہم نے ایک بل پاس کیا تھا کہ اگر آپ کو یاد ہو 2017
میں، وہ تھا پولیس ایکٹ کے بارے میں اور ابھی تک اس میں پبلک سیفٹی کمیشن کا جو ہے وہ پورشن نہیں
ڈالا گیا۔ اس میں میں نے یہ کہا ہے کہ جب بھی بل آتا ہے تو اس کے رولز نہیں بنتے اور بل پہ بل آتا جاتا ہے
تو مہربانی کریں کہ یہ کلاز اگر آپ منظور کر لیں تو یہ مہربانی ہو گی آپ کی کہ Within three months
اس کے رولز بنیں اور پھر اس کے بعد جو ہے تو آگے Implementation کی طرف ہم جائیں۔
جیسے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر بلدیات، انتخابات دیہی ترقی، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: جی شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، جو
پولیس والی انہوں نے بات کی ہے That is وہ جو Delay ہوا That was not because of
the rules، وہ Judiciary refused کہ ہم اپنا پارٹ نہیں وہ That is completely a
separate issue لیکن اس حد تک میں ان سے Agree کرتا ہوں جناب سپیکر، قانون بن جاتے ہیں اور
رولز ایسی ایسی جگہ بھی میں نے دیکھی ہے جناب سپیکر، جہاں نو سال بعد رولز بنے ہیں So I agree
with her لیکن میں ریکویسٹ کروں گا کہ تین مہینے کی بجائے اس کو چھ مہینے کریں Workload زیادہ

ہوتا ہے یہ تھوڑا ساSensitive کام ہے جناب سپیکر، Three months کی بجائے Sis months

کر دیں۔Within six months they should prepare the rules for this law

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: بالکل، I again یہ کہنا چاہتی ہوں کہ The words within the months of, within six months. Ji within six months.

<u>جناب سپیکر</u>: ٹھیک ہے تو امنڈمنٹ ہو گئی یہ منظور۔ The motion before the House is that amended amendment, moved by the honourable Member may be adopted? Those in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The amended amendment stands part of the Bill. Now the question before the House is that Clause 28 may stand, that amended amendment in Clause 28 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

(Pandemonium)

<u>Mr. Speaker</u>: Those who are in favour of it may say 'Yes'.

<u>Members</u>: Yes.

<u>جناب سپیکر</u>: یہ فضل الٰہی بول ہی نہیں رہا۔ وہ Yes تو کہیں نا۔ (قہقہہ)

<u>Members</u>: Yes.

<u>Mr. Speaker</u>: 'Yes'. Against it may say 'No'.

<u>Members</u>: No.

<u>جناب سپیکر</u>: Yes والے زیادہ ہو گئے نا، ابھی تو۔

(تحریک منظور کی گئی)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The amended amendment Clause 29 and 30, ہے۔ Amended amendment یہ 28 stands part of the Bill. since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 29 and 30 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 29 and 30 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

<u>Members</u>: Yes.

<u>جناب سپیکر</u>: صرف خواتین Yes کر رہی ہیں ویسے۔ Those against it may say 'No'.

<u>Members</u>: No.

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. Clauses 29 and 30 stand part of the Bill, Preamble and Long Title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا پروبیشن وپےرول مجریہ 2021 کا پاس کیا جانا

Mr. Spoeaker: ‘Passage Stage’: Minister for Parlimentary Affairs, to please move that the Khybe Pakhtunkhwa, Probation and Parole Bill, 2021 may be passed. Item No. 11 Minister Sahib, passage stage.

وزیر بلدیات، انتخابات دیہی ترقی، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: جی سر، میں ابھی کر رہا ہوں، میں ابھی کر رہا ہوں۔ Sir on behalf of the honourable Chief Minister I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Probation and Parole Bill, 2021 may be passed. .

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Probation and Parole Bill 2021 may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Bill is passed.

اور جب ہم ٹریژری بنچز پہ ہوتے تھے تو بل پاس ہوتا تھا ہم ڈیسک بجایا کرتے تھے۔ (قہقہہ)

(تالیاں)

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا گھریلو ورکرز کی فلاح و بہبود و تحفظ مجریہ 2021 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 12, “Consideration of the Bill”: Minister for Labour, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Home based Workers (Welfare and Protection) Bill, 2021 may taken into consideration at once.

Mr. Shaukat Ali Yousafzai (Minister for Labour & Culture): Mr. Speaker Sahib, I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Home based Workers (Welfare and Protection) Bill, 2021 may taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Home based Workers (Welfare and Protection) Bill, 2021 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 1 to 6 of the Bill, since no amendment has been proposed by any honourable Member in

Clauses 1 to 6 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 6 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes" have it. Clauses 1 to 6 stand part of the Bill. Clauses 8 to 22, since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 8 to 22 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 8 to 22 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes" have it. Clauses 8 to 22 stand part of the Bill. Preamble and Long Title also stand part of the Bill.

جی نعیمہ کشور صاحبہ! آپ نے Amendment withdraw نہیں کی تھی؟ نعیمہ کشور صاحبہ۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: کس ٹائم پہ Withdraw کی تھی؟

Mr. Speaker: Amendment in Clause 7.

محترمہ نعیمہ کشور خان: Seven میں تو میں نے پیش ہی نہیں کی تو Withdraw کیسے؟

Mr. Speaker: یہ رہ گیا تھا Ms: Naeema Kishwar Sahiba, MPA to please move her amendment in Clause 7 of the Bill. یہ بیچ الٹ گیا

محترمہ نعیمہ کشور خان: یہ تو میرے خیال میں آپ پاس کر چکے۔

جناب سپیکر: کریں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: چلے خیر ہے سپیکر صاحب، میں صرف Just بات کر لیتی ہوں اس بل پہ۔ جناب سپیکر صاحب، اس بل کو تقریباً تین سے چار مہینے ہو گئے کہ یہ بل اس ہاوس میں پیش ہوا ہے تو یہ بہت بہتر ہوتا کہ یہ بل اگر Concerned committee میں چلا جاتا۔ اس پہ میں نے بل جمع کیا ہے اور میرے خیال میں میرا خیال ہے کہ وہ بہت بہتر بل ہے کیونکہ اس میں بہت ساری ایسی چیزیں تھیں کہ اگر وہ اس کے ساتھ ہم Club کرتے تو ایک بہتر بل ہم لا سکتے تھے۔ اس میں میری بہت ساری امنڈمنٹس تھیں مجھے نہیں پتہ کہ وہ کیوں نہیں لی گئیں صرف یہ ایک امنڈمنٹ لی گئی ہے اور یہ امنڈمنٹ اس لئے موو کی تھی کہ انہوں نے کہا تھا کہ چودہ سال سے کم عمر وہ نہیں ہونا چاہیئے۔ ابھی کورٹ کی ایک Verdict ایک Comment اس پہ آئی تھی Verdict میں اس کو نہیں کہوں گی کہ چودہ سال کے اس پہ اگر آپ پابندی

لگاؤ گے تو بہت سارے بھکاری آپ پیدا کرو گے اور دوسری بات یہ ہے کہ آئین میں بچے کے لئے جو عمر کی حد ہے وہ اٹھارہ سال ہے۔ اس میں کچھ وہ ہے کہ لیبر لاء میں چودہ سال ہے اور آئین میں جو بچے کی Definition ہے وہ اٹھارہ سال ہے۔ ادھر آپ نے کچھ لیبر لاء کا لیا ہے۔ دوسرا اس میں جو خواتین کے لئے میٹر نٹی لیو ہے With pay وہ میں نے امنڈمنٹ کے لئے وہ کی تھی۔ تو میرے خیال میں اس میں ہونی چاہیئے کہ جو خواتین ہیں جو ورکنگ میں آرہی ہیں کہ اس کو With pay ہونی چاہیئے تو میرے خیال میں بہت ساری اس میں بہتری کی گنجائش تھی کہ جو میٹر نٹی لیو ہے وہ خواتین کو With pay ہونی چاہیئے تھی جو اس میں نہیں ہے۔ اس طرح بہت ساری دوسری چیزیں تھیں اگر یہ بل کمیٹی میں چلا جاتا، کمیٹی میں ہمارا جو بل ہے اپوزیشن نے موؤ کیا ہے اس کے ساتھ وہ Club ہو جاتا تو وہ اور بھی بہتر ہو جاتا لیکن ابھی چونکہ آپ آگے گئے ہو تو میں آپ کو مشکل میں نہیں ڈالوں گی۔ ٹھیک ہے میں اپنا واپس ہی لوں گی۔ تھینک یو جی۔

Mr. Speaker: Thank you. Now the question before the House is that the original Clause 7 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Original Clause 7 stands part of the Bill.

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: سر! میری ایک قرارداد ہے اگر آپ اجازت دیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: قرارداد ہے وہ بعد میں۔

Clauses 8 to 22, since no amendment has been proposed by any honourable Member, therefore, the question before the House is that Clauses 8 to 22 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes” have it. Clauses 8 to 22 stand part of the Bill. Preamble and Long Title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا گھریلو ورکرز کی فلاح و بہبود و تحفظ مجریہ 2021 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: ‘Passage Stage’: The Minister for Labour, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Home based Workers (Welfare and Protection) Bill, 2021 may be passed.

Minister for Labour: Mr. Speaker Sahib! I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Home based Workers (Welfare and Protection) Bill, 2021 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Home based Workers (Welfare and Protection) Bill, 2021 may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’have it. The Bill is passed.

خیبر پختونخوا کے پالیسی کے اصولوں کے مشاہدات اوران پر عملدرآمد سے متعلق رپورٹ برائے سال2019کاایوان کی میز پر رکھاجانا

Mr. Speaker: Minister for Parliamentary Affairs, to please lay the Report on the Observance and Implementation of Principles of Policy in relation to the affairs of the Khyber Pakhtunkhwa Province for the year 2019 in the House. Minister for Parliamentary Affairs, to please lay the report, Akbar Ayub Sahib.

Mr. Akbar Ayub Khan (Minister for Local Government, Parliamentary Affairs & Human Rights): Sir, on behalf of the honourable Chief Minister I lay a report on the Observance and Implementation of Principles of Policy in relation to the affairs of the Khyber Pakhtunkhwa Province for the year 2019 in the House.

Mr. Speaker: It stands laid.

این ایف سی ایوارڈ پر عملدرآمد سے متعلق دوسری ششماہی رپورٹ (جنوری تا جون 2020)کاایوان کی میز پر رکھاجانا

Mr. Speaker: Minister for Finance, to please lay the report of second Biannual Monitoring on the Implementation of NFC Award (January-June 2020) in the House.

جی اکبر ایوب صاحب۔

Minister for Local Government, Parliamentary Affairs & Human Rights: Ji Janab Speaker, on behalf of the Finance Minister I beg to lay a report on second Biannual Monitoring on the Implementation of NFC Award (January-June 2020) under Article 160 (3B) in the House.

Mr. Speaker: It stands laid.

قاعدہ کا معطل کیا جانا

<u>جناب سپیکر</u>: ریزولیوشن کے لئے نگہت بی بی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ سر، میں Rule 240 کے نیچے 124 کو Suspend کرواکے اپنی یہ قرارداد پیش کرنا چاہتی ہوں جناب سپیکر صاحب۔

<u>Mr. Speaker</u>: Is it the desire of the House that rule 124 may be suspended under rule 240 and allow the honourable Member, to move the resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The rule is suspended. Ji Nighat Orakzai Sahiba.

قرارداد

<u>محترمہ نگہت یاسمین اوکزئی</u>: یہ میری قرارداد ہے جناب سپیکر صاحب۔

ہر گاہ کہ سیلز ٹیکس ایکٹ 1990 کے سیکشن 2 اور 3 کے تحت ریٹیلر کی جو تعریف اور سیلز ٹیکس کا معیار وضع کیا گیا ہے، اس کے تحت ریٹیلرز سے سیلز ٹیکس وصول ہونا چاہیئے لیکن اس کے باوجود چھوٹے تاجروں اور دکانداروں کی جانب سے ہراسانی اور بے جا تنگ کرنے کی شکایات بہت زیادہ سامنے آرہی ہیں۔ لہذا یہ اسمبلی مرکزی حکومت سے اس امر کی پرزور سفارش کرتی ہے کہ ایف بی آر کے افسران اور اہلکاروں کو تاکید کی جائے کہ جو تاجر اور دکاندار اس دائرہ کار میں نہیں آتے ہیں ان کو بے جا تنگ کرنے سے اجتناب کریں اور مذکورہ قانون کے تحت صحیح Assessment کیا کریں تاکہ چھوٹے تاجروں اور دکانداروں میں تشویش اور بے چینی کو ختم کیا جاسکے۔ تھینک یو جناب سپیکر۔

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are Those in favour of it may say ؟کوئی بولیں نا in favour of it may say 'Yes'. 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. اکبر ایوب صاحب! کل بھی ایک بل ہے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا، ان کو بھی Instruct کریں کہ وہ اس کے ساتھ Abstract لگائیں۔ انہوں نے ہمیں نہیں بھیجا Abstract۔

وزیر بلدیات، انتخابات دیہی ترقی، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: اور آئندہ جو بھی بل آئے گا اس کے ساتھ ہونا چاہیئے Abstract۔

وزیر بلدیات، انتخابات دیہی ترقی، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: Abstract ہونا چاہیئے۔

جناب سپیکر: ورنہ ہمارا، میں نے ان کو Instruct کر دیا ہے کہ ہمارا سیکرٹریٹ Receive نہیں کرے گا۔

وزیر بلدیات، انتخابات دیہی ترقی، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: بالکل ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: جی پہلے نثار خان لے لیں پوائنٹ آف آرڈر پھر آپ لے لیں۔

جناب نثار احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: یہ تو لیگل بات کرنا چاہتی ہے پوائنٹ آف آرڈر پہ۔آپ بات کریں نثار خان۔

جناب نثار احمد: پوائنٹ آف آرڈر، ایشو ہے کرنٹ، Burning issue ہے۔ شکریه سپیکر صاحب، نن تاسو اولولیدل چې ټول پیښور بلاک وو احتجاج وو، خیر الله او عنایت الله ځوانان چې دوانړه شهیدان کړے شوی وو، د ډینز پلازې مالک د هغې خلاف تر اوسه ایف آئی آر هم نه کټ کیدو، اوس ایف آئی آر کټ شوے دے نو د هغوی د گرفتارئ هیڅ کوشش نه دے شوے۔ لهذا حکومت ته پکار دی چې دغه کسان زر تر زره د گرفتار شی چې دغه کوم Insurgency جوړه شوې ده، کوم امن ته دغه رسیدلې دے چې هغه بحال شی۔ د دې سره جی زما په علاقه کښې، شل گزی بابا زیارت باندې چې دلته خزانه ده، په هغې باندې حمله شوې ده، هغه خلق چې کوم اثر و رسوخ والا وو، هغوی د ایف آئی آر نه ویستلې شوی دی، مزدوران ایف آئی آر کښې اچولې شوی دی، نن هم زما په ضلع مهمند کښې سړکونه بند دی۔ دا یو روحانی هغه خلقو ته ملاؤ شوې ده دهچکا ،مذهبی دهچکا ملاؤ شوې ده۔ لهذا په هغې کښې جوډیشل انکوائری پکار ده چې د دغه خلقو صحیح طرف ته رسائی اوشی ۔کوم خلق چې، غټ خلق هغې کښې Involve دی چې هغوی په دیکښې راگهیر شی او آئنده د پاره داسې د خلقو دغه ته تکلیف اونه رسی۔ مننه تهینک یو۔

جناب سپیکر: نعیمہ کشور صاحبہ۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

نکتہ اعتراض

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر صاحب، ہم اکثر تحریک التواء پہ اور بہت سارے ایشوز پہ این ایف سی پہ بحث کرتے ہیں اور بہت سارا وقت ہم ضائع کرتے ہیں۔ آج جو Report lay ہوئی ہے جو ہمارے رولز ہیں 196 کے Under جو این ایف سی کا ہے۔ تو ہمارے Reports lay ہوتے ہیں جو ہمارا Rule ہے 196 پہ، این ایف سی کا 197 پہ ہوتا ہے۔ 197 پہ این ایف سی کا ہوتا ہے، 198 پہ ہوتا ہے جو آڈیٹر جنرل کا ہوتا ہے۔ آئیڈیالوجی کونسل کا ہوتا ہے لیکن اس کے Under جو Rule ہمارا 200 ہے، وہ کہتا ہے کہ: "After a report referred to in rules 196, 197, 198 is laid before the Assembly, the Speaker shall fix a date for its discussion." پھر یہ سپیکر کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ اس پہ ڈسکشن کے لئے ٹائم فکس کرے۔ تو جب ہم بار بار ایشوز اٹھاتے ہیں۔ این ایف سی پہ ہم اکثر بحث کرتے ہیں کبھی کوئسچن پہ، کبھی ایڈجرنمنٹ موشن پہ تو سپیکر صاحب، By rules, by آئینی ذمہ داری یہ آپ کا کام ہے کہ جب یہ رپورٹ ابھی Lay ہوئی ہے اس پہ ڈسکشن کے لئے آپ ٹائم فکس کریں تاکہ ہم اس پہ ڈسکشن کریں کیونکہ بہت سارے ممبران کو اس پہ تحفظات ہیں کہ اس پہ ہم ڈسکشن کریں۔

جناب سپیکر: اس کو چیک کریں جی اور جیسے نعیمہ کشور صاحبہ کہتی ہیں اس کے مطابق Accordingly اگر قانون میں ہے تو اس کو شامل کریں For discussion۔ جی وقار خان صاحب، ان کے بعد آپ بھی لے لیں۔

قرارداد

جناب وقار احمد خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ حکومت سندھ سے اس امر کی سفارش کرے کہ مورخہ 21 جون 2021 کو کراچی کے علاقے کیماڑی میں رینجرز ہیڈکوارٹر کے سامنے میرے حلقہ نیابت کے ایک نوجوان ناصر خان کا بے دردی کے ساتھ قتل ہوا اور زیادہ فکر کی بات یہ ہے کہ قاتلوں نے انہیں انتہائی محفوظ علاقے میں شہید کیا لیکن بدقسمتی سے ان کے خاندان کے ساتھ انصاف کے تقاضوں کے مطابق سلوک نہیں کیا جارہا ہے۔ جیسا کہ ان کی بہت زیادہ کوششوں کے باوجود رینجرز کے متعلقہ اہلکاران کو سی سی ٹی وی فوٹوز / ویڈیوز نہیں دے رہے ہیں۔ لہذا

حکومت سندھ ناصر خان کے خاندان کو تحفظ دیں اور ان کے جائز قانونی اور اخلاقی مدد کریں تاکہ ان کو احساس ہو کہ وہ بھی ہمارے ملک پاکستان کے معزز شہری ہیں۔

Mr. Speaker: This is the resolution, moved by the honourable Member, because rules are relaxed, so is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed.

رسمی کارروائی

جناب سپیکر: جی وقار خان۔

جناب وقار احمد خان: میں حکومت کی توجہ اس اہم نکتے کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ ایلیمنٹری ایجوکیشن میں E-Transfer Policy انہوں نے متعارف کرائی ہے جناب سپیکر صاحب، لیکن Ground reality میں ہارڈ ایریاز کو اس سے زیادہ نقصان پہنچ رہا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں اس کی ایک مثال دیتا ہوں، میرے حلقہ نیابت میں یونین کونسل ٹال ایک ہارڈ ایریا ہے، وہاں پہ گورنمنٹ ہائی سکول ہے لڑکوں کا، اس میں چھ پوسٹیں Already خالی تھیں اور E-Transfer Policy کی وجہ سے تین اور ٹیچرز ٹرانسفر ہو گئے، نو پوسٹیں خالی ہو گئی ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، Strength وہاں پر چھ سو پچاس لڑکوں کا ہے اور ابھی جو ہے نا تعلیمی ایمرجنسی کی وجہ سے وہ کہتے ہیں کہ ہم تعلیمی ایمرجنسی ہے، بچوں کو زیادہ سے زیادہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: وقار خان! آپ کا پوائنٹ آ گیا اس پر میں ایلیمنٹری ڈیپارٹمنٹ سے کہوں گا کہ Policy is good.

جناب وقار احمد خان: اس پر میں نے کال اٹینشن بھی جمع کی ہے جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: E-Transfer میں سفارشیں ختم ہو گئی ہیں لیکن سکولوں میں ٹیچرز کی کمی کو پورا کرنا ایلیمنٹری ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری ہے اور میرے خیال میں وہ انہوں نے 'ایڈ شیڈ' لگائی ہے یا لگا رہے ہیں۔ ہر جگہ کے لئے ٹیچرز کی ریکروٹمنٹ جو ہے وہ میں اس کو ڈائریکشن دیتا ہوں کہ اس کو جلد از جلد Ensure کریں۔ یہ جو لیبر ڈیپارٹمنٹ کی امنڈمنٹس کی Copies تھیں، اس کی Original

abstract سیکرٹری صاحب کے پاس ہیں جن جن کو چاہیئے وہ ان سے لے سکتے ہیں جو امنڈمنٹس لانا چاہتے ہیں۔

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر، آٹھویں دفعہ میں کھڑا ہوا ہوں۔

جناب سپیکر: جی نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر صاحب، میں چھ سات دفعہ کھڑا ہوا ہوں آپ کو پتہ ہے کہ میں کبھی فضول بات اسمبلی میں نہیں کرتا۔ میرے حلقے میں گیارہ سو کنال اراضی موضع لنگڑا سے، ابھی اربن ڈیویلپمنٹ کوئی پروگرام ہے اس کے تحت Acquire کی جارہی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، اسی موضع سے ایبٹ آباد یونیورسٹی کے لئے تیرہ سو کنال اراضی Acquire کی گئی اور انڈسٹریل اسٹیٹ کے لئے بھی اسی موضع لنگڑا سے چھ سو کنال اراضی Acquire کی گئی۔ پھر عدالتوں کے لئے پچیس کنال اراضی Acquire کی گئی، اب گیارہ سو کنال تقریباً پورے اس گاؤں کی باقی زمین بچتی ہے جہاں پر ان لوگوں نے مکانات بھی بنانے ہیں، اپنے بچوں کے سر چھپانے کی جگہ بھی ان کو ضرورت ہے۔ ساتھ ایگریکلچر لینڈ بھی وہ ہے۔ تو میں یہ حکومت سے آپ کی وساطت سے، میں حکومت سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ لوگ کدھر جائیں گے اگر آپ نے یہ گیارہ سو کنال جس کا ابھی سیکشن فور لگانے کی کوشش کی جارہی ہے، اگر لگ گیا تو وہ بے چارے اپنے بچوں کو لے کر کہاں پر جائیں گے اور ویسے بھی ایگریکلچر لینڈ قانونی طور پر جو ہے وہ کسی اور Purpose کے لئے Acquire نہیں کی جاسکتی۔ تو میں یہ بات آپ کے توسط سے حکومت کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں، اب میں سمجھتا ہوں کہ یہ اربن ڈیویلپمنٹ پروگرام شاید لوکل گورنمنٹ کی طرف سے کیا جارہا ہے اور پچھلے دنوں بجٹ اجلاس کے دوران میں نے ایک بات حویلیاں کے ایک پارک کا مسئلہ تھا وہ میں نے اٹھایا تھا کہ اس کو Denotify نہ کیا جائے وہاں پہ پانچ کنال جگہ ایک شخص کی ہے اور اس کو Denotify کیا جارہا ہے اور یہاں سے پورے گاؤں کو سپیکر صاحب، اجاڑا مل جائے گا، جو لوگ وہاں سے تیس، چالیس، پچاس، ساٹھ، ساٹھ، سو، سو سال سے آباد ہیں وہ بے چارے کدھر جائیں گے اور ان کے قبرستان ہیں وہاں پر، ان کے گھر ہیں وہاں پہ، ان کے رہائش کے لئے جگہ نہیں ہے کوئی دوسری، تو مہربانی کر کے یہ جگہ Acquire نہ کی جائے کسی Purpose کے لئے، اس کو ان لوگوں کے مقصد کے لئے، ان کی ذاتی ملکیت ہے، ان کے آباؤاجداد کے قبرستان ہیں، اس کو اس طرح سے چھوڑا جائے۔

جناب سپیکر: جی اکبر ایوب صاحب۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات، انتخابات دیہی ترقی، پارلیمانی امور وانسانی حقوق): جناب سپیکر، جس جگہ کی یہ بات کر رہے یہ ایبٹ آباد ڈیویلپمنٹ اتھارٹی جو ابھی تک اس کی Proposal سامنے نہیں آئی لیکن کوئی اس میں جبری Acquisition نہیں ہوگی جناب سپیکر، ہم نیالاء لا رہے ہیں، Land sharing جہاں بھی، میں نے تو، سات اتھارٹیز ہیں ہمارے نیچے سب کو ہم نے کہا ہے جی کہ آپ نئی ہاؤسنگ کالونیز سٹارٹ کریں کیونکہ ہاؤسنگ کا پاکستان میں ایک فقدان ہے تو ہم نئی ہاؤسنگ کالونیز سٹارٹ کر رہے ہیں اور اس کو بھی اس، ایک نیا بورڈ بن گیا ہے ہماری ان لوکل ایریاز اتھارٹیز کا، وہ ایک نیالاء ان شاء اللہ اسمبلی میں لا رہے ہیں کہ Sharing basis کے اوپر اسی طرح Land sharing basis کے اوپر چار کنال کے بدلے میں ایک کنال زمین دی جائے گی لیکن مجھے ابھی تک کوئی پتہ نہیں ہے کہ اگر کوئی زمین فائنلائز کی گئی ہے یا نہیں کی گئی۔ دوسری جناب سپیکر، جو Denotification کی اورنگزیب خان بات کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر، پارک سے ہمیں، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے میری تو کوشش ہے بلکہ ہماری یہ پالیسی ہے اس سال کہ ہر ڈسٹرکٹ میں دو نئے پارکس بنائے جائیں لیکن جناب سپیکر، میں نے گورنمنٹ کا بھی تحفظ کرنا ہے ایک زمیں جو Post-acquisition کے تحت مجھے پچاس لاکھ کی مل رہی ہے لیکن اس کی جو مارکیٹ ویلیو ہے وہ پچاس کروڑ روپے ہے، آج تو میں پچاس لاکھ پہ وہ زمین لے لوں گا لیکن کل وہ شخص عدالت میں جائے گا اور پچاس کروڑ کی ڈگری کر کے لائے گا تو پیسے تو گورنمنٹ کو ہی دینے پڑیں گے نا جناب سپیکر، اس میں صرف یہ مسئلہ ہے۔ ابھی تک ہم نے Denotify نہیں کیا، ہم دیکھ رہے ہیں اور کوشش کر رہے ہیں اور میں سردار صاحب کو بھی ریکویسٹ کروں گا، سردار صاحب کوئی بہتر جگہ بیس، پچیس، تیس کنال کا کیا پارک بنا رہے ہیں، میں آپ کو سو، ڈیڑھ سو، دو سو کنال کا پارک بنا کر دیتا ہوں آپ جگہ کوئی تھوڑا سا سائیڈ پہ دیکھ لیں، پارک ہے ذرا سائیڈ پہ بھی ہو گا لوگ جائیں گے ان شاء اللہ۔ یہ بھی سائیڈ پہ ہے حویلیاں، خاص حویلیاں کا جو شہر ہے اس کے اندر نہیں ہے، تھوڑا سا اگر پہاڑوں کی طرف چلے جائیں تو بڑا پارک، میرا آپ سے Commitment ہے میں آپ کو بڑا پارک بنا کر دوں گا جی۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ سردار یوسف زمان صاحب۔

سردار اورنگزیب: میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب: سپیکر صاحب، جس طرح منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ آج پچاس لاکھ روپے کے حساب سے اگر ہم لیں گے تو کل پتہ نہیں پانچ کروڑ روپیہ اس کے بدلے میں دینا پڑے۔ سپیکر صاحب، یک سالہ اوسط لگائی گئی ہے حویلیاں جو آبیہ زمین ہے وہ تو چار کروڑ روپے سے ہمیں زیادہ سے زیادہ آٹھ مرلے مل سکتی ہے اس سے زیادہ نہیں مل سکتی ہے، یہ جگہ جو تھی اس لئے ادھر سے Acquire کی ہے اس کو رکرڑ کہتے ہیں، اس کا ریٹ اپنا ہوتا ہے اور وہ جو محکمہ مال کی جو انہوں یک سالہ اوسط لگائی ہے، اس کے مطابق وہ جگہ Acquire ہوئی ہے، اس پر ان شاء اللہ کوئی نہ آپ کے اوپر کوئی دعوی کر سکتا ہے، نہ کوئی نیا پیسوں کا مطالبہ کر سکتا ہے۔

جناب سپیکر: اکبر ایوب صاحب! اورنگزیب نلوٹھا صاحب کے ساتھ آپ بیٹھ کر آپ اس ایشو کو دیکھ لیں ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ۔ سردار یوسف صاحب۔

سردار محمد یوسف زمان: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میں آپ کی وساطت سے ایک اہم مسئلے کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں، مسئلہ یہ تھا اور حکومت ہم نے دیکھا ہے کہ اس حکومت کے عجیب سے جو اختیارات ہیں کہ پہلے ایکشن لے کر بعد میں سوچتے ہیں اور جس طرح کے لوگ، اگر کوئی کسی جگہ اپنا روزگار تلاش کرتے ہیں، کوئی انویسٹمنٹ کرتے ہیں اس سے پہلے ان کو کوئی ہدایات نہیں ملتیں لیکن اس کے بعد جب وہ خرچ بھی کر لیتے ہیں، ان کو نقصان دینا ان کا ایک مقصد ہوتا ہے جس طرح ناران میں پچھلے دنوں، فوری طور پر اگر وہ پہلے ہی یہ ان لوگوں کو بتا دیتے کہ سیزن آنے سے پہلے پہلے کے ڈی اے وہاں پر بنی ہوئی ہے اور لوگوں کو وہاں شیلٹر نہ بنانے دیتی، وہاں پر کیمپ نہ لگانے دیتی، تو وہ لوگ نہیں لگاتے لیکن انہوں نے کسی کو نہیں روکا۔ اس کے بعد Encroachment کے بہانے سے جس وقت ایکشن لیا ہے، نوٹس بھی نہیں دیا اور نوٹس کے بغیر ایکشن لیا جوری ایکشن بھی ہوا جس کی وجہ سے بہت سارے لوگوں کو ایک نقصان بھی ہوا اور اس کے ساتھ ہی وہاں پر جو گولی بھی چلی، فائرنگ بھی ہوئی ایک ڈی ایس پی بھی زخمی ہوا، پولیس والے بھی زخمی ہوئے۔ یہی کام اگر یہ حکومت سوچتی تو وہاں تو چار مہینے کا سیزن تھا، چار مہینے سے پہلے جو ٹائم تھا اس وقت ان لوگوں کو اگر یہ انسٹرکشن ملتی اور ان کو کہتے آپ کو اجازت نہیں ہوگی جب تک کہ آپ این او سی نہیں لیں گے تو کوئی بھی وہاں پر جا کر نہ شیلٹر بناتا اور نہ کوئی مطلب ہے کسی قسم کی Encroachment کرتا لیکن عجیب سی بات ہے جب سیزن کا جو صرف چار مہینے کا سیزن ہوتا ہے جناب سپیکر، اور Peak season تھا، اس وقت جو ٹورسٹس آئے ہوئے تھے اور وہاں پر لوگوں نے مطلب

انویسمنٹ بھی کی ہوئی تھی، فوری طور پر ایکشن لے لیا، بغیر نوٹس کے ایکشن لے لیا بعض لوگوں کو نوٹس بھیجا ہے لیکن وہ تو ایک بعض کے ساتھ ایک برائے نام سی کارروائی کی، لیکن جو غریب لوگوں کا نقصان کیا تقریباً پانچ چھ سو جو شیلٹرز انہوں نے Demolish کئے فوری طور پر کوئی نوٹس بھی انہوں نے نہیں دیا ہے بس صبح شروع کر دیا ہے، لوگ چیختے چلاتے رہے۔ ایک آدمی بے چارے نے وہاں جو سرمایہ کاری کی تھی اس کو وہاں ہارٹ اٹیک بھی ہو گیا اور اس کو لے کر ہسپتال گئے۔ یہ صورتحال جو ہم نے دیکھی تو بڑا ہی افسوس ہوا۔ میں بذات خود بھی گیا تھا اور جہاں جس طرح ناران ہے یا اسی طریقے سے کالام ہے یا مختلف سیاحتی مقامات ہیں، نتھیا گلی وغیرہ ہیں تو وہاں تو ایک پلاننگ کے تحت وہاں سارے کام بھی ہوتے ہیں اور وہاں کوئی اتنی جلد بازی کی ضرورت بھی نہیں تھی لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ حکومت ایک طرف تو دعویٰ کرتی ہے کہ لوگوں کو جی روزگار بھی فراہم کریں گے وہاں پر مطلب ہے ان کو قرضے بھی دیں گے یہ کریں گے۔ اس کو تو چھوڑیں جو اپنی جو سرمایہ کاری جو انویسٹمنٹ کرتے ہیں ان کو بے روزگار کر دیا اور ان سے جب بات کی گئی، کہتے ہیں جی کوئی کسی قسم کی ہم بات کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ وہ سارے لوگوں کے خلاف جو کیس بنا دیئے ہیں، دہشتگردی کے وہاں پہ دفعے لگائے گئے۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے وہ دہشتگرد لوگ تھے؟ جو لوگ اگر احتجاج کیا ہے جو صحیح احتجاج تھا، ٹھیک ہے یہ ہر شخص کا حق بنتا ہے لیکن اگر کسی نے جو کوئی غیر قانونی حرکت کی ہے ان کے خلاف ضرور کارروائی کریں لیکن باقی لوگوں کو، کوئی احتجاج بھی نہیں تھا دوسرے دن جو ایکشن لیا ہے بغیر کسی احتجاج کے بلڈوزر بھیجے اور سب کو جتنے شیلٹرز تھے یا وہاں پر ریسٹورنٹس تھے وہ Demolish کر دیئے یہ بہت بڑا ظلم اور زیادتی ہوئی ہے اور کروڑوں کا ان کا نقصان کیا ہے۔ اس کے لئے جب ہم نے رابطہ کیا متعلقہ حکام سے تو انہوں نے کہا جی ہم نے تو پہلے نوٹس دیئے ہوئے تھے حالانکہ کوئی نوٹس بھی نہیں تھا، کسی کو بھی نوٹس نہیں ملے تھے۔ جہاں اس کے علاوہ لوگوں کو کتنا بڑا نقصان ہوا ہے۔ سیاح جو تھے ان کو بھی کافی تکلیف ہوئی اور سوچ سمجھ کر جہاں تک میرے ایک اندازے کے مطابق یہ ایکشن اس لئے لیا گیا کہ جو ٹورسٹس بھی وہاں نہ جا سکیں۔ اس سیزن میں یعنی وہاں پر تو اس طرح کی کارروائی کرنے کا کوئی جواز نہیں بنتا تو دو مہینے بعد کر لیتے۔ اگر ایکشن ہی لینا تھا تو دو مہینے پہلے کر لیتے یا دو مہینے بعد کر لیتے لیکن کیا مقصد تھا کہ ان لوگوں کو نقصان پہنچانا یہ حکومت اپنا ایک فرض سمجھتی تھی۔ کیا حکومت مطلب ہے ان کی جو دیکھ بھال ہے ان کی حفاظت کرنا اپنا فرض نہیں سمجھتی۔ یہ جتنے بھی علاقے ہیں وہاں تو صرف چار مہینے کا سیزن ہے جی، سارا دارومدار معیشت کا چار مہینے پر ہے لیکن

اس سے غریب کا نقصان ہوا اور الٹا پھر ان کے خلاف کیس بھی بنائے۔ یہ ساری جو بعض جگہ تو انتقامی کارروائی وہاں پر بھی ہوئی ہے جو لوگ مخالف تھے ان کے ہوٹلوں کو گرایا ہے، جو حکومت کے حق میں تھے ان کے ساتھ کچھ بھی نہیں کیا، اب بھی ہم ان شاء اللہ وہاں پر بتا سکتے ہیں میں خود بھی گیا تھا ہمیں پتہ بھی ہے۔ تو یہ جو کارروائی ہوئی ہے سراسر ناانصافی کی کارروائی ہوئی ہے اور جو ایک جانبداری کا اظہار بھی ہوا ہے اس کی انکوائری ہونی چاہیئے، بالکل غیر جانبدارانہ انکوائری ہونی چاہیئے۔ کوئی شخص اگر کسی نے اگر کوئی غیر قانونی بات کی ہے یا حرکت کی ہے تو ضرور اس کے خلاف ایکشن بھی ہو لیکن جن لوگوں کو نقصان پہنچایا ہے ان کا ازالہ ہو، ان کو Compensate کیا جائے، ان کو معاوضہ دیا جائے۔ یہی میری گزارش تھی تو اس وجہ سے-----

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: سردار یوسف صاحب! آپ کی بات تو ہو گئی ہے۔

سردار محمد یوسف زمان: جی بس میں صرف یہی گزارش کر رہا تھا کہ جن کا نقصان ہوا ہے ان کو Compensate کیا جائے اور ان کے جو بھی چاہے وہ شیلٹر تھے، چاہے ریسٹورنٹس جس قسم کے بھی تھے، اس سیزن میں ان کا تو سارا کاروبار تباہ ہو گیا۔ اب ان کو کس طریقے سے Compensate کریں گے، یہ حکومت کی ذمہ داری بنتی ہے اور ان کو کرنا چاہیئے حکومت کو کہ اگر نہیں کریں گے تو وہ کہاں جائیں گے۔ دوسری بات یہ تھی جی کہ جو بھی اگر کسی کے خلاف ایکشن لیا جائے کم از کم انہیں نوٹس تو دیا جائے لیکن کے ڈی اے خاص طور پر اس کا ذمہ دار بھی ہے۔ کے ڈی اے سے بھی پوچھا جائے کہ تم پہلے کہاں سوئے ہوئے تھے جب اس کے بعد ساری چیزیں ہوئی تھیں تو اس کے بعد تم نے یہ شکایت کی یا ایکشن کرایا ہے تو اس کے تم ذمہ دار بھی ہو، ان کے نقصان کی ذمہ داری ان کو قبول کرنی چاہیئے اور ان کو معاوضہ دینا چاہیئے میرا یہی مطالبہ ہے۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔ میر کلام صاحب! دو منٹ آپ بھی لے لیں اور ہم ختم کریں اجلاس کو لوگ ہے ہی نہیں۔ جی میر کلام! ماسک ہٹالیں۔

جناب میر کلام خان: تهینک یو جناب سپیکر، چې دا کوم روان حالات دی د خطې او زمونږ دا د قبائیلی علاقې چې کوم نوی حالات رارروان دی په دوه منتهٔ کښې ختمومه. سپیکر صاحب، د افغانستان چې کوم لګیا حالات دی د هغې ډائریکټ په مونږ باندې اثر دے بیا خاصکر په قبائیلی علاقه او په دې پشتونخوا وطن یا

زمونږ په پوره ملک باندې، نو پکار دا ده سپیکر صاحب، زما به ریکویسټ دا وی، زما به خواست دا وی چې په افغانستان کښې چې کوم روان حالات دی هلته زمونږ خلق دی، دلته هم زمونږ پختانه دی پکار دا ده چې دلته درانی صاحب او سردار حسین بابک صاحب په یو ځائې کښیناستې شی پکار دا ده چې هلته هم هغه خلق د الیکشن په Through باندې راشی او په اسمبلئی کښې کښینی او مزید جنګ ختم کړی هلته، نو په هغې کښې بیا چې هلته زمونږ په ګاونډ کښې مونږ سپیکر صاحب، ګاونډیان نشو بدلولې، که مونږ هر څه اوکړو که مونږ چرته هم لاړ شو خو چې څوک زمونږ ګاونډیان دی هغه به زمونږ ټول عمر وی دلته۔ نو پکار دا ده چې په هغې کښې مونږ دلته نه د دې اسمبلئی نه یو قومی جرګه جوړه کړو چې په هغې کښې زمونږ سره مولانا صاحب هم وی ،په هغې کښې زمونږ سره قوم پرست هم وی، زمونږ سره د حکومت ملګری هم وی پکار دا ده چې هغوی ته مونږ یو خواست اوکړو چې هلته زمونږ دې صوبائی حکومت دلته د پختونخوا چې کوم حکومت دے دا جرګه لاړه شی چې د چا هم که په مولانا صاحب د چا اعتماد دے ، که په قوم پرستو باندې د چا اعتماد دے ، د هغوی سره مجلس اوکړی یا دلته پیښور ته رااوغوښتلې شی چې هلته قطر ته یا بل ځائې ته دوئ تلې شی پکار دا ده چې مونږ په وخت څکه خبره اوکړو په دې باندې دلته به په ځینې خلقو باندې زما خبرې بدې لګی خو سپیکر صاحب، مونږ مجبور یو، په مونږ ئې ډائریکټ اثر دے ، د هغې حالاتو که مونږ دا حالات په سنجیدګئ سره وانخستل مونږ په هغه حالاتو باندې په سنجیدګئ سره غور اونکړو ، مونږ په هغې باندې ځان پوهه نکړو نو سپیکر صاحب، لکه مخکښې چې دلته کوم حالات راغلی وو که هلته خانه جنګی جوړیږی، هلته څوک په زور باندې واک ته راځی نو دلته به ئې په مونږ باندې ډائریکټ اثر وی نو سپیکر صاحب،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میر کلام صاحب! میری عرض سن لیں یہ ایشو صوبے سے Related نہیں ہے، یہ آپ کے ایم این ایز موجود ہیں فیڈرل گورنمنٹ کے اندر وہاں پہ، یہ وہاں اٹھائیں، یہ فارن آفس کا مسئلہ ہے، فارن پالیسی کا معاملہ ہے یہاں سے نہ ہم جرگہ بنا سکتے ہیں نہ بھیج سکتے ہیں، یہ وہاں سے جو بھی ہو گا پالیسی فیڈرل

گورنمنٹ نے بنانی ہے ایسے اپنا بھی ٹائم ضائع کر رہے ہیں اور ہاؤس کا، نہ میڈیا ہے نہ کوئی ہے۔ کریں نا بات کمپلیٹ کریں نا اپنی۔

جناب میر کلام خان: سپیکر صاحب! که د اسمبلئی نه زمونږ Jurisdiction نه وی ته وائي چې مونږ ئې نشو کولې نو زما خواست دا دے چې دلته کومې پارټیانې دی، د هغې مشران د په دې باندې غور اوکړی، هغه د په دیکښې کردار ادا کړی۔ سپیکر صاحب، زمونږ او ستاسو په وطن باندې بیا بربادی راروانه ده نو زه دا نه وایمه چې مونږ ئې دا د دې ځائې نه اوکړو خو ذمه دار خلقو ته پکار ده چې په دې باندې غور اوکړی او په دیکښې کردار ادا کړی، مهربانی سپیکر صاحب۔

Mr. Speaker: Thank you very much. The sitting is adjourned till 02:00 pm Tuesday, 3rd August, 2021.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 03اگست 2021ء بعداز دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)